لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الہلال

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ — ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۹ ، ۱۰ — کلکتہ : چہارشنبہ ۶ ، ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, March 4 & 11, 1914.

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

نوٹ — ڈبل نمبر ہونیکی وجہ سے قیمت ۵ آنہ

الہلال

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half-yearly „ „ 4-12

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۳۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۹ و ۱۰ | کلکتہ : چہارشنبہ ۶ و ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۴

Calcutta : Wednesday, March 4 & 11, 1914.

فہرست

شذرات (ایک عظیم الشان دینی تحریک کی انتہائی تخریب) ۲
(۱۵ مسجدیں اور ۱۲ - قبرستان خطرے میں)
مقالۂ افتتاحیہ (ندوۃ العلماء نمبر ۵) ۵
شہید رسم ۹
آثار عتیقہ (بعلبک) ۱۱
مذاکرۂ علمیہ (راہ اکتشاف و علم ہیئت میں ایک سر فروشانہ اقدام نمبر ۲) ۱۳
(تاریخ تکمیل علم الارقام) ۱۴
(ایام ہفتہ کی حقیقت) ۱۷
(ممالک عثمانیہ اور نصرانیت) ۱۷
(مادی اور لا ادری) ۱۷
(امریکا کا مکتشف) ۱۷
(ارتفاع سطح ارضی) ۱۸
مقالات (حقیقۃ الصلاۃ نمبر ۱) ۱۸
عالم اسلامی (از تفلیس تا بلاد چرکس) ۲۰
نامہ ران غزوۂ بلقان (چند قطرات اشک) ۲۰
جزائر فیلپائن (امریکا) ۲۸

تصاویر

طلعت بے وزیر داخلیہ جو موجودہ عثمانی وزارت کے رکن راکین ہیں سرلوح
کمال عمر بے خزینہ دار ہلال احمر قسطنطنیہ وارد ہند ۱
اسمر ہیلنا دیبی ۹
بعلبک کے سب سے بڑے اشوری معبد کا دیوہ ۱۱
ایک معبد جو مسیحی عہد میں گرجا بنا - پھر عہد اسلامی میں مسجد ۱۱
شہدائے طرابلس کا ایک گروہ شہادت سے پہلے ۲۵
غزوۂ طرابلس میں مجاہد عورتوں کی شرکت ۲۵
مجاہدین طرابلس کا ایک گروہ مشہور موسیٰ بک کے زیر قیادت ۲۵
شیخ سنوسی کا جو بوب میں قلعہ ۲۷
مسٹر فعلی سابق گورنر فیلپائن ۲۸

ایک عظیم الشان دینی تحریک کی انتہائی تخریب !

دار العلوم ندوة العلما کا خاتمہ !

طلبائے مدرسہ کی اسٹرائک

اور

معاملات کی تحقیقات کا اجمالی تذکرہ

بالاخر پانی سر سے گذر گیا اور ندوة العلما کی بربادیوں کی طرف سے قوم نے جس طرح آنکھیں بند کرلی تھیں ' اسکے انتہائی نتائج معزنہ کا ظہور شروع ہوگیا - آج ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ دار العلوم ندوة العلما کے تمام طلبا نے اپنی شکایتوں سے عاجز آ کر آخری علاج اختیار کیا ہے اور اسٹرائک شروع کردی ہے ' انا للہ و انا الیہ راجعون !

* * *

جو غفلت ندوہ کی طرف سے کی گئی تھی اسکا قدرتی نتیجہ یہی تھا ' اور پچھلے دو تین مہینے کے اندر بار بار ہمیں اسکا خوف ہوا تھا - مدارس در اصل ایک چھوٹی سی آبادی ہوا کرتے ہیں جنکے لیے ایک شخصی حکومتوں کی مطلق العنانیاں مصر ہیں تو خود مختاری اور بے اعتدالی کی طوائف الملوکی بھی برباد کن ہے - اس آبادی کا حقیقی امن یہ ہے کہ اسکے بسنے والے صرف اپنے ایک ہی کام یعنے عشق علم و شیفتگی درس و تدریس میں لگے رہیں اور اسکے انتظام کو ' جسکی درستگی باہر کی اصلاحی قوتوں سے ہوتی ہے ' خود اپنے ہاتھوں میں نہ لیں -

اس بنا پر مدرسوں کی اسٹرائک اصولا کوئی اچھی چیز نہیں ہے اور امن و نظام کی ایسی عادت ہے جسے کوئی پسند نہیں کریگا - تاہم ابتدا ہوتا ہے اور خرابیوں اور شکایتوں کا جب کوئی علاج نہ کیا جائے تو اسکا اصلی علاج لا محالہ خرابی ہی ہے - اسکی ذمہ داری حکام مدرسہ پر ہے اور پھر اس سے بھی زیادہ قوم پر جس نے باوجود بصارت رکھنے کے دیکھنے سے انکار کردیا !

* * *

ابھی ایک ہفتہ بھی پورا نہیں ہوا ہے کہ میں لکھنؤ میں تھا اور طالب و نہایت نیکسوا و مضطرب پایا تھا - وہ قوم کی طرف سے بالکل مایوس تھے اور کہتے تھے کہ ہماری حالت کا اب کوئی پرسان نہیں - میں نے انہیں اطمینان دلایا کہ کوئی نہ کوئی صورت اصلاح حال کی بہت جلد اختیار کی جائیگی لیکن میں اس وقت تک اپنے اس سودائے خام میں مبتلا تھا کہ ندوہ کی مشکل چند ارکان کی سعی سے حل ہو جائے - معلوم ہوتا ہے کہ ... ...

* * *

... بہت ... ... پیش آئے ... ...

... ... میں جب کبھی اسٹرائک ہوتی ہے تو ... ... تعلیمی شکایت ہوتی ہے یا کسی ... استعداد کے ... مجبور کردیا ہوتا ہے - اس اسٹرائک ... ... لیکن سب سے زیادہ قوی ... ... ندوہ اپنے ... ... بلکہ صرف اسلئے ... ... انہوں نے اپنے وطن اور گھر کے آرام کو چھوڑا ہے ' اور جو خود اس عمارت کے قیام کا اصلی مقصد اور اس اجتماع کی غرض حقیقی ہے ' یعنے تعلیم اور حصول تعلیم ' خود اسیکی راہ میں موانع پیدا کیے جاتے ہیں اور انکو خلاف قانون و قاعدہ روکا جاتا ہے تاکہ وہ اس سے زیادہ علم حاصل نہ کریں جسقدر مدرسین مدرسہ انہیں مدرسہ کے اندر دیسکتے ہیں -

مولانا شبلی جب حیدر آباد سے لکھنو آئے تو طلباء دارالعلوم نے خواہش کی کہ اوقات مدرسہ سے خارج ایک خاص درس انسے بھی لیں جیسا کہ ہمیشہ تفسیر وغیرہ کا لیا کرتے تھے - چنانچہ مغرب کے بعد صحیح بخاری کا درس شروع ہوا اور طلبا نہایت دلچسپی اور شعف سے شریک ہونے لگے -

جدید حکام ندوہ کو نہیں معلوم کیوں ' طلبا کا پڑھنا ناگوار گذرا اور انہوں نے علانیہ روکنا شروع کردیا - جب اسپر بھی طلبا نے جانا ترک نہ کیا تو با قاعدہ طور پر حکما و جبراً روکدیا کہ جو شخص دارالعلوم میں پڑھتا ہے وہ دارالعلوم سے باہر کسی شخص سے کچھہ نہ پڑھے !

حالانکہ یہ ایک ایسا تمسخر انگیز قانون ہے جو آجتک کسی مدرسے میں جو تحصیل علم کیلیے بنا ہو ' نافذ نہیں ہوا ' اور کوئی پڑھا لکھا آدمی اس جہالت و فساد پر غصہ میں آئے بغیر نہیں رہسکتا -

اسکا سبب بجز اسکے کچھہ نہ تھا کہ طلبا مولانا شبلی کے پاس نہ جائیں حالانکہ اگر وہ انکے پاس نہ جائیں تو پھر اور کیا کریں ' اور کہاں جا کر اپنی تعلیمی آرزؤں کو خاک میں ملائیں ؟

اسی اثنا میں طلبا نے چاہا کہ ماہ ربیع الاول میں مجلس ذکر مولد نبوی منعقد کریں اور حسب معمول مولانا شبلی تقریر فرمائیں - کسی قاعدہ اور قانون کے بموجب یہ خواہش قابل اعتراض نہ تھی ' اور رشک و حسد اور بغض و عداوت کتنی ہی شدید اور بالکل نہ دیکھنے والی کیوں نہ ہو' تاہم اسکے بخارات علبظہ قانون کی دفعات نہیں بن سکتے - اگر یہ سمجھا جائے کہ جلسوں میں تقریر کرنا بھی منجملہ خواص نظامت و معتمدی کے ہے جسکی مدعیان نظامت کو مثل اور باتوں کے بس اور نقل کرنی چاہیے ' تو اسکا دروازہ بھی کسی کے لیے بند نہیں کیا ہے اور قابلیت جسکے اندر ہو ' اپنے جوہر ہر وقت دکھلا سکتی ہے -

تا ہم ... اسکی بھی مخالفت کی گئی - پہلے کہا گیا کہ جلسہ اس شرط سے ہوسکتا ہے کہ مولانا شبلی تقریر نہ کریں پھر جب دیکھا کہ طلبا سے اسکی خواہش کرنا طلب محال ہے تو کہا گیا کہ ... ... ہو ... ... مدعی نظامت اسکے صدر بنائے جائیں ... پورا جلسہ انکے ... مدارج اظہار عجز و اعتراف عبودیت کرے وغیرہ وغیرہ من الخرافات ' و الا فلا !

یا سبحان اللہ ! طغیان جہل اور مستیٔ غرور کا یہ کیسا عجیب نمونہ ہے ! مولانا شبلی نعمانی دار العلوم ندوہ کے طلبا کو درس دینے کیلیے اپنا وقت دیتے ہیں وہ طلباء دارالعلوم کے سامنے سیرۃ نبوی پر تقریر کرنے کی درخواست منظور کرلیتے ہیں ' لیکن ایک جماعت ہے جسے اسکی منظوری دینے سے انکار ہے اور وہ گویا علم و فضل اور درس و تدریس کے ایک ایسے مرتبۂ بلند تک

مرتفع ہوگئی ہے جہاں سے مولانا شبلی کی صحبت اور تعلیم بالکل بیکار و لا حاصل بلکہ تضیع وقت اور مضر نظر آتی ہے !

مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن !

طلباء دار العلوم کو عقل و فہم سے معرا سمجھہ لینے کا حق مفروضہ و مزعومہ ناظم ندوہ کو ملگیا ہوگا مگر دنیا اس حق کو خود اسکے لیے بھی استعمال کرسکتی ہے - وہ یقیناً پوچھہ سکتے ہیں کہ اگر دار العلوم ندوہ کی مخصوص طرز تعلیم کے شوق میں لکھنو آکر اور مدرسہ میں شریک ہوکر انہیں مولانا شبلی سے ملنے' انکی صحبت سے مستفید ہونے' اور انکے درس و تعلیم میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہے تو پھر وہ آور کہاں جائیں اور کیوں دار العلوم میں رہیں ؟

اصل یہ ہے کہ ندوہ کے موجودہ قابض گروہ کی جرأتیں ہماری غفلت اور عدم احتساب سے اسقدر بڑھگئی ہیں کہ وہ اپنے تئیں لا یسئل عما یفعل کے مطلق العنانہ مرتبہ پر سمجھنے لگا ہے اور اپنی قوت کی نسبت ایک غرور باطل اور یقین فاسد میں مبتلا ہوگیا ہے - وہ سمجھتا ہے کہ جب قوم کی بے حسی اور غفلت کا یہ حال ہے کہ علانیہ روز روشن میں اسکی ایک متاع عزیز و دیرینہ کو تاخت و تاراج کیا جاسکتا ہے' اور خلاف قاعدہ و قانون اور بغیر استحقاق و صلاحیت ایک شخص ندوہ کا ناظم بنکر مطلق العنان حکمرانی کرسکتا ہے' تو پھر اسکے بعد جو کچھہ بھی کیا جاے جائز ہے' اور خواہ کتنی ہی لغویتوں اور جہالتوں سے بھرے ہوے احکام نافذ کیے جائیں لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں !

جہل و فساد جب کبھی موقعہ پائیگا' اپنے خواص طبیعی ظاہر کریگا اسلیے اسکی شکایت عبث ہے - البتہ شکایت خود اپنی غفلت کی ہونی چاہیے کہ کیوں باطل کو اسقدر سر پر چڑھا لیا کہ وہ علانیہ حق کو ہلاک و برباد کرنے کیلیے اٹھا ؟

خاموشی ما گشت بد اموز بتاں را
ورنہ اثرے بود ازیں پیش فغاں را

* * *

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اِن نادانوں نے اپنی قوت کا اندازہ کرنے میں ویسی ہی ٹھوکر کھائی' جیسی کہ وہ ندوہ پر قابض و مسلط ہونے کے جنون دیرینہ کے استیلاء میں روز اول کھا چکے ہیں - یہ سچ ہے کہ قوم نے غفلت کی' لیکن انکو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ جاگ بھی سکتی ہے - یہ ضرور واقعہ ہے کہ انہیں فرصت دیدی گئی' لیکن ساتھہ ہی انہیں بھولنا نہ تھا کہ احتساب و باز پرس کا دن بھی آ سکتا ہے' اور وہ ایک ایسا یوم الفصل ہے کہ جب آتا ہے تو نیتوں کے کھوٹ اور عملوں کے فساد کیلیے ایک بہت ہی بڑا سخت دن ہوتا ہے : ویل یومئذ للمکذبین !

ان لوگوں کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ وہ دن جسکی طرف سے انکے نفس خادع نے انہیں مطمئن کردیا تھا' اب طلوع ہوگیا ہے اور انہوں نے جو کچھہ کیا ہے' قریب ہے کہ اسکا حساب انسے لیا جاے - انکی ہلاکت خود انکے کاموں ہی کے اندر تھی اور اب عنقریب اسکا بیج برگ و بار لانے والا ہے - جس مہلت کو انہوں نے فرصت عیش سمجھا تھا' وہی مہلت اب انکے لیے موجب عذاب ثابت ہوگی' اور صرف اتنا ہی نہیں کہ جو کچھہ انہوں نے لیا تھا انسے واپس لیا جائیگا بلکہ اسکے علاوہ بھی انہیں بہت کچھہ اپنی گرہ سے دینا پڑیگا - نادانو! اس مہلت کے اندر جو راز مخفی تھا اسے تم نہ سمجھے' لیکن اب عنقریب سمجھہ جاؤ گے : فسیعلمون غداً من الکذاب الاشر ؟ (۵۴ : ۲۲) -

* * *

اِن لوگوں نے صرف اتنے ہی پر بس نہیں کیا بلکہ اپنی مطلق العنانی کے پورے کرتب دکھانے چاہے (و اللہ خیر الماکرین) اور ان طالب علموں کو بغیر کوئی نہ کوئی فرضی الزام رکھکر مدرسے سے خارج کردینا چاہا جو انکے خیال میں انکی بے قاعدگیوں اور لغویتوں کو سب سے زیادہ محسوس کرتے تھے - چنانچہ اسکی پوری کوشش کی گئی اور بعض طلبا کو خارج کرنے کیلیے بورڈنگ ہاوس کے مہتممین پر زور ڈالا گیا - لیکن مصیبت یہ تھی کہ جن طلبا کو اپنے مقاصد کے لیے سب سے زیادہ مضر پاتے تھے' وہی علم و شرافت اور اخلاق و تربیت کے اعتبار سے مدرسہ کیلیے سب سے زیادہ مفید تھے - اور ایسا ہونا لازمی تھا - انسان کی خوبیوں کو دوستی اور دشمنی' دونوں راہوں سے جانچا جاسکتا ہے - اگر نیکوں کی دوستی کسی کیلیے معیار نیکی ہے تو بدوں کی دشمنی بھی ٹھیک اسی طرح معیار خوبی ہے - جہل و نفسانیت کا جو مبغوض ہوگا' علم و شرافت کا وہی محمود و محبوب بھی ہوگا -

مجھے بہ تحقیق معلوم ہوا ہے کہ بعض طلبا کو خارج کرنے کیلیے جب فرضی الزامات کی تلاش ہوئی تو بورڈنگ ہاوس کے مہتمم نے صاف کہدیا کہ جن لڑکوں کو آپ نکالنا چاہتے ہیں' مصیبت یہ ہے کہ وہی لڑکے مدرسے بھر میں اپنے کیریکٹر کی بے داغی اور اخلاق و شرافت کی فضیلت سے ممتاز ہیں - الزام تصنیف ہوں تو کیونکر ؟

اس مجبوری کا کوئی علاج نہ تھا - تاہم ایک ذہین و قابل طالب العلم کو (جسکا نام شاید محمد حسین یا کچھہ اور ہے) بغیر کسی قصور اور جرم کے بورڈنگ سے خارج کردیا گیا اور وہ بیچارہ اپنی مصیبت زدہ حالت میں اپنی قسمت کو رو رہا ہے !

سچ یہ ہے کہ ان لوگوں نے ان اعمال مفسدہ سے اپنی ہلاکت کیلیے خود ہی جلدی کی : فسیعلمون من ہو شر مکاناً واضعف جنداً ؟

* * *

یہ مختصر حالات وہ ہیں جنکا بلا واسطہ تعلق طلبا سے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ اسٹرائک میں زیادہ تر انہی کو دخل ہوگا - ورنہ خود ندوہ اور ندوہ کی تمام تعلیمی' انتظامی' مالی' اور اخلاقی حالت جس طرح برباد ہورہی ہے' اسکی سرگذشت تو بہت طولانی ہے اور اسے " مدارس اسلامیہ " کے زیر تحریر سلسلے میں دیکھنا چاہیے -

ایسی حالت میں غفلت جرم' اور خاموشی معصیت ہے - ندوہ ہماری بیس سال کی محنتوں کا نتیجہ ہے اور وہ سب سے بڑی اصلاح دینی کی تحریک ہے جو گذشتہ صدی کے اندر نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام عالم اسلامی میں ظاہر ہوئی ہے - پس یہ محال قطعی ہے کہ اس طرح اسکی بربادی دیکھی جاے اور چند بند گان اغراض و پرستاران جہل کو شتر بے مہار چھوڑ دیا جاے کہ وہ اسکے خون حیات سے اپنی خود پرستیوں کی پیاس بجھالیں - اگر ندوہ کے کاموں کے طرف سے ہم سیر ہوگئے ہیں' تو ضرور نہیں کہ اسے ان لوگوں کے ہاتھوں برباد کیا جاے - اسکا بہتر ذریعہ ہمارے پاس موجود ہے - ہم اسکی عمارت میں آگ لگا سکتے ہیں اور اسکی دیواروں کو ڈائنامیٹ کے گولوں سے اڑا دیسکتے ہیں - ایسا ہونا ہزار درجہ بہتر ہوگا اس سے کہ اپنی بیس سال کی کمائی کو چند ارباب فساد کے حرص جہل پر قربان کردیں !

وہ مخلصین ملت اور محبان قوم جنہوں نے ہمیشہ میری فریادوں کو سنا اور میری معروضات کو قبول کیا اور جنکو گذشتہ تجربوں نے یقین دلا دیا ہوگا کہ میری فریادیں بے وجہ نہیں ہوتیں اور میری صدائیں بلا ضرورت شدید نہیں اٹھتیں' آج پھر ایک بار انہیں مخاطب کرتا ہوں - آج ہمتوں کیلیے پیام عمل ہے' عزائم کیلیے دعوت کار ہے' اور ندوہ کیلیے فیصلہ کن وقت آگیا ہے - زبانوں کو کھلنا چاہیے اور صداؤں کو بلند ہونا چاہیے - ہر شہر بلکہ قصبہ میں چاہیے کہ جلسے منعقد ہوں' اور ندوہ کی

۱۵ - مسجدیں اور ۱۲ - قبرستان خطرے میں

مسجد لشکر پور (کلکته) کا حادثه

اولا یرون انهم یفتنون فی کل عام مرة او مرتین ثم لا یتوبون ولا هم یذکرون ! (۹ : ۱۲۷)

کیا یه لوگ نهیں دیکهتے که کوئی برس ایسا نهیں گذرتا جسمیں ایک مرتبه یا دو مرتبه یه لوگ آزمایشوں میں نه ڈالے جاتے هوں ' مگر بارجود اسکے نه تو وه اپنی بد اعمالیوں سے توبه کرتے هیں اور نه اُن تنبیهوں سے عبرت پکڑتے هیں !

جبکه مسجد کانپور کا حادثهٔ خونین اپنے جانفرسا واقعات کے ساتهه ابهی ذهنوں سے فراموش نهیں هوا هے - جبکه اس خون کی روانی جو مچهلی بازار میں بها ' اور اُن لاشوں کی تڑپ جو مسجد کی دیواروں کے نیچے تڑپیں ' هندوستان کا سب سے آخری واقعه هے - جبکه ایک قانون کی امید دلائی گئی هے جو عمارات دینیه کی حفاظت کیلیے کامل انتظام کردیگا ' اور جبکه هندوستان کی سب سے بڑی حاکم زبان نے گذشته کونسل کی تقریر میں مقدس مقامات کے تحفظ کا پورا اطمینان دلایا هے ' تو لوگ نهایت تعجب سے سنیں گے که کلکته کے اطراف میں سے ایک آباد مقام یعنے لشکر پور میں علانیه مسجد کو منهدم کردینے کی کوشش کی گئی هے ' اور اسکے چار برج بالکل اس طرح گرادیے گئے هیں جیسے کسی پرانے کهنڈر کے آثار سے زمین کو پاک کرنے کیلیے اُسکی ٹوٹی هوئی دیواریں بے خوف گرادی جاتی هیں !

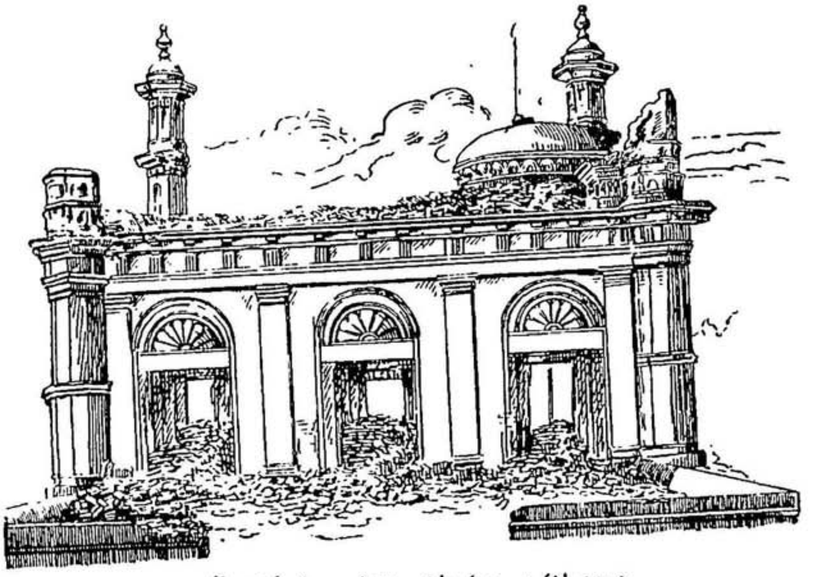

مسجد لشکر پور جسکے چار برج ۲۳ فروري کو گرا دیے گئے

صرف اتنا هی نهیں بلکه ۱۵ مسجدوں اور باره قبرستانوں کے انهدام کا مسئله پیدا هوگیا هے - بیان کیا جاتا هے که کئی قبرستان کهود ڈالے گئے هیں جنکے اندر سے مرده لاشوں کی هڈیاں اور کهوپڑیاں نکلکر پامال هو رهی هیں - ایک دوسری مسجد کو بهی چاروں طرف سے مٹی ڈالکر چهپا دینے کی کوشش کی هے - اگر عین وقت پر مسلمان هشیار نه هو جاتے تو اکثر مسجدوں کا خاتمه اور تمام قبرستانوں کا انهدام درپیش تها !

اسکی تفصیل یه هے که کلکته کے قریب لشکر پور ایک گاؤں هے اور چوبیس پرگنه میں شامل هے - اسمیں ایک وسیع قطعهٔ زمین کے اندر تقریباً ۱۵ - مسجدیں اور ۱۲ - قبرستان قدیم سے موجود هیں - کلکته پورٹ کمشنری کی جانب سے چهه هزار بیگهه زمین خریدی گئی تاکه خضر پور ڈک کو وسیع کیا جاے - اسی زمین میں یه تمام مسجدیں اور قبرستان بهی آگئے - مسلمانوں کو جب اسکی خبر هوئی تو سنه ۱۹۰۹ میں اطراف کے تمام مسلمانوں نے متفق هوکر ایک عرضداشت لفٹننٹ گورنر بنگال کی خدمت میں بهیجی که اس زمین کے اندر هماری مسجدیں اور قبرستان هیں - اور کئی ایسے بزرگوں کی قبریں بهی هیں جنکی هم بهت عزت کرتے هیں - ایسی حالت میں همیں معلوم هونا چاهیے که انکے ساتهه کیا سلوک کیا جائیگا ؟

معلوم نهیں اس عرضداشت کا کیا حشر هوا لیکن یه نتیجه تو اب همارے سامنے هے که کئی قبرستان بلا تامل کهود ڈالے گئے ' اور ۲۳ فروري کو پورٹ کمشنر کے آدمیوں نے ایک مسجد کو نهایت بے باکی اور بے خوفی کے ساتهه منهدم کرنا شروع کردیا !

اسکے چار برج گرائے گئے - پانچواں خود گرگیا اور اسکے نیچے دبکر ایک مزدور مرگیا - اس اثنا میں مسلمانوں کو خبر هوگئی اور وه عین موقعه پر پهنچ گئے - موجوده حالت یه هے که انهدام روک دیا گیا هے اور مقامی حکام و پولیس نے مداخلت کی هے -

اس مداخلت کیلیے هم حکام کی تعریف کرتے هیں ' مگر اصلی سوال یهیں آکر ختم نهیں هو جاتا - سب سے پهلے پورٹ کمشنر کے حکام کو اس صریح مذهبی توهین و مداخلت کی قانونی جوابدهی بهگتنی چاهیے ' جو انهوں نے اس جرأت اور خود مختاری کے ساتهه کی - پهر تمام مقامی حکام سے پوری باز پرس هونی چاهیے که کیوں انهوں نے ایسا هونے دیا ؟ اُسکے بعد تمام مساجد کے تحفظ کا ایک قطعی فیصله هونا چاهیے - هم ان تمام امور کی جانب صوبے کے اعلی حکام کو توجه دلاتے هیں اور خطره سے پهلے خبردار کردیتے هیں - اگر بهت جلد ایسا نه هوا تو مجبوراً مسلمان اس معاملے کو خود اپنے هاتهوں میں لے لینگے ' اور پهر عام پبلک کی قوت کے هاتهوں معاملے کو سپرد کرنا هی پڑیگا -

---

(بقیه صفحه ۳ کا)

حفاظت اور اسکی موجوده خرابیوں کے انسداد کیلیے صدائیں بلند کی جائیں - سر دست اس کام کے لیے ترتیب عمل یه هونی چاهیے :

(۱) هندوستان کے تمام مسلمانوں کو بذریعه مجالس و جرائد ندوه کی حفاظت و اصلاح کیلیے متحده صدا بلند کرنا -

(۲) فوراً ایک کمیشن کا تقرر جو لکهنو میں جاے اور دارالعلوم کے مفاسد کی تحقیق کرے - حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب ' نواب محمد اسحاق خاں صاحب ' ڈاکٹر محمد دین صاحب ڈائرکٹر تعلیمات بهاولپور ' مسٹر محمد علی کامریڈ - سید وزیر حسن ' مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محل ' بابو نظام الدین صاحب امرتسر ' حکیم عبدالولی صاحب لکهنو ' ڈاکٹر ناظر الدین حسن ' مسٹر مظهر الحق بانکی پور ' حضرات دیوبند میں سے کوئی بزرگ جو شریک هوں ' یه حضرات میرے خیال میں اس کام کیلیے نهایت موزوں هونگے -

(۳) ایک عظیم الشان جلسے کا انعقاد جو ندوه کے مسئله کا آخری فیصله کردے -

الهلال

٦ و ١٣ ربيع الثاني ١٣٣٢ هجري

مدارس اسلامیه

نـــدوة العلمـــاء

مـاضـي و حـــال

(٥)

یکایک سفر پیش آجانے کي وجه سے سلسله رک گیا تھا - امید ھے که گذشته صحبتوں کے تمام مطالب بالترتیب قارئین کرام کے پیش نظر ھونگے -

غرضکه اصلاح و تجدید کا وہ سر مخفي جسکي جستجو میں تمام مصلحین گذشته سرگرداں رھے مگر بہت کم افکار عالیه تھے جنکي اس تک رسائی ھوئي - احیاء ملت کا وہ مقصد عالي' جسکو گو سمجھنے والوں نے سمجھا پر اسکے انجام دینے کي مہلت کسي نے نه پائي - تحریک دیني کا وہ مشروع عظیم' جسکو باایں همه سطوت و وسعت سلطان عبد الحمید نه کرسکا ' اور خدیو مصر نے سید جمال الدین سے اسکا وعدہ کیا مگر همت ھاردي (۱) - اصلاح اسلامي کا وہ مطلوب عزیز' جس سے دار الخلافت اسلامي کے جوامع خالي رھے اور جسکا جمال اصلاح دس برس کي سعي و جستجو کے بعد بھي جامع ازھر کے ستونوںکو نصیب نه ھوا - وہ یوسف گم گشته' جسکي آرزو تیونس کے جامع زیتوني میں کي گئي مگر پوري نه ھوئي ' اور جسکو مراکش کے جامع ابن خلدون میں پکارا گیا مگر جواب نه ملا - یعني وہ که نامور محمد عبدہ ساري عمر اسکے عشق میں رویا : و ابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم ' مگر اُسے نه پاسکا ' اور قاضي القضاة ترکستان نے چالیس برس اسکي حسرت میں کاٹے که وا اسفی علی یوسف ! مگر محروم رھا ' خاک ھند کے چند همم عالیه اور افکار صحیحه کي کوششوں کي بدولت ندوة العلما کے نام سے وجود میں آیا ' اور باوجود فقدان اشخاص ' و احاطۂ جہل و جمود ' و موانع چند در چند ' و صدمات پے در پے' و مخالفت اناس' و تصادم اغراض و اھواء ' بالاخر فنا و ھلاکت کے عہد سے گذر کر اس حد تک آگیا که ایک محکم و قائم زندگي اختیار کرلیتا' اور شاید چند تغیرات و مساعي کے بعد ایک وقت آتا که اصلاح ملت کے جن نتائج کو سلاطین عہد اور فرمانروایان عصر حاصل نه کرسکے اور عالم اسلامي کے بڑے بڑے مصلحین اسکي آرزو اپنے ساتھه لے گئے ' کفر آباد ھند کي ایک درسگاہ فقر و فقرا سے ظاھر ھوتے : و ما ذلک علی الله بعزیز -

* * *

لیکن جبکه ایسا ھوا اور مشکلوں اور مصیبتوں کا عہد گذر گیا - جبکه بیمار کي تیمار داري کے مصائب جھیلنے والے جھیل چکے' اور صحت و تندرستي کی صحبتوں کا وقت آیا - جبکه دھقان راتوں کي نیند اور دن کا آرام قربان کرچکا اور هل جوتنے کا نہیں بلکه فصل کاٹنے کا دور شروع ھوا ' تو نیتوں کے عدوان' طبائع کے طغیان ' اغراض کے فساد ' نفس کي شرارت ' اور جہل کے فتنه نے سر اٹھایا تا خدمت اسلامي کي کوششوں کو اپنے مقاصد ردیه اور اغراض فاسدہ سے ناپاک کرے ' اور بندگان مخلصین نے جو نتائج حسنه اپني سالہا سال کي مساعي سے حاصل کیے ھیں ' اُنھیں پامال خود پرستي و شخص نمائي کرکے باوجود جہل و نا اھلي ندوہ کو ایک وسیلۂ ریاست اعمال و وسیلۂ ولایت امور بنالے : استکباراً فی الارض و مکر السئي -

کچھه شک نہیں که شیطان افساد اور غرور باطل کا یه ایک بہت بڑا فتنه ھے جو ایک عظیم الشان دیني تحریک کي تخریب کیلیے بصورت اشخاص و اعمال متشکل و متمثل ھوا ھے - ھذا من عمل الشیطان - اور وہ جب کبھي دنیا میں کام کرنا چاھتا ھے تو اسکا قدیمي قاعدہ ھے که خود نہیں آتا ' پر جہل و باطل کے اندر سے اپني آواز نکالنے لگتا ھے : انه لکم عدو مبین !

پھر کیا وہ قوم جس نے اپني بیداري اور احتساب اعمال کے دعووں سے گذشته تین سال کے عہد جدید میں ایک رستخیز ھنگامه برپا کردیا تھا ' اسکو گوارا کرلیگي که اس طرح بلا ادنی جہد باطل و سعي فساد کے' محض اسکے اغماض و غفلت سے فائدہ اٹھا کر جہل علم کو ' اور فساد اصلاح کو شکست دیدے ؟ فاي فریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

* * *

اصل یه ھے که نـدوة الـعلما میں اجزاء مفسدہ ابتدا سے موجود تھے - جب وہ مریض جاں بلب تھا اور اسکے بستر کے قریب آنا جرم سمجھا جاتا تھا ' تو ایک ایک کرکے تمام مدعیان باطل فرار کرگئے ' لیکن جب صحت کي صدائیں بلند ھوئیں اور نـدوہ اٹھکر بیٹھا ' تو یه لوگ حرص و طمع کي آگ سے مضطر ھوکر دوڑے اور ھر طرف سے اسکي رفاقت و معیت کے دعویدار بنکر اکٹھے ھوگئے - انھوں نے حسرت سے باھم ایک دوسرے پر نظر ڈالي که کیونکر دوسروں کي کوششوں کے نتائج پر قبضه کریں حالانکه کم بختي سے هم نے ندوہ کو چھوڑ دیا تھا : واقبل بعضھم علی بعض یتلاومون - قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین (٦٨ : ٢٠)

پس وہ اپني سازشوں میں مشغول ھوے - کبھي باھم مراسلتیں کیں ' کبھی خفیه جلسے کیے ' کبھی اخوان فساد کی ایک برادري بنا کر ایک دوسرے کو پیام باطل بھیجا : یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا (٦ : ١١٢) ارباب کار کے بیجا تسامح اور ضعف عمل نے انکو بڑي بڑي فرصتیں دے رکھی تھیں تاھم انکي کوششوں کو همیشه وھي جواب ملا جو همیشه ھر سعي باطل کو ملا ھے ' یعني حسرت نا کامي و ماتم نامرادي : و کان عاقبة امرھا خسرا (٩ : ٦٥)

لیکن اسي اثنا میں رسالۂ الندوہ کے مضمون جہاد کا مسئله پیش آگیا' اور اُس نے ان بندگان اغراض مخفیه کیلیے ایک سنہري فرصت پیدا کر دي - ادھر جنگ بلقان جاري تھي ' مسئله کانپور کا آغاز تھا ' ایڈریانوپل کي دوبارہ فتح کا واقعه پیش آیا تھه

اور تمام قوم اسمیں منہمک تھي - پس انھوں نے اس مہلت سے فائدہ اٹھایا - ایک نے تحریک کي ' دوسرے نے تائید :

یکے بدزدي دل رفت و پردہ دار یکے

خلاف قاعدہ مجالس و مجامع ' خلاف اصول و نظم عمومي ' خلاف قانون ندوہ ' و بغیر ہیچ گونه مناسبت و اهلیت ' ایک شخص ناظم بن بیٹھا ' دوسرے کو مددگار بنالیا - امیدوں کو بشارت ' اور آرزوؤں کو پیغام فتح باب ملا - وہ شاهد اغراض جسکي ایک نظر مہر کي آرزو میں سالها سال بسر ھوگئے تھے ' اب بے غل و غش زاهدان کہن سال سے ہم کنار و ہم آغوش تھا - فیا سبحان اللہ !

دیدار شد میسر و بوس و کنار ہم
از بخت شکر دارم و از روزگار ہم !

غرور و باطل نے دربار حکومت آراستہ کیا اور نام و نمود کي دیرینه حسرتیں یکایک ایک ھي بار ابل پڑیں - غریب ندوہ اب حکام جدید و فرمان روایان دارالعلوم کیلیے ایک خوان یغما تھا ' اور گویا سورۂ انفال کے شان نزول میں داخل : یسئلونک عن الانفال - قل الانفال للہ وللرسول (۸ : ۱) مدتوں کے بعد اگر کسي بھوکے پیاسے کو پورا دستر خوان ھاتھه آجاے تو اس سے اداب طعام کي امید رکھنا لا حاصل ھے - پس مٹي ھوئي حسرتوں اور برسونکي دبي ھوئی امیدوں کے ناگہاني ظہور نے ایک عجیب طوفان بے تمیزي بپا کردیا اور خود مختارانه حکم رانی کي تمام مصیبتیں ایک ھي وقت میں ندوہ پر ٹوٹ پڑیں -

حقیقت یه ھے که اس گروہ کے افساد سے زیادہ اسکي ناداني قابل گریه ھے - وہ جو کچھه کر رھا ھے اس سے اسکا پہلا مقصود اپني غرض پرستي ' اور دوسرا مقصود ندوہ سے اصلاح و تجدید کے عنصر کو خارج کرنا ھے - وہ شہرت کیلیے بھوکا پیاسا ھے اور ناموري کي ھوس سے پاگل ھوگیا ھے - جہل و ناداني نے اسکے نفس پر یه الہام باطل کردیا ھے که اس مقصود کے حاصل کرنے کیلیے نه تو [illegible] کي ضرورت ھے ' نه تزکیۂ و تنویر افکار کي - نه خدمت کا سچا ولوله چاھیے ' اور نه ایثار نفس کا کوئي نمونه - صرف اتنا ھي کافي ھے که کسي نه کسي طرح ایک بار انجمنوں کي نظامت اور مدرسوں کي معتمدي حاصل کرلي جاے ' اور پھر اس حیثیت نمایاں سے جلسوں میں چلے جانا ' حکام کي چوکھٹوں کو گاہ گاہ بوسه دیدینا ' اپنے جبۂ و عمامه کے ناز و کرشمے کي پیہم نمایش کرتے رھنا ' بس یہي وہ صحیح ترتیب عمل ھے ' جسکے منازل طے کرلینے کے بعد پیشوائي و ناموري کا بہتر سے بہتر درجه حاصل ھو جاسکتا ھے - پس چونکه اس نے اپنے زعم باطل میں اس اصول کار کو اچھي طرح سمجھه لیا ھے ' اسلیے صرف انہی اشغال و اعمال میں بے فکر و بے پروا مشغول و غرق ھے ' اور سمجھتا ھے که مجھے ندوہ ملگیا ' اور میں وہ سب کچھه ھوگیا جسکي مجھے برسوں سے آرزو تھي - یہی بر خود غلط جماعت ھے جسکي نسبت لسان الہي نے فرمایا :

الذین یفرحون بما آتوا	جو لوگ اپنے کیے سے خوش ھوتے
و یحبون ان یحمدوا	ھیں اور در اصل کیا تو انھوں نے کچھه
بما لم یفعلوا (۳ : ۱۸۵)	بھي نہیں پر چاھتے ھیں که ان کاموں

کیلیے انکي تعریف کی جاے جو انھوں نے نہیں کیے ' تو ایسے لوگ کبھي کامیاب نہیں ھوسکتے -

ان احمقوں کو کون سمجھاے که جس چیز کے یه بھوکے ھیں یعني رجوع خلق اللہ اور نام و نمود و شہرت ' تو یه اشخاص کیلیے نہیں ھے بلکه اعمال کیلیے ھے اور اسکے حاصل کرنے کا اصلي طریقه کام ھے نه که صرف خواھش - یه جن لوگوں کي شہرت کو دیکھکر بیقرار ھوتے ھیں اور انکي سي حالت پیدا کرنے کیلیے مضطر ھیں ' شرط کار یه ھے که انکے صرف اقدام عمل ھي کي نہیں بلکه اصل عمل کي تقلید کریں -

* * *

بہر حال یه ایک اجمالي ماتم تھا اس درد انگیز بربادي کا ' جو موجودہ سنین عمل کي ایک سب سے بڑي دیني تحریک کے ساتھه کي جا رھي ھے ' لیکن اب اس کا علاج صرف ماتم نہیں بلکه سب سے پہلے کشف حال و سرائر ' اور پھر دفع اشرار و مفسدین ' و قلع و قمع اھل طغیان و جاھلین ھے - پس بہتر یه ھے که اسي کي طرف ھم سب متوجه ھوں -

(آئندہ مباحث)

سب سے پہلے میں ندوۃ العلما کے گذشته چند سالوں کے حالات پر ایک اجمالي نظر ڈالونگا که اب قوم کو ایک مرتبه سب کچھه سمجھکر آخري فیصله کرنا چاھیے - اسکے بعد موجودہ تغیرات کي حقیقت ظاھر کرونگا ' اور واضح کیا جالیگا که کس تمسخر انگیز اور طفلانه بد حواسي کے عالم میں تمام قواعد و اصول اور اھلیت و صلاحیت کو بالاے طاق رکھکر نیا ناظم ندوہ منتخب کیا گیا ھے ' اور کیسي سازشي کارروائي اسکے اندر مخفي ھے ؟

اسکے بعد ندوہ کي نئي قابض جماعت کي طرف متوجه ھونے کي غیر مطبوع زحمت گوارا کرني پڑیگي که وہ کون لوگ ھیں ؟ انکي قابلیت دماغي و نظمي کا کیا حال ھے ؟ اس وقت تک قوم کیلیے انھوں نے کیا کیا ھے ' اور آیندہ کیلیے کیا توقعات ھوسکتي ھیں ؟

اگرچه یه لوگ کبھي بھي اس اھمیت کے مستحق نه تھے که انکي نسبت اخبارات میں بحثیں کي جاتیں ' اور وہ لوگ اپنا وقت صرف کرتے جو اور بھي کام اپنے لیے رکھتے ھیں - تاھم کیا کیجیے که خود ھماري غفلت اور خاموشي ھي نے ان لوگوں کو ایک وقتي قبض و تسلط کي مہلت دیدي ھے اور اب اس غلطي کا کفارہ یہي ھے که اسکے لیے صرف وقت و قلم کیجیے :

ز مرغان حرم در کام زاغان طعمه اندازد
مدار روزگار سفله پرور را تماشا کن !

اسي کے ضمن میں بعض عجیب عجیب واقعات بھي لوگوں کے سامنے آئینگے اور وہ دیکھیں گے که ابھي ایک شش ماھي بھي ندوہ کي نئي مزعومه و مفروضه نظامت پر نہیں گذري ھے که حالت کیا سے کیا ھوگئي ھے ؟ دفتر کا کیا حال ھے ؟ مصارف کس بے دردي سے ھو رھے ھیں ؟ سفر خرچ کي کس فیاضي سے بخشش ھو رھي ھے ؟ موٹر کاروں کو کس شاھانه جود و سخا کے ساتھه مہمانوں کیلیے مہیا کیا جاتا ھے ؟ اور پھر سب سے زیادہ یه که جن لوگوں نے بایں جد و جہد ندوے کي مسند نظامت (بزعم باطل و جہل اندیش خود) اور ولایت امور حاصل کي ھے ' خود انھوں نے اب تک ندوے سے کس قدر لیا ھے ' اور کیا چیز ھے جو اس بد بخت کے حصے میں آئي ھے ؟

یه حالات نہایت عجیب و غریب ھونگے اور ان میں قوم کیلیے بہت سي ایسي بصیرتیں ھونگي که اگر انسے سبق عبرت حاصل کیا گیا تو کچھه عجب نہیں که یه بربادي بھي اسکے لیے موجب فلاح و صلاح ھو جاے !

میں نے " بربادي " کا لفظ کہا لیکن انشاء اللہ عنقریب آشکارا ھو جالیگا که ندوہ خواہ کچھه ھي کیوں نہو ' قوم خواہ کیسي ھي

غفلت کیوں نہ کرے، حالات و حوادث خواہ کتنی ہی مہلت اور سامان فرصت کیوں نہ فراہم نہ کردیں، تاہم ندوہ کو برباد کرنا آسان نہیں ہے، اور نہ اس لقمے کا نگلنا اتنا سہل ہے جسقدر ان احمقوں اور نادانوں نے سمجھہ لیا ہے - یہ جو ایک وقتی کامیابی سی ہوگئی ہے تو اسکے غرور سے اپنے دماغوں کو مختل نہ کرو - کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اغراض باطلہ کو تھوڑی سی مہلت دیدی جاتی ہے تاکہ اُسکا بلند ہوکر پھر گرنا، اور زندوں کی طرح چل پھر کر پھر مرنا دنیا کیلیے وسیلۂ عبرت بنے - لیکن اب وہ وقت گیا - تھوڑی سی مہلت اور باقی ہے - جب تک ارباب کار متوجہ نہ ہوے تھے، اسی وقت تک کیلیے اسی تار عنکبوت کی عمارت سازی کا دور تھا - لیکن اب احتساب کا طوفان سر پر آ پہنچا ہے : و ان اوھن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون !

* * *

الهلال ابتدا سے حق کی قوت کا واعظ ہے، اور اللہ علیم ہے کہ مجھے سورج اور چاند کے وجود کا اتنا یقین نہیں جتنا حق کی کامیابی اور باطل کے خسران پر ایمان ہے - یہ میری محسوسات و مرئیات ہیں اور ان میں کسی کو مجھسے لڑنے کی ضرورت نہیں - پس اپنے اسی یقین ایمانی کی بنا پر یہ سب کچھہ کہہ رہا ہوں : فسیعلمون من ھو شر مکانا و اضعف جندا - و تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض و لا فسادا و العاقبة للمتقین -

(دار العلوم ندوہ)

ندوۃ العلما جب قائم ہوا تو ہر طرح کے علما کا ایک وسیع مجمع اور مدعیان ریاست دینی کا ایک سب سے بڑا عرش جلال نظر آتا تھا مگر در اصل اسکی حقیقت سمجھنے والے معدودے چند اشخاص تھے، اور وہی اس تماشہ گاہ کا اصلی گوشۂ عمل تھا - اکثروں نے اسے ایک دار الوعظ سمجھا، بہتوں نے اپنی اظہار مولویت کیلیے اسے نمایش گاہ قرار دیا، بہتوں نے دیکھا کہ مدتوں کے بعد ارباب عمائم کی مقبولیت و ریاست کا ایک میدان کھلا ہے، استقبال و مشایعت کے ہجوم ہیں، اور دعوتوں اور سفر خرچ کے منی آرڈروں کا وسیلہ، پس وہ اسکی جانب دوڑے - لیکن اس سفر بے مقصد میں دوتین آدمی ایسے بھی تھے جو سمجھتے تھے کہ ہمارا مقصود کیا ہے اور اس مجمع سے کیونکر کام لینا چاہیے ؟

ابتدا میں اجتماع علما، رفع نزاع باہمی، اشاعت اسلام، تاسیس دار الافتا، وغیرہ وغیرہ بہت سے مقاصد ندوہ کے قرار دیے گئے - لیکن ارباب فکر نے دیکھا کہ یہ سب بے سود ہے - اصلاح و عمل کے تمام ارادے یہاں آکر رک جاتے ہیں کہ وہ آدمی نہیں جو ان کاموں کو انجام دیں - پس اولین کار یہ ہونا چاہیے کہ ایک درس گاہ قائم کی جاے -

یہ ضرور ہے کہ اصلاح نصاب کا مسئلہ ابتدا سے مقاصد میں رکھا گیا تھا، لیکن صرف سالانہ جلسے ہوتے تھے اور لوگ اپنے اپنے گھر چلے جاتے تھے - کوئی مقصود عملی سامنے نہ تھا -

چنانچہ مولانا شبلی نعمانی نے " دار العلوم " کا ایک لائحہ (اسکیم) مرتب کیا، اور مولانا محمد علی صاحب کو جو ندوے کے ابتدا سے ناظم تھے، دیا کہ اپنی جانب سے چھاپکر شائع کردیں - اسکے بعد میرٹھہ میں ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ ہوا جسمیں تجویز دار العلوم پر تقریریں ہوئیں، اور بڑے جوش و خروش کے ساتھہ ہر طرف سے صداے اعانت بلند ہوئی -

اسکے دو برس بعد لکھنؤ میں دار العلوم قائم ہوگیا اور تعلیم شروع ہوگئی -

(مقامی گورنمنٹ کی بد گمانی)

خدمت انسانی کا کوئی کام آزمایش سے خالی نہیں ہوتا، اور مجھے یقین ہے کہ جسطرح دنیا میں ہر شے کیلیے خدا کا ایک نظام و قانون ہے، بالکل اسی طرح ایک قانون ابتلا و امتحان بھی ہے : ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین منکم و الصابرین، و نبلو اخبارکم (۴۷ : ۳۳)

اب تک ندوہ شرکاے کار کیلیے ایک بے غل و غش مائدۂ لذائذ اور سفرۂ نعائم تھا، لیکن اب یکایک اسکی زندگی کی پہلی اور سب سے بڑی آزمایش شروع ہوگئی - بعض اسباب (جنکی یہاں تفصیل موجب طوالت ہوگی) ایسے پیش آے کہ صوبے کی گورنمنٹ کو ندوہ کی طرف سے خواہ مخواہ سیاسی بدگمانیاں پیدا ہوگئیں اور بعض لوگوں نے اس سوء ظن کو اور زیادہ قوی کردیا - اُس وقت صوبے کا حاکم اعلی سر انٹونی میکڈانل تھا جسکو مسلمانوں کے وجود ہی سے بدگمانی تھی - اسکو خیال ہوا کہ علما کا جمع ہونا اور ایک مذہبی تحریک کی پکار ضرور کسی نہ کسی پوشیدہ منصوبے پر مبنی ہے - مولانا شبلی بھی اسی لیے قریب گئے تھے، اور صرف اسی لیے مدعی مذہب پکارا جاتا ہے - چنانچہ اس نے علانیہ مولانا کی نگرانی کا پولیس کو حکم دیدیا اور مشتبہ اشخاص میں انکا نام لکھہ لیا گیا !

بدقسمتی سے ایسا ہی خیال مذہبی دعوت کی نسبت آجکل بھی بعض حکام کا ہے -

وہ اس خیال پر کچھہ اسطرح جم گیا کہ اسکا دفعیہ محال ہوگیا - اسکی نظر بدلنی ہی تھی کہ یکایک ندوہ کا عروج محاق میں آگیا - بربادی و تباہی کے تمام سامان ایک ایک کرکے فراہم ہوگئے - جسقدر امرا و ارباب دول ندوہ کے ساتھہ تھے اور دارالعلوم کیلیے روپیہ دینا چاہتے تھے، انکے لیے صرف اسقدر علم ہی کافی تھا کہ صوبے کا حاکم اعلی ندوہ کو اچھا نہیں سمجھتا - انہوں نے معاً انکار و تبرا شروع کردیا -

اسکے بعد شرکاے ندوہ اور عہدہ داران جمعیۃ کی باری آئی - فی الحقیقت یہی وقت اصلی آزمایش کا تھا، مگر بھلا وہ لوگ جنہوں نے ندوہ کو ایک منزل عیش سمجھکر اپنے اپنے خیمے گاڑ دیے تھے، اسطرح کانٹوں سے بھرا دیکھکر کب جمنے والے تھے ؟ منشی اطہر علی مرحوم نے ندوہ کو خراب کیا تھا - ندوہ کے تعلق نے انہیں برباد کیا - وہ حیدرآباد چلے جانے پر مجبور ہوے - مولانا محمد علی حج کیلیے چلے گئے، اور پھر نظامت سے استعفا دیدیا - اب نہ وہ جلسوں کے واعظ تھے، نہ مجالس کی صدارت کے خواستگار - وہ غلغلے جنہوں نے تمام ہندوستان کو یکسر اپنی جانب متوجہ کرلیا تھا، ایک دوسال کے اندر ہی اندر اسطرح بیٹھہ گئے گویا کبھی انکا وجود ہی نہ تھا - تھوڑے ہی دنوں کے بعد ندوہ، ندوہ کا وجود، اسکی مجالس، اسکا نام، اسکا مدرسہ، ایک از یاد رفتہ خواب بنکر لوگوں کے ذہنوں سے فراموش ہوگیا !

تا روا بود بہ بازار جہاں جنس وفا
رونقے گشتم و از طالع دکان رفتم !

ندوہ جب تک رجوع خلائق کا مرکز، جمع مال میں کامیاب، اور ہنگامہ و نمایش کا وسیلہ تھا، اُس وقت تک اسکا میدان دلفریب، اور اُسکی جیب پر از زر تھی - پس وہ اپنی ایک صدا سے سینکڑوں عالموں، صوفیوں، واعظوں، اور خطیبوں کو اپنے علم

کے نیچے جمع کرلیتا تھا' اور اسکا دستر خوان جب بچھتا تھا تو بڑي بڑي متبرک صفیں اسکے یمین و یسار نظر آتي تھیں - پر اب وہ مفلس ہوگیا' اسکا گھر غربت کدہ اور اسکي جیب خالي ہوگئي - زمانے نے اسکي طرف سے آنکھیں پھیر لیں اور اس سے صاحب سلامت رکھنے والوں کیلیے بحکم حکومت روک ٹوک ہونے لگي - ایسي حالت میں کسے پڑي تھي کہ اسکي طرف جھانک کر بھي دیکھتا' اور اس بیکس کے لیے اٹھتا جو اب دینے سے عاجز تھا اور خود محنتوں' ہمتوں' قربانیوں' اور صرف وقت و مال کا طالب تھا ؟

(دوسري نظامت)

مولانا محمد علي کے مستعفي ہوجانے کے بعد ناظم کي تلاش ہولي مگر اس وقت نہ تو مولوي خلیل الرحمن سہارن پوري نے اپنے احق بالخلافۃ ہونے کا دعوا کیا اور نہ انکے کسي دوسرے ہم مقصد نے - مولوي خلیل الرحمن صاحب ایک تاجر آدمي ہیں - دکاندار آدمي ہي اچھي طرح اس نکتے کو سمجھتا ہے کہ خرید و فروخت میں متاع کو قیمت سے زیادہ بہتر ہونا چاہیے - وہ نیپال کے جنگل میں جس اصول کو برتتے تھے' اس کو بازار ندوہ کیلیے بھي استعمال کر سکتے تھے - پھر سب سے زیادہ یہ کہ اس وقت تک ندوہ کي نظامت اتني کم قیمت بھي نہ ہوئي تھي کہ ہر دکاندار بولي دینے کیلیے اٹھہ کھڑا ہوتا - غرضکہ مولوي مسیح الزمان صاحب مرحوم شاہجہانپوري ندوہ کے ناظم قرار پائے -

یہ نظامت محض براے نام تھي - مولوي صاحب مرحوم ان کاموں کے آدمي نہ تھے' اور اصلي پیچ گورنمنٹ کے تعلق کا پڑا تھا - وہ خود شاہجہاں پور میں رہتے تھے - دفتر بھي وہیں اٹھوالیا اور جیوں توں کچھہ زمانہ گذر گیا - مگر ندوہ کي حالت روز بروز بد سے بد تر ہوتي گئي - آمدني کچھہ نہ تھي - چندوں کا سلسلہ بالکل موقوف تھا - فنڈ کا وجود نہیں - اشخاص ناپید تھے -

(حیات بعد الممات)

مولانا شبلي نعماني اس زمانے میں حیدر آباد میں تھے اور برابر ارادہ کر رہے تھے کہ ندوہ کیلیے اپنا پورا وقت دیدیں - کلکتہ اور مدراس کے جلسوں میں اسکا اعلان بھي ہوا تھا -

بالاخر سنہ ۹۶ ۱۸ میں مولانا شبلي نے آخري فیصلہ کرلیا اور حیدر آباد سے لکھنؤ چلے آئے تا کہ ندوہ کي از سر نو تحریک شروع کریں -

اسي زمانے میں مولوي مسیح الزمان مرحوم نے استعفا دیدیا اور وجہ بظاہر یہ بتلائي کہ وہ لکھنو میں قیام نہیں کر سکتے - آیندہ کیلیے طریق عمل یہ طے پایا کہ کسي دوسرے شخص کو اب ناظم بنانے کي ضرورت نہیں' اور نہ یہ مسئلہ اس وقت حل ہو سکتا ہے - کاموں کو تقسیم کر دینا چاہیے - ناظم کي جگہ تین مختلف صیغوں کے علحدہ علحدہ سکریٹري مقرر ہوں جو اپنے اپنے صیغہ کا کام کریں -

اس بنا پر جلسۂ انتظامیہ منعقدۂ ماہ صفر سنہ ۱۳۲۳ ہجري نے طے کیا کہ مندرجۂ ذیل اصحاب سکریٹري مقرر ہوں :

صیغۂ تعلیم و دارالعلوم کیلیے : مولانا شبلي نعماني
صیغۂ مراسلات " " مولانا عبد الحي
" مال " " منشي احتشام علي

یہاں یہ ظاہر کردینا ضروري ہے کہ مولانا شبلي نعماني اس جلسے سے پہلے بھي دار العلوم کے معتمد (سکریٹري) تھے - مولوي مسیح الزمان مرحوم کي نظامت کے زمانے میں (۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۳ کو) شاہجہانپور میں مجلس انتظامیہ کا ایک اجلاس ہوا تھا جسمیں مولانا محمد علي ناظم اول' مولانا عبد الحي مدد گار ناظم' اور خود مولوي مسیح الزمان مرحوم بھي شریک تھے -

اسي جلسے میں قرار پایا کہ مولانا شبلي دارالعلوم کے معتمد منتخب ہوں - پس گویا اس جلسے نے سابق کی قرار داد کو بر قرار رکھا اور دوسرے صیغوں کے لیے بھي معتمد منتخب کرلیے -

اسکے بعد مولانا شبلي نے دارالعلوم کیلیے کام شروع کیا - اس وقت میں لکھنؤ میں موجود تھا - اس زمانے کے بہت سے حالات میرے ذاتي مشاہدات ہیں نہ کہ سماعیات و روایات -

اطلاع

(۱) الہلال کي گذشتہ تین اشاعتیں اس عاجز کی عدم موجودگي میں نکلیں اسلیے مضامین کي ترتیب خاطرخواہ نہ ہوسکي - دو پرچے بغیر مقالۂ افتتاحیہ کے نکلے - اسکے لیے نادم ہوں - مگر مجبور تھا کہ سفر بھي ضروري اور بعض اہم مقاصد پر مبني تھا - ڈیڑھہ سال تک میں نے کوشش کي کہ سفر و حضر' علالت و پریشاني' کسی حالت میں بھي الہلال اپنے درجے سے نہ گرے لیکن اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ میں الہلال کے لیے اسطرح [illegible] اور کسي کام کے لیے وقت نہ نکال سکا -

بہر حال اب میں واپس آگیا ہوں اور پھر اپنے محنت کدے میں بدستور مصروف و مشغول - قاریین کرام دیکھینگے کہ اس پرچے کي ترتیب پھر اپنے اصلي رنگ پر بلکہ پہلے سے بھي زیادہ وسیع و بہتر ہے - انشاء اللہ آیندہ حالت ترقي ہي کرتي رہیگي - و ما توفیقي الا باللہ -

(۲) گذشتہ دو پرچوں میں مقالۂ افتتاحیہ کیلیے ابتدا میں صفحہ ۵ سے ۸ تک جگہہ رکھي گئي تھي لیکن جب وہ وقت پر نہ پہنچا تو بجنسہ مطبوعہ اوراق شائع کر دیے گئے - اس سے بعض حضرات کو خیال ہوا ہے کہ صرف انھي کے پاس پرچہ ناقص پہنچا اور چار صفحہ اس سے نکال لیے گئے ہیں - ان حضرات کو اطلاع دیجاتي ہے کہ ان اشاعتوں میں وہ چوصفحہ چھپا ہي نہیں ہے - خاص طور پر اپنے پرچے کو ناقص تصور نہ فرمائیں اگرچہ جو کچھہ بھي اپنے سے ہوتا ہے في الحقیقت ناقص ہي ہے - احباب کرام کي لطف و قدرداني کو اپنے لیے ایک متاع یوسفي سمجھتا ہوں جو میري محنت کے چند کھوٹے دراہم معدودہ کے معاوضے میں ہمیشہ مرحمت ہوتي رہتي ہے : و شروہ بثمن بخس دراہم معدودہ' و کانوا فیہ من الزاہدین !

لیجاے واں لاے آے مصر کا بازار
خواہاں نہیں پر کوئي وہاں جنس گراں کا !

(ایڈیٹر)

شهيـــد رســـم

الوالعـــزم اسفرهيلتـــا ديبـــي

جو خود جل گئي تا که ملک کو رسم پرستي کي آگ سے نجات دلاے !!

میں دیکھتا هوں تو مجھے اسلام کا حکم "جهاد" عالم انسانیة کي تمام نیکیوں اور جذبات انساني کے تمام مقدس اقدامات کا ایک ایسا معور نظر آتا ہے جسکے دائرہ سے کوئي شے باهر نہیں -

جهاد کی حقیقت یہ ہے کہ حق اور صداقت کے کسي مقصود کیلیے اپنے تئیں تکلیف و مشقت اور نقصان و آلم میں مبتلا کرنا پھر دنیا میں کونسا نفع ہے جو بغیر کسي ذاتي مضرت کے عالـم انسانیت کو پہنچ سکتا ہے ؟

تم انسانوں کے فائدے کي طرف ایک قدم بھي نہیں اٹھاسکتے جب تک کہ اپنے نفس کو کچھہ نقصان نہ پہنچاؤ - تم خدا اور اسکے بندوں کے ساتھہ ذرا بھي پیار نہیں رکھتے اگر اپنے نفساني آرام و راحت کے ساتھہ دشمني نہیں کرسکتے -

جو لوگ خدمت و محبت انسانیة کے مدعي هیں انکو سب سے پہلے اپنا معامله خود اپنے اندر هي طے کرلینا چاهیے - کیونکه آدم کي اولاد ایک چیونٹي کي بھي خدمت نہیں کرسکتي ' جبتک که خود اپني خدمت سے بے پروا نہ هوجاے - لکڑي کے ٹکڑوں میں گرمي نہیں هوتي ' پر جب وہ جل اٹھتي هیں تو انکي سوزش سے قریب کي هر چیز تپنے لگتي ہے !

آنکه دائم هوس سوختن ما مي کرد
کاش مي آید و از دور تماشا مي کر

اے متـاع درد در بازار جاں انداخته !
گوهر هر سود در جیب زیاں انداخته !

یہ دنیا جو نفع و سود کي ایک زراعت گاہ ہے ' کیا اسکا بیج نقصان و زیان کے سوا اور بھي کچھہ ہے ؟ کتني پامالیاں هیں جو شادابیوں کا باعث هوتي هیں ؟ کتني ٹھوکریں هیں ' جو استقامت کا سبق دیتي هیں ؟ کتني ناکامیاں هیں جو کامراني کا پیام لاتي هیں ؟ کتني مایوسیاں هیں جنکي تاریکي سے صبح امید طلوع هوتی ہے ؟ اور پھر کتنے آگ کے جانسوز شعلے هیں ' جنکي جلائي هوئي راکھہ سے نشو و نمو کي ارواح حیه و قائمه پیدا هوتي هیں ' اور اس دنیاے شہادت زار و فنا آباد میں کتني هي زخموں کي کروٹیں ' درد کي چیخیں ' احتضار کي بے چینیاں ' اور موت و هلاکت کے خون کي روانیاں هیں ' جو اشخاص پر طاري هوتي ' مگر اقـوام کیلیے زنـدگي اور سلامتي کا آب حیات بنکر بہتي هیں ؟ ان الله فالق الحب والنوى ' يخرج الحي من الميت و يخرج الميت من الحي ' ذلكم الله فانى يؤفكون ؟ (۶ : ۹۵)

* * *

ایک محب وطن اپنے وطن محبوب کیلیے سولي کے تختے پر کھڑا هوتا ہے - ایک پرستار حق اپنے مقصود کیلیے عیش و آرام کو خیرباد کہتا ہے - ایک عالم و مکتشف راہ کشف و علم میں قربان هوجاتا ہے - یہ سب کے سب اُسي " جهاد في سبيل الله " اور عشق مرضات الہی کے مظاهر هیں - البته اسلام کي یہ خصوصیت ہے کہ اس نے اس راہ کي بے اعتدالیوں اور گمراهیوں کا بھي علاج کردیا اور یہ نہیں کہا کہ تم کسي نیک خیال کیلیے اپنے تئیں قتل کر ڈالو بلکه کہا کہ نیکي کیلیے اپنـي مخالف خواهشوں کو قتل کرو کہ یہی سب سے بڑي شہادت ہے -

* * *

محبت انسانیت اور عشق ملة کي پاک قربانیوں کي ایک ان گنت صف تاریخ کے سامنے ہے - سقراط نے زهر کا جام پیا ' قرطاجنه کے قوم پرستوں نے آگ جلائي اور اسمیں کود پڑے ' میزیني نے اپني ساري عمر کا عیش و آرام تلف کردیا ' لیکن کیا اولو العزم روحوں کي اس محترم صف میں سترہ برس کي کنواري اسفرهیلتا دیبی کو جگه نہ ملیگـی ' جو اپنے شوهر کي وفاداري میں نہیں بلکه اپنی قوم کے عشق میں ستي هوگئي ؟

اِس ظلم آباد ارضي میں ' جہاں شہروں کي رونق ' بازاروں کي چہل پہل ' موٹر کاروں کي گھڑگھڑاهٹ ' اونچے اونچے مکانوں کی آبادیاں ' اور تلاش سود و عشق اغراض کي کشمکش نے ایک شورش بہیمي بپا کر رکھي ہے ' کیا کوئي سامعۂ عبرت ہے جو رات کے سکون روحاني اور پچھلے پہر کي خاموش فضاء لاهوتي میں ایک شعلۂ محبت قدسي کي صداے سوزاں سنے ' جبکه حیات انساني کي حدود سے بالا تر ایک روح ملکوتي ' شعلوں کي چادر کے اندر سے بني نوع انسانی کي غفلت پر ماتم کر رهي تھي ؟

سوخت بے وجهم ' تماشـا را نگر !
کشت بے جرمم ' مسیحـا را ببیں !
زندہ کـش جـاں نہ باشد دیـدہ ؟
گـر ندیدیستي ' بیا ' ما را ببیـں ؟

* * *

اسنو ہیلتا دیبی کا تذکرہ اخبارات میں ہوچکا ہے - وہ جلگئی لیکن اُسنے اپنے توصیۂ سوزاں سے ملک و قوم کو زندگی کی راہ بتلادی - یہ واقعہ اس بیداری اور وطن پرستی کے نفوذ و رسوخ کا ایک تازہ ترین ثبوت ہے ' جو موجودہ ہندوستان کے بہترین فرزند یعنی بنگالیوں کی قوم کی کمسن اور کنواری لڑکیوں تک میں پیدا ہوگئی ہے - پس مبارک وہ قوم ' جسکی عورتیں ایسی لڑکیوں کو اپنی گود میں دیکھتی ہیں ' اور ہزار حسرت اس قوم پر جسکے مرد بھی ابھی ملت پرستی اور قربانی کی لذت سے نا آشنا ہیں ! !

* * *

وہ ایک غریب بنگالی خاندان کی لڑکی تھی - اسکے ماں باپ شادی کی فکر میں تھے ' لیکن رسم و رواج کی ملعون زنجیروں سے عاجز آگئے تھے - کیونکہ جہاں اُسکی نسبت لگی تھی وہ رسم کے مطابق تین ہزار روپیہ طلب کرتے تھے -

بنگالیوں میں (اور شاید اکثر ہندو اقوام میں) رسم ہے کہ شادی کے موقعہ پر لڑکی والوں کو ایک بہت بڑی رقم لڑکے والوں کو دینی پڑتی ہے - کیونکہ ہندو قانون وراثت میں بد نصیب لڑکیوں کو بالکل محروم کردیا گیا ہے - یہ رسم شاید اسی مصلحت سے تھی ' لیکن اب اسکا تسلط اسقدر بڑھگیا ہے کہ ہر لڑکی کا باپ اُسکی شادی کے موقعہ پر لڑکے والوں کا بد ترین غلام بن جاتا ہے ' اور اسکی زندگی کا فیصلہ انکے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے - اچھے لڑکے کی جسقدر تلاش ہوتی ہے ' اُتنی ہی اسکی قیمت بھی بڑھتی جاتی ہے - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لڑکے والے طرف ثانی کی احتیاج محسوس کر کے قیمت اور بڑھا دیتے ہیں -

اسکا نتیجہ یہ ہے کہ لڑکی کا وجود ایک غریب بنگالی خاندان کیلیے بربادیوں اور ہلاکتوں کا ذریعہ بن گیا ہے - کتنے ہی خاندان ہیں جنھوں نے صرف ایک لڑکی کی شادی کرکے اپنی تمام زمین اور جائداد ضائع کردی ' اور مدة العمر کیلیے فقر و فاقے کی مصیبتوں میں ایڑیاں رگڑتے رہے !

سر زمین بنگال نے پچھلی ایک صدی میں بہت سے اولوالعزم مصلح پیدا کیے ' مگر کوئی بھی اس زنجیر سے اپنی قوم کو نجات نہ دلاسکا - راجہ رام موہن راے نے بہت سی اصلاحی فتح یابیاں پائیں ' اور کیشب چندر سین نے صغرسنی کی شادی کے خلاف تمام عمر وعظ کہا ' پر اس دشمن حیات ملت کو کوئی بھی شکست نہ دے سکا -

جبکہ بڑے بڑے اولوالعزم مصلح اپنے علم و فضل ' قوة و ہیبت ' اور جہد و مساعی کی فوجوں کے ساتھہ ناکام رہچکے تو ایک غریب خاندان کی یہ کمسن لڑکی جسپر رسم ابادِ ہند کی صرف سترہ گرمیاں گذری تھیں ' تن تنہا اُٹھی - اُس کے پاس اس دشمن کے مقابلہ کیلیے کچھہ بھی نہ تھا - تاہم جس کام کو بڑے بڑے مصلح تمام عمر زندہ رہکر نہ کر سکے ' اُسے اس ہفدہ سالہ جمال آتشیں نے خود اپنے جسم نو شگفتہ کو جلاکر ایک لمحے کے اندر پورا کردیا ! !

آہ ! دنیا کی گمراہیوں اور بدیوں سے لڑنے والو ! اس میدان کا ایک ہی اسلحہ قربانی ہے ' اور اسی سے تمھارا ہاتھہ خالی ہے - آؤ کہ اس درسگاہ تفانی و خود فروشی کا تمھیں ایک ہفدہ سالہ حسن صداقت سبق دے !

* * *

اُسکو معلوم ہوا کہ میرے ماں باپ کسی اونچی جگہ میری شادی کی فکر میں ہیں مگر اسکے لیے ضرور ہے کہ انکے پاس زندہ رہنے کیلیے جو کچھہ ہے ' اُسے قربان کر دیں - انکے پاس رہنے کا ایک مکان اور کچھہ زمین تھی - کوشش کی کہ اسکو گرو رکھکر روپیہ حاصل کریں ' مگر اسکی بھی اچھی قیمت کسی نے نہ لگائی - یہ حالت دیکھکر اُس نے اپنی نسبت ایک مخفی فیصلہ کرلیا - اُسنے اپنے دل سے پوچھا کہ اگر ماں باپ میری خاطر فقیر و محتاج ہو جانے کیلیے طیار ہیں ' تو کیا میں اپنی تمام قوم کو اس بدترین رسم سے بچانے کیلیے کچھہ نہیں کر سکتی ؟

اسکے سامنے زندگی کی دلفریبی تھی اور شباب و جوانی کی قدرتی آرزوؤں کا عزم شکن چہرہ ' مگر اسنے اِن دونوں کے خلاف فیصلہ کیا ' اور عورت ' نازک اور ضعیف عورت ' خاموش اور ایک پتے کے گرجانے سے ڈر جانے والی عورت ' غرضکہ عورت کے دل کا فیصلہ ایک ایسی عظیم الشان طاقت ہے ' جسکو سمندروں کی قہار موجیں ' پہاڑوں کی عریض و طویل چٹانیں ' زمین کے خارا شگاف زلزلے ' اور پادشاہتوں اور فوجوں کے حملے بھی نہیں توڑ سکتے - اُسکا دل دنیا کا ایک طلسم مخفی ہے جسکے بھید آجتک نا معلوم ہیں !

* * *

بالاخر ایک دن صبح کو اسکی خوابگاہ کا دروازہ کھلا تو اسنو ہیلتا کی متفکر مسکراہٹ کی جگہ اسکے جسم نو شباب کے جلے ہوے اعضا اور جسم سوختہ کا غبار خاکستر اپنے چہرۂ سکوت سے انسان کی خود پرستیوں پر ہنس رہا تھا - اسکے بستر پر ایک تازہ لکھا ہوا خط نظر آیا جسکی سیاہی خشک ہوچکی تھی تا کہ اپنے ہر لفظ سے سیلاب ہاے اشک جاری کراے :

" میرے پیارے باپ ! میں گوارا نہیں کرسکتی کہ آپ مجھے زندگی کا عیش دینے کیلیے خود فقیر اور بیکس ہوجائیں - آپنے مجھے کس محبت سے پالا اور پرورش کیا ؟ اب میں کیونکر گوارا کروں کہ آپ مجھہ پر قربان ہوجائیں ؟ بہتر ہے کہ میں خود ہی جلکر قربان ہوجاؤں -

میں اس بدترین رسم پر اپنے تئیں قربان کررہی ہوں جس نے ہزاروں گھروں اور خاندانوں کو ہلاک کردیا ہے - یہ آگ کا شعلہ جو میرے جسم سے اُٹھیگا ' اگر خدانے چاہا تو تمام ہندوستان میں بھڑک اُٹھیگا ' اور اس رسم کو بالآخر جلاکر چھوڑیگا ' جو غریب لڑکیوں کو اپنے شوہروں سے ملنے نہیں دیتی "

اطلاع

علیگڈہ کالج میں جو افسوس ناک واقعہ بدقسمتی سے شیعہ سنی طلبا کے اختلاف کا پیش آگیا تھا اوسکی بابت صدق دل سے کوشش کیگئی کہ معاملہ خوش اسلوبی سے طے ہوجانے اور جو شکایت شیعہ طلبا کو پیدا ہوگئی تھی اوسکی تلافی خوبی سے ہوجاے چنانچہ امید ہے کہ اسی ہفتہ میں جو مفصل کیفیت بغرض اطلاع پبلک کالج گزٹ میں شائع کیجائیگی اوس سے انشاء اللہ تعالی پورا اطمینان حاصل ہوجائیگا - اور نیز آیندہ کی بابت اس قسم کے امور کے پیش آنیکا انسداد ہوجائیگا -

(دستخط) مفیجر سید حسن بلگرامی (دستخط) محمد اسحاق خاں
چیر مین جلسہ ٹرسٹیان کالج آنریری سکریٹری ٹرسٹیان کالج

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے

آثار عتیقه

بعلبک کے سب سے بڑے اشوري مندر کا بقیه

بــعلبـــک

تاریخ قــدیم اور تمدن اســلامي کا ایک صفحه

(ا)

درآبه دجله و فرات میں جرمني کے مشن کي کوششوں سے جو آثار قدیمه روشني میں آئے هیں ان میں آثار بعلبک بهي هیں - ان آثار کے حالات امریکه کے مشهور هفته وار علمي رسالے " سائنٹفک " نے شائع کیے هیں -

بعلبک اسدرجــه معروف و مشهور مقام نہیں که بغیر تمهید یه داستــان شــروع کردي جائے ' اسلیے هم نهایت اختصار کے ساتهه بعلبک کو قارئین کرام سے پہلے روشناس کرائیں گے -

* * *

دمشق سے ساحل کي طرف ۱۲ فرسخ پر ایک قدیم و پر اسرار خطه واقع هے - یه بعلبک کي رونق رفتــه کا آخــري نقش قدم هے اور اس کي عظمت و پر اسراري کا راز اسکي قدامت اور عظیم الشان عمارتوں میں مضمر هے -

وجه تسمیه کے متعلق عربي جغرافیه نویسوں نے متعدد اقوال نقل کیے هیں اور اشتقاق و تحلیل اجزاء میں معني آفرینیوں کي خوب داد دي هے ' مگر هم انکے نقل کرنے میں وقت ضائع کرنا نہیں چاهتے - بهر حال اسقدر یقیني هے که اس نام کا جزو اول یعني " بعل " ایک بت کا نام تها جسکي پرستش اهل بابل کیا کرتے تهے ' اور یه گو یقیني نہیں مگر اغلب هے که اس شهر کا نام اسي بت کے نام پر رکها گیا هو -

یہاں اشوري (اسیرین) رهتے تهے ' جو سلسلۂ تمدن عالم کا ایک ممتاز حلقه اور اپنے خصائص و خصوصیات کے لحاظ سے ایک جدا گانه تــاریخي حیثیت رکهتے هیں - اشــوري بت پرست تهے ' اسلیے

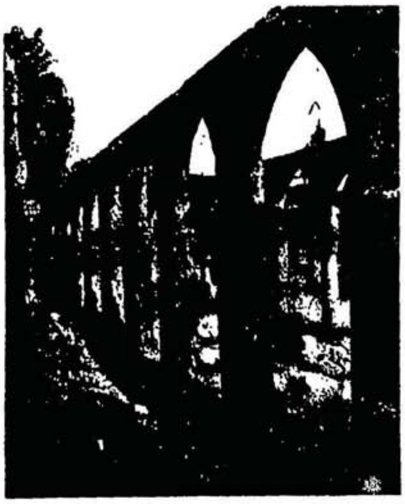

یه پہلے مندر تها - مسیحي عهد میں گرجا بنا ' پهر عهد اسلامي میں مسجد

بعلبــک کي وه عمارتیں جو اسکي عظمت و اعجوبگي کي افسانه طراز هیں ' زیاده تر مندر اور مختلف قسم کي عبادت گاهیں هیں -

عیسائیت کي مقهوري و مستوري کا دور جب ختم هو گیا اور ظهور و استیلاء کا عهد شروع هوا ' تو اس نے دوسرے بت پرست ملکوں کي طرح بعلبک کو بهي اپنے زیر نگیں کرلیا اور بت پرستي کو مٹا کے خود اسکي جگه لیلي ' اگرچه وه خود بهي بت پرستي کا ایک غیر مکمل طریقه تها -

بعلبک پر عیسائیت برابر حکمراں رهي ' یہاں تــک که چهٹي صدي عیسوي کا انقلاب عالم ظهور میں آیا - حضرت عمر رضي الله عنه کے عهد میں اسلامي فتوحات کا سیلاب هر چهار طرف بڑهرها تها - شام کي طرف جو جماعت گئي تهي ' اسکے سپه سالار حضرت ابو عبیده جراح تهے - حضــرت ابو عبــیده نے سنه ۱۴ ه میں دمشق فتح کیا - اسکے بعد سنه ۱۵ میں آگے بڑهے اور حمص ' حماه ' شیزر وغیره سے فراغت کرتے هوے بعلبــک تــک پہنچے - اهل بعلبـک نے صلح کي درخواست کي - آپ نے ان سے اس شرط پر صلح کي که انکا مذهب ' مال ' اور جان ' سب محفوظ رهینگے - ربیع الاخر سے جمادي الاولی تــک کي مدت مقرر کي اور حکم دیا که جو شخص اس عرصه میں شهر سے چلا جائیگا اس سے انقضاے مدت کے بعد جزیه لیا جائیگا -

یه هیں مختصر حالات بعلبک کے - تفصیل کے لیے بلا ذري ' ابن جریر ' یا قوت حموي وغیره مطولات قوم دیکهنا چاهئیں -

* * *

بعلبک کے کهنــڈر منجمله ان آثــار کے هیں جــو دنیــا کي عظیم الشان قوموں کے مٹنے کے بعد انکي گذشته عظمت و شوکت کي یاد گار میں باقي رهگئے هیں اور خاموشي کي زبان میں آنے والي نسلوں کو عبرت و بصیرت کا درس دیرهے هیں ! !

اسمیں کوئی شک نہیں که بعلبک ایــک عظیم الشان اور نه صرف عظیم الشان بلکه پر اسرار و طلسم زار شهر تها - اسکے کهنڈر گو

اب عہد ماضي کے چند مٹے هوے نشانوں سے زیادہ نہیں' مگر تاهم آنسے اندازہ کیا جاسکتا ھے کہ بعلبک جب تھا تو کیا تھااور کیسا تھا ؟

خصوصاً اس زمانے کا فن سنگ تراشي ایک عجیب صنعت ھے - آج اسکے جو نمونے دستیاب هوے هیں وہ اهل نظر میں مشہور هیں' اور سچ یہ ھے کہ وہ اپني صفائي اور نزاکت کے لحاظ سے اس شہرت کے پورے مستحق هیں -

بعلبک کے آثار کا کسیقدر تفصیلي ذکر بیجا نہ هوگا - یہ محض افسانۂ کہن کا اعادہ نہیں ھے بلکہ ان حالات کا تـذکرہ ھے جو ڈاکٹر شیبیم اور پروفیسر پشٹلین کي کوششوں سے روشنی میں آگے هیں اور جن سے عہد گذشتہ کے بہت سے اسرار و حوادث آشکارا هوتے هیں -

اگر کام کرنے والوں کي تعریف بیجا نہیں تو هم کہسکتے هیں کہ ان علماے آثار نے دنیا کے ایک عظیم الشان اور پر اسرار شہر کي وہ خدمت انجام دي ھے' جو میرڈ نے بابل اور نینوا کي اور تلیمین نے ٹوري کیلیے کي تھی - مگر اسکے ساتھہ هي یہ بھي ظاهر کردینا چاهیے کہ یہ تمام خالص علمی کوششیں غیر علمي اغراض و مصالح کي آمیزش سے پاک نہیں هیں' اور جہاں برلن کے عجائبخانہ کی گیلریاں قدیم سنگ تراشي کے بہترین نمونوں سے اراستہ هو رهي هیں' وهاں میسو پوٹیمیا میں جرمني کے نفوذ و اثر سیاسی کي بنیاد بھي تیار هو رهي ھے !

* * *

ارض بابل کے یہ عجیب و غریب آثار جس جگہہ ملے هیں وہ خود شہر بعلبک نہیں بلکہ ایک وادي ھے جو شہر سے جنوب کي طرف تھوڑے سے فاصلہ پر واقع ھے - یہ وادي سطح آب سے قریباً سو قدم بلند اور نہایت خوشنما مگر تنگ ھے - اسکا نام وادي لتیانا ھے - خود شہر بعلبک دمشق و بیروت لائن سے شمال کي طرف دس میل کے فاصلہ پر واقع ھے - جو لوگ ان آثار کو دیکھنا چاهتےهیں انکو بیروت سے المقلہ تک ریل پر اور المقلہ سے آثار تک گاڑي پر جانا پڑتا ھے - گاڑي میں ایک اور کبھي دو گھنٹے صرف هوتے هیں -

یہاں کے قدیم بت پرست شوري بال (Bal) ' هیلیاس (Helios) اور جو پیٹر (Jupiter عطارد) کي عبادت کیا کرتے تھے - جب عیسائیوں نے یہ ملک زیرنگیں کیے تو انہوں نے اس سر زمین کے ایک مشہور مندر کو درگاہ بنا کے اسمیں خود بھی خداے جیہو واہ (Jehovah) کی پرستش شروع کردي ' مگر بالاخر یہ عیسائي مسلمانوں کے هاتھہ سے نکالے گئے' اور یہ مندر جو درگاہ بنایا گیا تھا ' مسلمانوں نے اسے درگاہ سے ایک قلعہ بنادیا -

یہاں کي غاروں سے جو کتبے نکلے هیں ' گو ان سے بعلبک کی تاریخ پر روشني پڑتي ھے' مگر سچ یہ ھے کہ اس قدیم شہر کے متعلق هماري معلومات نہایت محدود هیں - اسکي وجہ یہ ھے کہ اولاً تو یہ شہر خود اسقدر قدیم ھے کہ قدرتاً اسکي تاریخ قدامت کي تاریکي میں گم ھے - ثانیاً وہ عرصہ تک غیر معلوم رها' اسلیے با این همہ قدامت جسقدر حالات کا علم ممکن تھا وہ بھي معلوم نہ هوسکے - چنانچہ یوناني اور رومي مصنف جنھوں نے قدیم دنیا کے اکثر حالات لکھے هیں ' انکا بعلبک کے متعلق بالکل خاموش هیں -

قدیم مصنفوں میں صرف جان آف اینٹیاچ (John of Antioch) ایک شخص ھے جس نے بعلبک کا ذکر کیا ھے - لیکن اس نے جو حالات لکھے هیں بیشتر حصہ صحیح نہیں -

جان ان کھنڈروں کو الیارس انٹونیاس پیئس (Antonius Pius) کی طرف منسوب کرتا ھے' اور کہتا ھے کہ اس نے فینیقیا (Phoenicia) میں لبینس (Libanus) کے قریب ' هیلیپولس (Helipolis) میں یہ عظیم الشان مندر بنایا تھا اور دوسري صدي عیسوي کے آغاز تک دنیا کے عجائب و غرائب میں شمار کیا جاتا تھا - لیکن بعلبک کے متعلق جو دوسرے ذرائع معلومات هیں آن سے اسکي تکذیب هوتي ھے -

کتبوں سے معلوم هوتا ھے کہ رومیوں نے مسیح کے بعد پہلي صدي میں یہ مندر بنانا شروع کیا تھا - اسکي تائید میخ الوف (Miche Alouf) کي تحریر سے بھي هوتي ھے جو خود بعلبک کا رهنے والا تھا' اور جس نے اُن تمام تحریروں کے مطالعہ میں بڑا وقت صرف کیا ھے جنکا تعلق اسکے وطن کي تاریخ سے تھا -

بیشک مشرقي مصنفوں نے بعلبک کا ذکر کیا ھے مگر انکی تمامتر تحریروں کا آغاز اسوقت سے هوتا ھے جب کہ عربوں نے اسپر فوج کشي کي تھی - اسلیے ان تحریروں سے بھي بعلبک کي قدیم تاریخ پر روشني نہیں پڑتي -

علامۂ بلاذري ' طبري ' ابو حنیفہ دینوري ' یعقوبي ' یہ تمام مشہور مورخین عرب بعلبک کا ذکر کرتے هیں مگر اسکے تفصیلي حالات سے خاموش هیں - معجم البلدان حموي ایک بہترین اور جامع و مفصل کتاب ھے مگر قدیمي حالات اُس نے بھي نہیں لکھے - متاخرین میں قزویني نے کسي قدر اشارے کیے هیں مگر وہ نا تمام هیں - هم نے اسي غرض سے ان تمام کتابوں پر نظر ڈال لي ھے -

* * *

بعلبک ایک بہت بڑا تجارتي شہر تھا - اسکي تجارتي اهمیت کا اندازہ اس واقعہ سے هوسکتا ھے کہ سقوط دمشق کے بعد جب مسلمانوں نے اس کا محاصرہ کیا' تو انہوں نے ایک قافلے کو گرفتار کیا جسکے پاس ریشم' شکر' اور دیگر سامانوں کي دو سو گٹھڑیاں تھیں -

شہر کے فدیہ میں دو هزار اونس سونا ' چار هزار اونس چاندي ' دو هزار حلہ هاے حریر ' اور مدافعین کے پاس جس قدر اسلحہ تھے' انکے علاوہ دو هزار تلواریں بھی دي گئي تھیں !

اس سے آپ اندازہ کرسکتے هیں کہ یہ شہر کسقدر دولتمند تھا ؟ بہت سے سیاحوں کو شکایت ھے کہ بعلبک کے آثار انہیں کچھہ عجب پریشان کن اور مغالطہ انگیز معلوم هوے ' مگر اسکي وجہ یہ ھے کہ انہوں نے ان کھنڈروں کو صرف دور سے دیکھا - اگر وہ خود ان میں آکے کھڑے هوتے' اور ضخیم ستونوں ' حاشیہ پر عدیم المثل پچکاري والے سنگ مرمر کے دروازوں ' کھڑکیوں اور کانوں وغیرہ کو دیکھتے تو پریشان کن اور مغالطہ انگیز کے بدلے انکی زبان پر حیرت انگیز و انہماک طلب الفاظ هوتے !

(البقیة تتلی)

ضـــرورت

مدرسہ عالیہ عربیہ عثمانیہ اجمیر شریف کو ایک ایسے قابل سفیر کي ضرورت ھے جو مدرسہ کے مقاصد کی اشاعت عموماً تمام اهل اسلام و عقیدتمندان آستانہ عالیمقام میں اور خصوصاً رؤساء و والیان ملک کي بارگاهوں تک بذریعہ وعظ و تقریر و حسن تدبیر کر سکے -

امانت و دیانت ' مستعدي و دلسوزي سے اس خدمت کو دیني خدمت تصور کرکے انجام دے - چونکہ ابتداء ماہ اپریل سے یہ انتظام جاري کیا جائیگا لہذا جو صاحب درخواست کرنا چاهیں وہ اختتام ماہ مارچ تک معہ نقول سارٹیفکٹ با تصدیق معززین بنام نیاز مند روانہ فرمالیں -

تنخواہ تیس روپیہ سے پچاس روپیہ تک رکھي گئي ھے - درخواست میں اسکي تشریح ضرور هوني چاهیے کہ اس تنخواہ تک کام کر سکینگے فقط -

المعـــــلن

نیاز مند سید نثار احمد عفا اللہ عنہ معتمد مدرسہ عالیہ عربیہ معینیہ عثمانیہ متوسل درگاہ معلی اجمیر شریف

مذاكرۂ علمیہ

راہ اكتشاف و علم پرستی میں ایک سر فروشانہ اقدام

(۲)

(ساز و سامان)

خوش قسمتي سے اس مہم كو علم سے بعض ايسي اعانتيں مليںگي جو اس سے پہلے كسي مہم كو نہيں ملي تهيں - فن پرواز ميں زيادہ تر ترقي ۱۳-۱۲ سنہ ميں هوئي - اس ترقي كے بعد يہ سب سے پہلي مہم هے جو روانہ هو رهي هے - اسليے قدرتاً ان ترقيوں سے فائدہ اٹهانيكا موقع انكو حاصل هے جن سے اسكي پيشرو مهميں محروم تهيں -

برف پر چلنے والي گاڑياں اسكاٹ كي مہم كے ساتهہ بهي تهيں مگر انكو ٹٹو كهينچتے تهے - صرف ان ٹٹوؤں كي وجہ سے اسكاٹ كي مہم كو جو دقتيں پيش آئي هيں انكي تفصيل آپ الهلال كي جلد اول ميں پڑهچكے هونگے - اس مہم كے همراہ جو برفستاني گاڑياں هونگي انميں ايرو پلين (طيارہ) كا آگے بڑهانے والا آلہ ' اسكے انجن ' اور خود ايروپلين بهي هوگا - اسطرح يہ گاڑياں برف پر پهسل كر چليں گي -

اس طرح كي گاڑياں سر شيكلٹن كي ايجاد نہيں هيں بلكہ ايک اور تجربہ كي ترقي يافتہ شكل هيں - حال ميں باركش كشتيوں كے ايروپلين سے چلانے كا تجربہ كيا گيا تها - سر شيكلٹن نے اسي تجربہ كو ترقي ديكے يہ گاڑياں ايجاد كيں جنكا نام انهوں نے ايروپلين ٹيكسي (Aeroplane Taxi) ركها هے -

سر شيكلٹن كي " ايروپلين ٹيكسي " گاڑياں معمولي هونگي گو انكا قد معمولي برفستاني گاڑيوں سے كسيقدر بڑا هوگا - ان گاڑيوں پر ايک ايروپلين انجن هوگا اور ايک ايروپلين پروپيلر (يعني وہ آلہ جو آگے بڑهاتا هے) - انكا خيال هے كہ يہ گاڑياں في گهنٹہ پانچ سے چهہ ميل تک كے حساب سے ۲ هزار پونڈ وزن ليجاسكتي هيں -

يہ تجويز هے كہ دو گاڑياں بنائي جائيں اور نہايت سخت سردي كے ايام ميں سائبيريا يا شمالي راطسي كيناڈا ميں انكا اچهي طرح تجربہ كيا جائے -

(تلغراف لاسلكي)

موجودہ علمي ايجادوں نے جو عظيم الشان فوائد ارباب جستجو كو پہنچاے هيں انكي ايک اور مثال يہ تلغراف لاسلكي يعني بے تار كي خبر رساني هے - اس لاسلكي كے استعمال ميں سر شيكلٹن منفرد نہيں هيں - ڈاكٹر ماسن ان سے پہلے اپني مہم ميں اسے استعمال كرچكے هيں - جس لاسلكي كو سر شيكلٹن استعمال كرنا چاهتے هيں اسكا نصف قطر تقريباً ۵ سو ميل كا هے - يہ جہاز پر استعمال نہيں كيا جائيگا بلكہ جب برفستاني گاڑيوں كي جماعت كو باهم يا اپنے مركز سے گفتگو كرنے كي ضرورت هوگي تو اسوقت استعمال كيا جائيگا -

جہاز ميں قطب نما كي وہ ترقي يافتہ قسم هوگي جسكو Gyroseope Campass كہتے هيں - جرمني ميں اسكے رواج كي يہ حالت هے كہ اسكے بيڑے كا كوئي جنگي جہاز اس سے خالي نہيں هوتا - اس ترقي يافتہ قطب نما كي مدد سے تمام چيزوں كي بالكل صحيح قدر و قيمت معمولي مشاهدات سے بے نياز هو كے حاصل هوسكتي هے - اسكا اصلي جوهر و كمال اس واقعہ ميں پوشيدہ هے كہ يہ قطب نما مقناطيسي كشش سے متاثر نہيں هوتا - حالانكہ يہ اچهي طرح معلوم هے كہ قطب مقناطيس كے جوار ميں معمولي قطب نما بہت هي سست كام ديتے هيں •

(كتوں كا غول)

جن لوگوں نے امنڈسن كے لرزہ انداز حالات سفر پڑهے هيں وہ جانتے هيں كہ اس خطے ميں كتے كسقدر كار آمد ثابت هوتے هيں - چنانچہ امنڈسن اور اسكے همراهي برفستاني كهڑاؤں پر كهڑے تهے اور يہ كتے انكو كهينچتے تهے - انكي شرح رفتار اسقدر زيادہ بيان كي گئي هے كہ آپ بمشكل اسے باور كرينگے - بهرحال جسطرح امنڈسن كي مہم ميں كتے كام كرتے تهے ' اسيطرح سر شيكلٹن كي اس مہم ميں بهي كتے پوري طرح كام كرينگے - يہ كتے تربيت يافتہ هيں - انكي تعداد ۱۲۰ هے - ان كتوں كي كار گزاري كا مفصل پروگرام بنا ليا گيا هے -

(محكمہ رسد رساني)

يوں تو بہت سے ابتدائي انتظامات ترتيب ديے جا رهے هيں مگر ان ميں سب سے زيادہ توجہ رسد كے انتظام كيليے كي جارهي هے ' كيونكہ گذشتہ تجربوں نے بتا ديا هے كہ بہت سے مہموں كي هلاكت يا ناكامي كا اصلي سبب يهي تها كہ انهوں نے رسد كا انتظام عمدہ اصول پر نہيں كيا تها -

علم كيمياء غذا كا با قاعدہ مطالعہ كيا جا رها هے - ڈاكٹر ڈيڈ برچ دنيا كي ايک بہت بڑي تجربہ گاہ كيمياري كے ڈائركٹر هيں - غذا كے انتخاب وغيرہ كے كيمياري مسائل ميں انكا مشورہ حاصل كرليا گيا هے - سر شيكلٹن كو اپنے سنہ ۹ و ۱۹۰۷ كے تجارب كي بناء پر يہ اميد تهي كہ اس باب ميں بہت كچهہ ترقي هوگي - وہ اس كا بهي انتظام كر رهے هيں كہ مہم ميں جتنے اشخاص هوں سب پكانا جانتے هوں -

ساز و سامان كے انتخاب و انتظامات ميں سر شيكلٹن كو لنڈن كے مسٹر وليم ڈيڈ برچ سے بہت مدد ملي هے - خود سر شيكلٹن كو انتظام ميں بے مثل تجربہ هے - كيونكہ انهوں نے سنہ ۱۹۰۱ كي قومي مہم انٹارلك كے ليے دو جہازوں كو ' سنہ ۱۹۰۴ ع كي مہم ارجنٹائن كو ' اور خود اپني كو ساز و سامان سے آراستہ كيا - اسكے علاوہ انہوں نے ميكملن اور استيفن كي مہموں اور سنہ ۱۲ - ۱۹۱۰ كي آسٹروي مہم كي تياري ميں بهي ايک مددگار و معين كے اعتبار سے ممتاز شہرت حاصل كي هے -

(سرمايہ)

ايسے عظيم الشان كاموں كے ليے سب سے بڑا سوال سرمايہ كا هوتا هے - پہلي مہم سر شيكلٹن اپنے صرف سے ليگئے تهے جسكي وجہ سے وہ بہت زيادہ قرض دار هوگئے - كم سے كم تخمينہ ۵۰ هزار پونڈ كيا گيا هے ' اور ايک شخص نے اسقدر رقم دينے كا وعدہ بهي كر ليا هے - يعني ساڑهے سات لاكهہ روپيہ كا انتظام كيا هے - ليكن كافي طور پر ساز و سامان كے ليے ۴۰ بلكہ ۴۷ هزار روپيہ كي اور بهي ضرورت هوگي - چندہ كے ليے ابهي پبلک سے اپيل نہيں كي گئي هے ليكن اگر كوئي شخص بهيجديتا هے تو شكريہ كے ساتهہ قبول كر ليا جاتا هے -

تاريخ تكميل علم الارقام

خلاصهٔ مضمون پروفيسر ايڈ منڈ ٹرنر شنكان يونيورسٹي امريكا

انسان پر علم كے جو بے انتہا احسانات هيں اونميں ايک عظيم الشان احسان يه بهی هے كه موهبت و توفيق الهي نے اوسكو علم الارقام يا علم الاعداد و شمار كا مہم عنايت كيا - دنيا كی كوئي چيز ايسي نہيں جو عدد و شمار سے خالي هو - كيا دنيا كي آباديان' دنيا كي اقليميں' دنيا كی دولت ' ان ميں كوئي چيز بهي ايسی هے جسكا اظهار بغير عدد و شمار كيا جاسكے ؟ اس عظيم الشان تجربهٔ انسانی كی اگر حقيقی عظمت و منزلت كا تصور كرنا چاهتے هو تو ايک لحظه كے ليے فرض كرلو كه يه علم اوراق عالم سے محو هوگيا -

اگر ايسا هوا تو پهر كيا هوگا ؟ غريب اپنے مزدوري كے پيسوں كا ' امرا اپنے روپيوں كا ' كمپنياں اپنے سامان كا ' بنكر اپنے لين دين كا ' جنرل اپنے سپاهيوں كا ' اور حكومتيں اپني ماليات كا حساب بهول جائينگي - دنيا ميں كوئي هستي ايسي نهوگي جو اشياے مملوكه كا صحيح علم محفوظ ركهه سكيگی !!

اگر دنيا كی تاريخ كا وه دن عجيب هوگا جسميں اظهار ما في الضمير كيليے پهلا موضوع لفظ اوسكي زبان سے نكلا هوگا ' تو اوسكا دوسرا عجيب دن وه هوگا جب اشياے عالم كی تعداد و مقدار كيليے وه كوئی اصطلاح وضع كرسكا -

يه اصطلاحات و علامات جن سے موجودات عالم كی تعداد و مقدار ظاهر هو سكتي هے' كيونكر پيدا هوے ؟ بتدريج انميں كيونكر ترقي هوئي ؟ يه موجوده سهل طريقه اعداد و ارقام كيونكر مدون هوا ؟ اس مضمون ميں انهي سوالات كو حل كيا گيا هے -

* * *

بچه جب آنكهه كهولكر ايک شے سے دوسري شے كا امتياز شروع كرتا هے' اوسيوقت سے وه در حقيقت اعداد كا بهی استعمال شروع كرديتا هے ' اور سمجهتا هے كه ايک شے يه هے ' ايک يه هے ' اور ايک يه هے - اس بنا پر سب سے پهلي چيز جو سلسلهٔ اعداد ميں انسان كو ملي' وه " ايک" هے - آگے بڑهكر جب اوسنے ايک سے زائد اعداد كي ضرورت محسوس كي تو بجز اسكے اور كچهه نه كرسكا كه ايک كو چند ايكائيوں كا مجموعه سمجهے - مثلاً ١ - ١١ ١١١ ' اسي بنا پر آج تک وحشي اور غير متمدن اقوام عدد كثير كو هميشه اعداد صغار ميں تحليل و تقسيم كركے سمجهتي هيں - مثلاً و ه پانچ نہيں جانتي هيں ليكن تين اور دو كا مجموعه سمجهه جاتي هيں -

اس زمانه ميں بهي وحشت كا بقيه اثر يه موجود هے كه جاهل اشخاص سو كو پانچ بيس يا چار پچيس سے تعبير كرتے هيں -

ليكن حاجات انساني نے جب اس سے بهي زياده ترقي كي تو ضرورت محسوس هوئي كه اظهار اعداد و شمار كيليے انهی اصول ابتداليه پر اصطلاحات و اشارات وضع كرے ' ليكن اسكے ليے سب سے بڑي مشكل يه تهي كه " اعداد و شمار " كسي خاص انسان' حيوان ' يا اور اشياء كيليے مخصوص نہيں تهے بلكه اونكا تعلق دنيا كي ايک ايک شے اور ايک ايک ذره سے تها ' اسليے وضع حروف و خطوط كا وه اولين قاعده كه هر شے كے اظهار كے ليے اوسكي صورت و شكل كي رسم و تصوير بنا ديجاے' كافي نه تها ' اسليے جسطرح اعداد كا تصور ايكائيوں كے مجموعه سے ذهن نشيں هوا تها ' اسيطرح اونكے ليے وضع علامات و اشارات ميں بهي انهي رموز و كنايات كي مطابقت اختيار كي گئي - ايک كے ليے ايک لكير ' دو كے ليے دو لكيريں ' تين كيليے تين لكيريں ' و قس علی ذلک -

ليكن چين اور هندوستان نے كه علم الاعداد كا گهوارهٔ اولين هيں' اسكے ليے مختلف طرق اختيار كيے - چين نے خطوط اعداد عرضي اختيار كيے مثلاً — ' = ' ☰ ' وغيره اور هندوستان نے اور اسكے بعد رومان نے طولي خطوط' جو اب تک يورپ ميں مستعمل هيں ' مثلاً I ' II ' III ' وغيره - ليكن ظاهر هے كه اعداد كبيره كے اظهار كے ليے يه طريقه كسقدر مشكل اور صعب تها ' مثلاً اگر هم دس كا اظهار كرنا چاهتے تو دس خطوط اور پچاس كيليے پچاس خطوط يكے بعد ديگرے لكهنے پڑتے ' اسيطرح هم جسقدر عدد ميں اضافه كرتے اوسيقدر همكو خطوط ميں بهي اضافه كرنا پڑتا ' اسليے اعداد كبيره كيليے بعد كو خاص علامات كے وضع كرنے كي ضرورت هوئي - چنانچه اهل هند نے چار كيليے دو متقاطع خطوط كي علامت وضع كي ' جسميں اسكے چار گوشے چار عددوں كيطرف اشاره كر رهے هيں اور جو رومن رسم الخط كے حرف إكس (X) سے مشابه هے -

عبراني اور يوناني قوموں نے اعداد كيليے بجاے مستقل علامات كے وضع كرنے كے حروف مفرده سے جو پہلے وضع هوچكے تهے' كام ليا - حرف اول سے ١- حرف دوم سے ٢- حرف سوم سے ٣- كي طرف اشاره كرتے تهے ' تا حرف دهم جو ١٠ پر دلالت كرتا تها - اسكے بعد يه ترتيب حرف يازدهم ٢٠ ' حرف دوازدهم ٣٠ - و علي هذ القياس هوجاتي ' تا آنكه انيسواں حرف ١٠٠ پر ختم هوجاتا تها' اور بعد كا حرف سو سو عدد كا اضافه كركے اٹهائيسواں حرف هزار پر ختم كرديتے تهے - حرف كي دهني طرف ايک چهوٹا سا ضمه (ُ) بنا ديتے تهے جو يه ظاهر كرتا تها كه يه حروف تہجي نہيں هيں -

رومانيوں نے عبرانيوں اور يونانيوں كے بعد اعداد نويسي كا ايک اور طريقه وضع كيا جو بعض حيثيتوں سے عبرانيوں اور يونانيوں كے طريق اعداد نويسي سے سهل تها' يعني خطوط طولي موافق قيمت اعداد قائم ركهتے I, II, III, IIII ' اور پهر اسي طرح نو تک ايک ايک خط كے اضافه كے ساتهه اعداد بڑهتے جاتے تهے - نو ميں نو خطوط اسی طرح متصل هوتے - دس ميں نو خطوط طولي كهينچكر ايک عرضي خط سے اوسكو كاٹديتے تهے -

اسكے بعد اونهوں نے ترقي كي - يه خطوط صرف چار تک باقي ركهے اور پانچ اور دس كيليے دو جديد علامتيں وضع كيں - پانچ كيليے جو علامت بنائي وه عربي كے سات (٧) كے مشابه هے ' اور جسكي صورت يه هے (V) دس كي علامت دو متقاطع خط (X) قرار ديے اور اس طريقه سے دس تک كے اعداد كامل هوگئے - بيس كيليے دس كي دو علامتيں ' تيس كيليے تين ' چاليس كيليے چار بنائيں ' اسكے بعد پچاس كي علامت حرف (L) ' سو كي حرف (C) ' پانچ سو كي حرف (D) ' اور هزار كي حرف (M) وضع كي - درمياني اعداد كا انهيں علامات كے اضافه و حذف سے كام ليا -

* * *

اس عقدهٔ علمي كے حل و كشايش كيليے يه مغرب كي كوششيں تهيں ' ليكن قدرت نے اسكے حل و كشايش كا حقيقي مجد و شرف مشرق كيليے مقدر كرديا تها - اهل بابل اس فن ميں مهارت ركهتے تهے' چينيوں نے ايک خاص طريق كتابت عدد وضع كيا جو اونهيں تک محدود رها اور اب تک اوسكا استعمال اونميں شائع هے - اسكے بعد اهل هند نے اعداد و ارقام كي علامتيں مقرر كيں اور بتدريج اونكو ترقي ديتے رهے - يهاں تک كه عربوں نے اس فن كو اهل

هند سے لیکر تمام دنیاے متمدن میں پھیلا دیا - اسي لیے عرب ان علامات اعداد کو " ارقام هندیه " اور اهـل یورپ " ارقام عـربیه " کہتے هیں -

ان ارقام عددي اهـل هند کا کوئي خـاص شخص موجد نہیں هے بلـکه صدیوں کي تدریجي ترقي اور سیکڑوں اشخاص کے طویل غور و فکر کے بعد کامیابي هوئي هے - اهل هند دوسریں صدي کے قریب ایسے ارقام عددي لکھتے تھے جنکا حال همیں کچھه معلوم نہیں لیکن بعد کے ارقام عددي سے وہ مختلف ضرور تھے - علماے آثار کو هندوستان میں ایک قدیم کتابه ملا هے جو تیسري صـدي قبل مسیح کا لکھا هوا هے - اسمیں جو ارقام عددي منقوش هیں ' وہ بھي هندوستان کے مشهور ارقام عددي سے بالکل مختلف هیں - پونا کے قریب نانا گھاٹ کے غار میں ایک دوسرا کتابه پایا گیا هے جو دوسري صدي قبل مسیح کا هے - اسمیں جو ارقام منقوش هیں ' وہ بھي مشہور ارقام کے مطابق نہیں هیں -

* * *

اب تک جو مختلف ارقام وضع کیے گئے تھے ' اون سب میں سب سے بڑي دقت اور کمي یه تھي که انمیں اعداد کي زیادت و نقص قیمت ' مراتب کتابت پر مبني نه تھي ' بلکه هر ایک کے لیے ایک خاص علامت وضع کرني پڑتي تھي ' اسلیے نہایت کثیر علامات کي ضرورت هوتي تھي - آج همارے پاس صرف نو ارقام عددي هیں جن سے بتقدیم و تاخیر مراتب هم هر عدد کو لکھه سکتے هیں - اگر انکو مرتبۂ اول (ایکائي) میں لکھیں تو ۲ - اگر اسیکو مرتبه ثانیه (دهائي) میں لکھیں تو ۲۰ ' اور اگر مرتبۂ ثالثه (سیکڑا) میں لکھیں تو ۳۰۰ ' اور اگر مرتبه رابعه (هزار) میں لکھیں تو ۳۰۰۰ پڑھا جائیگا -

دیکھو ایک هي رقم بتقدیم و تاخیر مراتب کسطرح قیمت بدل دیتي هے ؟ لیکن ایام قدیم میں یه ممکن نه تھا ' اسلیے هر عدد کیلیے نئي علامت کي حاجت تھي - اس منزل کا سب سے پہلا قدم یه تھا که عهد قدیم میں بابل ' چین ' اور هندوستان میں جدول عددي کا استعمال شروع هوا ' اور یہاں سے یونانیوں اور رومانیوں میں اسکي اشاعت هوئي ' پھر انکے ذریعه تمام یورپ میں پھیلا اور اواخر قرون وسطي تک باقي رها - چنانچه بیان کیا جاتا هے که انگلینڈ کے خزانۂ شاهي کا خزینه دار بارهویں صدي عیسوي میں اسي طریق حساب سے مدد لیتا تھا ' اور اب تک اسکا استعمال روس میں باقي هے -

* * *

جدول عددي کا قاعدہ یه هے که دهائي ' سیکڑا ' هزار ' جس قیمت کے اعداد لکھنے هوں ' اونهي تعداد کے مطابق ایک جدول بنا لي جاے اور اوسمیں اعداد حسب مرتبه لکھدیے جائیں - مثلاً همارے جدول میں چار خانے هیں - اگر خانۂ اول میں هم نے ۲ لکھے تو وہ ۲ هوگا - اوسکو اگر هم دوسرے خانه میں لکھدیں تو ۲۰ هوجائیگا ' تیسرے خانه میں اگر اوسکو جگه دیجاے تو ۲۰۰ هوگا ' اور اگر آخري خانه میں لکھا گیا تو ۲۰۰۰ سمجھا جائیگا - اس طریق کتابت سے یه مسئله پیدا هوگیا که کیونکر چند اعداد کے ذریعه اختلاف مراتب سے اختلاف قیمت پیدا کیا جاے ؟

هم نے اس تمثیل میں دس کو معیار ترقي عدد قرار دیا هے حالانکه هر زمانه میں اور هر قوم میں موجودہ متفقه طریق حساب کیطرح دس معیار عدد نه تھا ' اسلیے اس جدول میں مرتبه کي تبدیلي سے قیمت میں اوسیقدر اضافه هوگا ' جسقدر معیار عدد هوگا - مثلاً اگر پانچ کو هم معیار قرار دیں تو دوسرے خانه میں جب هم کوئي عدد لکھینگے تو پہلے خانه سے صرف پنچ گونه قیمت بڑھیگي -

تعین معیار عدد کي نسبت اقوام میں مختلف عادتیں جاري رهي هیں - اهل بابل کے هاں (۶۰) معیار عدد تھا - بعض افریقي قبائل کے نزدیک (۶) معیار عدد هے - شاید بعض اهالي جزیرۂ نیوزیلینڈ میں اس غرض کیلیے (۱۱) کا عدد هے - یورپ میں درجن (Dozen) کا استعمـال عجب نہیں جو اسي بات کیطرف اشارہ هو که وهاں پہلے (۱۲) معیار عدد تھا - اس عقیدہ کي تعلیل که انسان نے زیادہ تر (۱۰) هي کو کیوں معیار عدد قرار دیا ؟ اس سے بہتر نہیں هو سکتي که پہلے انگلیوں کے اشارہ سے اعداد کا کام لیا جاتا تھا جسطرح ابتک لیا جاتا هے ' اس بنا پر ۱۰ کا عدد جو دونوں هاتھوں کي انگلیوں کي مجموعي تعداد هے طبیعي طور پر معیار عدد قرار پایا - ۵ جو اوسکا نصف هے وہ صرف ایک هاتھه کي انگلیوں کي تعداد هے ' اور ۲۰ جو ۱۰ کا دونا هے وہ دونوں هاتھه اور دونوں پاؤں کي انگلیوں کا مجموعه هے ' اور اسکے شواهد گذشته اقوام کي تاریخ میں مذکور هیں -

عرب کے ملک تدمر میں بیس بیس کر کے گنا جاتا تھا - سریاني قوم بھي قبل اسلام اسیطرح گنتي تھي ' امریکا وسطي کے بعض قبائل اب تک ۲۰ کو عدد انتہائي قرار دیتے هیں - فرنچ زبان میں اب تک اس عهد کا بقیه اثر موجود هے - ۸۰ کیلیے اس زبان میں جو لفظ هے ' وہ اون الفاظ سے مرکب هے جنکا مفہوم (چار بیس) هے -

یونانیوں نے ایک سے دس تک کیلیے اور اسکے بعد ۲۰ - ۳۰ وغیرہ مرکب دهائیوں کیلیے خاص الفاظ وضع کیے تھے - انکے علاوہ اور اعداد ترکیبي مثـلاً ۳۲ ' ۳۳ ' کو دهائیوں پر اعداد مفردہ کے اضافه سے بذریعه عطف بناتے تھے ' مثـلاً دو اور تیس ' تین اور تیس - رومانیوں کا بھي یہي طریقه هے - لیکن اهل هند نے اسپر قناعت نکي ' اور سلسلۂ اعداد کو اسقدر ترقي دي که هزار ' لاکھه ' کرور ' اور ارب تک پهونچ گیا -

* * *

گو اب تک " اعداد عشري " یعني اوس طریق عدد کو جسمیں دس معیار عدد هو ' اس حد تک ترقي هوچکي تھي ' لیکن طریق کتابت میں رموز و علامات عدد حد کمال تک نہیں پہونچے تھے - " جدول عددي " کا جو طریقه رائج تھا ' وہ گو اور طرق قدیمه سے سهل و آسان تھا ' تاهم انسان کي راحت پسندي اس سے سهل تر طریقه کي طالب تھي - جدول عددي کے ذریعه یه مشکل تو حل هو چکي تھي که صرف چند ارقام اعداد کے ذریعه بتقدیم و تاخیر مراتب ' قیمت اعداد میں کیونکر کمي و بیشي ممکن هے ' لیکن بڑي مشکل یه تھي که خالي مرتبه کیلیے ساده خانه چھوڑ دینا پڑتا تھا ' مثلا اگر هم ۵۰۲ لکھنا چاهتے ' تو خانۂ اول میں ۲ ' خانۂ دوم ساده ' اور خانۂ سوم میں ۵ لکھنا پڑتا ' لیکن بغرض تسهیل و آساني اگر هم جدول سے سبکدوشي حاصل کرنا چاهیں تو یہي عدد یعني (۵۰۲) بالکل ۵۲ کے ساتھه ملتبس هو جاتا تھا - علماے هند قدیم نے اس دقت کو صرف ایک جنبش قلم سے رفع کردیا ' یعني صفر کا طریقه وضع کیا جو نہایت آساني سے خالي مرتبۂ ساده کي جگه بنا دیا جاتا هے - اس سے پہلا التباس و اشتباہ بالکل مرتفع هو گیا -

اصل سنسکرت زبان میں صفر کیلیے ' لفظ " سُنّا " هے جسکے معني " خالي " کے هیں - عربوں نے جب اس طریق کتابت عدد کو اهل هند سے لیا تو " سنا " کي جگهه اوسکے هم معني لفظ " صفر " کا استعمال کیا - عربوں کے ذریعه جب یه طریقه

یورپ میں رائج ہوا تو " صفر " کو اپنی زبان میں بعینہ سائیفر Cipher بنا دیا جو اب تک مختلف صورتوں میں یورپ کی زبانوں میں مستعمل ہے ' لیکن عرب صفر کو بصورت نقطه (٠) لکھتے هیں اور اهل هند و یورپ بصورت دائرہ (0) لکھتے هیں - قدیم سے قدیم عہد جسمیں صفر بصورت دائرہ لکھا هوا ملا هے ' سنه ٧٦-٨ ع هے '

* * *

یہہ ارقام عددی یورپ میں کیونکر اور کب پہونچے ؟ یہہ مسلم هے که عربوں نے اهل هند سے یه ارقام اخذ کیے کیونکه اونکے هاں ان ارقام کا نام " ارقام هندیه " هے - نویں صدی مسیحی میں بغداد میں علماے ریاضی انہیں ارقام کا استعمال کرتے تھے - اندلس کے عربوں میں ارقام هندیه کے جو اشکال رائج تھے ' وہ اشکال بغدادی سے کسیقدر مختلف تھے - انکا نام اندلس میں " ارقام الغبار " تھا - مسلمانوں نے ان ارقام کو اپنے تمام حدود اثر میں پھیلایا ' اور جہاں جہاں اونکی حکومت یا تجارت پہونچی یه ارقام اونکے ساتھہ ساتھہ تھے -

* * *

بعض علماے یورپ کا دعوی هے که عربوں سے پہلے جنوبی یورپ میں ارقام رائج تھے اور اسکی دلیل علم هندسه کی ایک کتاب کا ایک قلمی نسخه هے جو چھٹی صدی عیسوی میں تصنیف هوئی تھی - اس کتاب میں انہیں ارقام کا استعمال هے - اگرچه وہ تصنیف چھٹی صدی کی هے لیکن چونکه یہہ نسخه گیارھویں صدی کا لکھا هوا هے اسلیے تحقیق یہہ هے که ناقل نے قدیم ارقام کی جگه ان ارقام کو جو اوسکے زمانه میں شائع هو چکے تھے ' لکھدیا ' تاهم اس نسخه سے یہہ ثابت هوتا هے که عربوں سے اهل یورپ میں گیارھویں صدی سے پہلے ان ارقام کا رواج هو چکا تھا -

پوپ سلوسٹر ثانی جب اندلس کے عربوں سے تحصیل علوم و فنون کے بعد یورپ واپس آیا تو اوسنے اندلس کے ارقام غبار پر ایک مختصر رساله لکھا ' مگر اوسمیں صفر کا ذکر نہیں هے - بارھویں صدی میں یه ارقام باختلاط ارقام یونانی و رومانی ' مختلف ممالک و طبقات یورپ میں بے قاعدہ طور پر پھیل رهے تھے که تیرھویں صدی کے اوائل میں اٹلی کے مشهور ریاضی داں لیونارڈو فیوناشی نے سنه ۱۲۰۲ میں علم حساب میں ایک کتاب لکھی جسمیں ارقام هندیه کی تشریح کی - لیونا رڈو کے بعد جان سا کرو بوسکرو پیدا هوا ' جسنے ارقام هندیه کے طریق استعمال کی لیونارڈو سے زیادہ تشریح و توضیح کی -

یوحنا پہلا شخص هے جسنے ان ارقام کا نام " ارقام عربیه " رکھا -

اوجر شاہ سسلی جسکے مسلمانوں سے بہت تعلقات تھے ' اسکے عہد کے چند سکے برآمد هوئے هیں جن پر انہیں ارقام میں سنه ۱۱۳۸ کی تاریخ ثبت هے - بعض اور مقامات میں بھی چند اور سکے ملے هیں جنمیں ایک اٹالین هے اور اوس پر سنه ۱۳۹۰ منقوش هے - ایک دوسرا فرنچ سکه هے جسپر ۱۴۸۵ کی تاریخ لکھی هوئی هے - جزیرۂ برطانیه میں بھی دو سکے پائے گئے هیں ' ایک اسکاٹ لینڈ کا هے - اسکی تاریخ ۱۵۳۸ع هے - دوسرا انگلینڈ کا هے جسکی تاریخ ضرب ۱۵۵۱ هے - ان تمام سکوں کے سنین انہی ارقام هندیه یا عربیه میں منقوش هیں - فرانس میں ایک قلمی کتاب سنه ۱۲۷۵ع سے محفوظ هے - اسمیں ان ارقام هندیه پر ایک مقاله موجود هے - جرمنی میں فیروزی کی دو لوحیں ملی هیں ' جن میں اول پر سنه ۱۳۷۱ اور دوسرے پر سنه ۱۳۹۸ منقوش هے -

(ملاحظات)

پروفیسر موصوف کے اس مضمون کے متعلق همکو چند باتیں کہنی هیں :

(۱) حساب جمل جسکا پروفیسر موصوف نے تذکرہ کیا هے ' وهی چیز هے جو مسلمانوں کے پاس بصورت حروف ابجد موجود هے ' اور جسکو مسلمان علماے ریاضی نے درجات و دقائق و ثوانی کی تعیین میں ' اور علماے جغرافیه نے طول و عرض بلاد کے ذکر میں استعمال کیا هے ' اور پھر شعراے متاخرین اوس سے مادہ هاے تاریخ نکالتے هیں -

(۲) مسلمان ان ارقام کو ارقام هندیه ضرور کہتے هیں لیکن تاریخ کی جہانتک شهادت هے مسلمان اولاً ارقام کو الفاظ کی صورت میں لکھتے تھے - مثلاً ایک ' دو ' چار - ابتداے فتوحات سے تا عہد عبد الملک تمام صوبوں کے حسابات خود اون صوبوں کے طریق ارقام کے موافق لکھے جاتے تھے - مصر کا حساب قبطی میں ' شام کا رومی میں ' عمان و ایران کا فارسی میں - عبد الملک کے عہد حکومت میں دفتر حساب ایک فارسی الاصل مسلمان صالح بن عبد الرحمن نے عربی میں منتقل کیا ' اسلیے قرین قیاس یه هے که ارقام هندیه عربی میں فارسی کی راہ سے آئے هیں ' کیونکه هندوستان سے عربوں کا علمی تعلق عہد منصور عباسی سے شروع هوتا هے -

(۳) موجودہ مستعمل ارقام عربیه موجودہ یوروپین ارقام سے مختلف هیں ' اسلیے یه بیان کرنا ضروری هے که موجودہ ارقام عربیه مختلف زبانوں میں مختلف طریقوں سے لکھے جاتے تھے - وہ طریق ارقام عربیه جو اهل یورپ میں پھیلا ' محض ابتدائی نقش هے - ایک شاعر نے ان علامات و ارقام کو چند شعروں میں جمع کر دیا هے جن سے مناسبت و مشابهت ارقام عرب و ارقام یورپ ظاهر هوگی :

الف و حاء ثم حج بعده * عین و بعد العین عو ترسم
هاء و بعد الهاء شکل ظاهر * یبدو له لمخطاف اذ هو یرقم
صفران ثامنها وقت ضما معاً * والواو تاسعها بذلک تختم

اب ان دونوں علامات کا مقابله کرو :

(عربی قدیم)	١	ح	حج	ع	عو	•	٨	8	ر
(موجودہ عربی)	١	٢	٣	۴	٥	٦	٧	٧	٩
(یوروپین)	1	2	3	4	5	6	7	8	9

(ملخص و مقتبس از المقتطف)

[اشتهار]

همـــزاد

لفظ همزاد کی حقیقت ' همزاد کے وجود پر مفصل بحث ' عمل همزاد کی تشریح اور اوس کا آسان طریقه فن عمل خوانی پر تفصیلی گفتگو ' تاثیر عمل نه هونے کے اسباب ' اور اونکی اصلاح ' ایام سعد و نحس کا بیان ' دست غیب کے معنی ' دست غیب کا صحیح مفهوم ' مشکل کے حل کرنیوالے آسان اور مستند طریقے بزرگان دین نے جن طریقوں کی تعلیم فرمائی اونکا بیان - حب ' تفریق ' هلاکی ' دشمن کے اعمال کی تشریح ' غرضکه هندوستان میں یه سب سے پہلی کتاب هے جس میں عملیات پر نهایت وضاحت کے ساتھه عقلی و نقلی دلائل سے بحث کیگئی هے ' اور سچے پکے - مستند - آسان عمل بیان ایسے گئے هیں - تین حصوں میں قیمت هر سه حصص مع محصول ۱۴ آنه -

عرفان کی تجلی — حضرت خواجه غریب نواز اجمیری رح کے حالات میں تمثیل و مختصر تذکرہ قیمت ۴ آنه -

حیات غوثیه — حضرت غوث پاک کے صحیح اور مستند حالات قیمت ۲ آنه -

دهلی کے شهزادوں کے دردناک حالات مع واقعات غدر وغیرہ صفحات ۲۵۰ قیمت ایک روپیه -

ملنے کا پته کے - ام - مقبول احمد نظامی سیوهارہ ضلع بجنور

ایــام هفتــــه کی حقیقت

ارقــات کي سب سے بڑي مــدت ســال ھے ' پھر سال کو ھــم مھینوں پر ' مھینوں کو دنوں پر ' اور دنوں کو گھنٹوں ' منٹوں ' اور سکنڈوں پر تقسیم کرتےھیں - دن کي تمام اقسام کي حقیقت ' آفتاب و ماھتاب کي حرکت سے اونکا تعلق ' اور حرکت کي مختلف مقداروں کي حیثیت سے اونکي مختلف تقسیمات ' یہ تمام باتیں واضح اور ظاھر ھیں -

لیکن ھم مھینہ میں چند غیر مساوي تقسیم ھفتوں کی کیوں کردیتے ھیں جو ھر مھینہ میں چند سال اور چند ایــام کي کسر کے ساتھہ واقع ھوتے ھیں؟

حقیقت یہ ھے کہ جس طرح سال بارہ حصوں پر منقسم ھے جن میں سے ھر حصے کا نام مھینہ ھے ' اسي طرح مھینہ بھي متعدد حصص متساوي پر منقسم تھا -

افریقہ کے مختلف قبائل کے نزدیک ایام ھفتہ کي تعداد مختلف ھے - بعض قبائل میں تین تین دن کا ھفتہ ھوتا ھے ' بعضوں کے یہاں چار چار دن کا اور بعضوں کے نزدیک پانچ دن کا - اس اختلاف کا اصلي سبب یہ ھے کہ اونکے ھاں دیہاتوں میں اور خیموں کي آبادیوں میں مختلف عادات و رسوم قدیمہ کي حیثیت سے ھر تیسرے یا چوتھے یا پانچویں دن بازار لگتا ھے ' اس بنا پر اونکے نزدیک ھفتہ کا پہلا دن وھي ھوتا ھے جو بازار کا دن ھوتا ھے - کانگو میں مھینہ ھمیشہ ۲۸ دن کا ھوتا ھے ' اور ان ۲۸ ایام کو برابر حصوں پر تقسیم کرکے چار چار دن کا ایک ھفتہ فرض کرتے ھیں - باشندگان ایبو کا بھي اسی پر عمل ھے -

شرقي افریقہ کے بعض مقامات میں ایک مھینہ کو دس دس دن کے تین ھفتوں پر تقسیم کرتے ھیں - اھل یونان بھي تیس دن کا ایک مھینہ فرض کرکے دس دس دن کے تین ھفتے کردیتے تھے - اھل جارہ عربوں کے اختلاط سے پہلے مھینہ کو ۶ ھفتوں پر تقسیم کرتے تھے ' اور ھر ھفتہ کو پانچ پانچ دن پر -

لیکن ایک زمانۂ بعید سے اکثر دنیاے معلوم و متمدن میں ھفتہ سات روز کا قــرار دیا گیا ھے اور دوامــاً اسي پر عمل ھے ' لیکن غور کرنا چاھیے کہ ھفتہ کے سات دن کیوں مقرر کیے گئے ؟

توراۃ کے سفرتکوین سے ظاھر ھوتا ھے کہ حضرت موسی کے عہد میں ھفتہ سات ھي دن کا ھوتا تھا - یہود نے کہاں سے یہ سیکھا ؟ کلدانیوں سے جو قدیم اقوام میں سب سے پہلے ستارہ بین تھے -

انسان نے سب سے پہلے جب آسمان کي طرف نظر اٹھائي تو اوسنے دیکھا کہ ایک ستارہ جسکو ھم چاند کہتے ھیں ' ایک وقت معین پر طلوع ھوتا ھے - رفتہ رفتہ ۱۴ روز میں وہ بڑھکر کامــل ھوجاتا ھے - اسکے بعد گھٹنا شروع ھوتا ھے اور ۲۸ دن کے بعد عموماً بالکل ڈوب جاتا ھے - اس بنا پر اسنے مھینہ کے چودہ چودہ دن کے دو ٹــکڑے کیے ' اور پھر ان دونوں کے بھي دو برابر ٹــکڑے کرڈالے اسطرح مھینہ کے چار ٹــکڑے کرکے ســات ســات دن کے ایک ایک ٹــکڑے کا نام " ھفتہ " رکھا -

کلدانیوں میں ان ایام ھفتہ کے جو نام تھے ' وہ وھي نام ھیں جو سیارات سبعہ کے ھیں - اس سے ظاھر ھوتا ھے کہ اونھوں نے ھفتوں کے سات دنوں کا تعین سیارات سبعہ کي مناسبت سے کیا تھا -

لیکن اس نظریہ کے تسلیم کرنے سے ایک دوسري مشکل پیدا ھوتي ھے - اس سے لازم آتا ھے کہ ایام ھفــتہ کے ناموں کي ترتیب سات ستاروں کي ترتیب پر ھوني چاھیے - حالانــکہ ان دونوں کي ترتیب میں بہت فرق ھے :

(۱) ترتیب سیارات سبعہ : یعنے زحل ' مشتري ' مریخ ' شمس ' زھرہ ' عطارد ' قمر -

(۲) ترتیب ایام سبعہ : زحل ' شمس ' قمر ' مریخ ' عطارد ' مشتري ' زھرہ -

ایک مــدت تــک یــہ اعــتراض نا قابل جواب تھا ' لیکن اب اکتشاف آثار نے ایک کلداني کتابہ کے ذریعہ واضح کیا ھے کہ کلداني دن کے ھر گھنٹہ کو ایک ایک سیارہ کي طرف منسوب کرتے تھے اور ھر دن کا وھي نام رکھتے تھے ' جو اوس دن کے پہلے گھنٹہ کے سیارہ کا ھوتا تھا - اس نظام کوکبي کي بنا پر دن کے ۱ - ۸ - ۱۵ - ۲۲ - زحــل کے گھنٹے ھونــگے ' ۲ - ۹ - ۱۶ - مشتري کے ' ۳ - ۱۰ - ۱۷ - ۲۴ - مریخ کے ' اور ۴ - ۱۱ - ۱۸ اور دوسرے کا دن کا پہلا گھنٹہ شمس کا - اسي طرح علی ترتیب الایام تیسرے دن کا پہلا گھنــٹہ عطارد ' چھٹے دن کا پہلا گھنٹہ مشتري ' اور ساتویں دن کا پہلا گھنٹہ زھرہ ھوگا -

اھل ھند جو قدیم ستارہ بیں اقوام میں داخل ھیں ' اونکے ھاں بھي ایام ھفتہ کي تقسیم اسي اصول پر ھے -

جن اشخاص کو قــدیم فن جوتش اور نجوم سے واقفیت ھے وہ اُن نقشوں اور جدولوں پر نظر ڈالیں جو اب تک احکام سعد و نحس نجومي کے استخراج کیلیے لوگ استعمال کرتے ھیں - ان میں ھر دن کے چوبیس گھنٹوں کو مختلف تقسیموں سے مختلف ستاروں میں منقسم کردیا ھے - یہ تمام چیزیں اُسي کلداني علم کواکب سے ماخوذ ھیں جو مسیحي اقــوام شام کے ذریعہ اسلام میں ترجمہ ھوکر شائع ھوي تھیں -

ممالک عثمــــانیــہ اور نصـــــرانیت

یوناني اخبار نیولوگوس کے اڈیٹر نے اس موضوع پر ایک رسالہ لکھا ھے جو سلطنت عثمانیہ میں نصراني جماعتوں کو حقوق حاصل ھیں - تمہیداً دیگر خلفاے اسلام کے عہود وحقوق کو بیان کیا ھے ' جسمیں حضرت عمر کے اوس عہد کا بھي ذکر ھے جو اونھوں نے فتح بیت المقدس کے وقت نصراني بطریق صفر دنیوس سے کیا تھا -

رسالہ میں تاریخي طور سے دکھایا گیا ھے کہ ترکوں کا طرز عمل نصاری کے ساتھہ ھمیشہ اسقدر منصفانہ رھا ھے ؟ منجملہ اون واقعات متعددہ کے جنکا صاحب رسالہ نے تذکرہ کیا ھے ' عالي پاشا کي اوس رپورٹ کا بھي ایک فقرہ ھے جو اوسنے سنہ ۱۸۵۵ میں دول عظمی کے سامنے پیش کي تھي -

پٹریارک (بطریق) کا عہدہ اون متعدد حقوق تمدني و دیني پر اسدرجہ مشتمل ھے کہ یہ کہنا ممکن ھے کہ تمدني قوت کے علاوہ جسکي حکومت اسلامیہ مالک ھے ' نصاری کے تمام امور ' اونکے فیصلۂ مقدمات ' اونکے حالات کي نگراني وغیرہ اور انکے ھر طرح کے معاملات خود نصاری ھي کے ھاتھہ میں ھیں - حکومت اسلامیہ کو اون سے کوئي تعرض نہیں -

کاش مسلمانوں کو بھي حکومت نصرانیہ کي تاریخ میں اس قسم کے فقروں کے لکھنے کا موقع ملتا !

مادی اور لا ادری

موجودہ متعدد فلسفي فرقوں میں مادي اور لا ادري یہ دو فرقے بھي ھیں جنکا نام اکثر ھمارے مذھبي لٹریچر میں لیا گیا ھے لیکن ان کي حقیقت سے عام طور پر ناظرین کو واقفیت نہیں ھے -

مقالات

(١) مادي وہ فرقہ ہے جو کہتا ہے کہ عالم میں صرف دو چیزیں ہیں : وجود مادہ مثلاً لکڑي ' پتھر ' لوہا - اور قوت مادہ ' مثلاً حرارت ' حرکت ' کہربالیت - یہ تمام قوتیں طول و عرض ' بیاض و سواد کیطرح مادہ کو عارض ہیں - بلکہ یہ قوتیں بھي خود مادہ کے مظاہر ہیں -

(٢) لا ادري کہتے ہیں کہ ہم مادہ اور قوت کے وجود کو جانتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ قوت کو مادہ سے کس قسم کا تعلق ہے ؟ جو چیزیں ہمارے ادراک اور احساس میں نہیں آتي ہیں نہ تو ہم اونکو جانتے ہیں ' اور نہ ہم انکا انکار کرتے ہیں - ہم اپنے علم کي نفي کرتے ہیں ' لیکن اونکے وجود کي نفي نہیں کرتے -

امریکا کا مکتشف

اب تک بر اعظم امریکا کا مکتشف اول کولمبس سمجھا جاتا تھا ' لیکن اب ولایات متحدہ میں چند پتھر ملے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کولمبس سے سوا سو برس پہلے یہاں اهل سویڈن و ناروے آے تھے - اسکے بعد ایک دوسرا پتھر امریکا کے ایک مکانوں میں جسکا نام کنٹسن ہے ' اور جو صوبہ منیسوٹا میں واقع ہے نکلا ' اس پر حسب ذیل عبارت لکھي ہوئي پائي گئي :

" ہم سویڈني اور ٢٢ اهل ناروے اپنے ملک سے نیو اسکاٹلینڈ کي تلاش میں نکلے اور مغرب کیطرف چلے ' یہاں تک کہ پاني میں دو چٹانوں کے پاس اُترے جو اس پتھر سے ایک دن کي مسافت پر واقع ہے - ہم دن بھر شکار کھیلتے رہے - واپسي میں ہم دس سرخ رنگ انسانوں سے ملے جو خون کي پوشاک پہنے تھے اور وہ مرچکے تھے - کنواري مریم ! مصیبت سے بچانا ! ہمارے ساتھہ کے دس آدمي دریا میں ہیں جو کشتیوں کي اس جزیرہ سے ٤١ دن کے فاصلہ پر حفاظت کر رہے ہیں - سنہ ١٣٦٢ "

ارتفاع سطح ارضی

سطح زمین کي بلندي و پستي اور اوسکا دوسري زمین کي پستي و بلندي سے باهمي مقابلہ سمندر کي سطح سے کیا جاتا ہے - دنیا کے تمام بر اعظم بلندي و ارتفاع سطح میں باهم برابر نہیں ہیں ' سمندر کي سطح سے بلند ترین ٹکرہ ' بر اعظم ایشیا ہے ' اور سب سے پست حصہ ' بر اعظم یورپ و استریلیا - ترتیب ارتفاع حسب ذیل ہے :

بر اعظم	سطح آب معدل ارتفاع
ایشیا	٩٥٠ میٹر
افریقہ	٦٥٠ میٹر
امریکا جنوبي	٦٣٠ میٹر
امریکا شمالي	٦٠٠ میٹر
استریلیا	٢٨٠ میٹر
یورپ	٢٨٠ میٹر

حقیقة الصلاة

ان الصلوة تنهى عن الفحشاء و المنكر ' و انها لكبيرة الا على الخاشعين

(١)

ایمان بالغیب کے بعد قرآن کریم کي سب سے پہلي تعلیم اقامت صلاة ہے کہ نماز کو قائم کرو - ہم کو اس سے بحث نہیں کہ صلاة (نماز) کے احکام و اقسام کیا ہیں اور کیوں ہیں ؟ ہمارے پیش نظر صرف نماز کی وہ خصوصیت ہے جس کو مسجد نشینوں میں نہ پاکر ایک اهل دل نے میکدہ کے دروازے کھٹکھٹائے تھے کہ :

باشد کہ دریں میکدها دریابیم
آں نور کہ در صومعها گم کردیم

اس ذیل میں متعدد امور بحث طلب ہیں :

(لفظ صلاة)

(الف) ادبیات عرب میں صلاة کسے کہتے ہیں ؟

کلام جاهلیت میں یہ لفظ دعا کے لیے استعمال ہوتا تھا - اعشی کا قول ہے :

لها حارس لا يبرح الدهر بيتها * وان ذبحت صلي عليها وزمزما

اصلي عليها ' یعني بذلک دعا لها (اُس کے لیے دعا کی) ایک اور جاهلي شاعر کا شعر ہے :

و قابلها الريح صفي دنها * وصلي على دنها و ارتسم

یہاں بھي دعا هي کے معني ہیں - ایک اور قصیدہ میں ہے :

عليك مثل الذي صليت فاعتصمي
عيناً ' فان لجنب المرء مضطجعا -

صلاة کے دوسرے معنی لزوم کے تھے - عہد جاهلیت کي ایک نظم کا یہ شعر مشہور ہے :

لم اكن من جناتها علم الله * و اني بحرها اليوم صالي

یہاں صالي کے معنے لزوم رکھنے والے کے ہیں -

کسي شخص کے پیرو کو بھي مصلي کہتے تھے ' اور اس پیروي و اتباع کا نام صلاة تھا - اصل میں مصلي کا لفظ گھوڑے کے لیے موضوع تھا جو کسي دوسرے گھوڑے کے پیچھے پیچھے چلتا ہو - بعد میں تخصیص جاتي رہي ' معني میں تعمیم آگئي اور ہر قسم کي پیروي کو صلاة اور پیرو کو مصلي کہنے لگے -

یہ تو صلاة کے عام معني ہوے ' لیکن مشرکین عرب میں صلاة کا ایک خاص طریقہ تھا ' جس کي تشریح قران کریم نے کي ہے ' سورۂ انفال میں ہے :

وما كان صلاتهم عند البيت الا مكاء و تصدية ' فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون (٨ : ٣٦)	خانۂ کعبہ کے پاس اُن کي نماز کیا تھي ؟ تالي بجاني اور سیٹي دیني ' تم جو کفر کیا کرتے تھے ' اب اُس کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو -

روایات و آثار سے بھي اس کي تائید ہوتي ہے - ایک روایت میں ہے :

ما كان صلاتهم التي يزعمون انها يدرم (؟) بها عنهم الا مكاء و تصدية (۱)

صلاۃ (نماز) جس کي نسبت مشرکین عرب کا زعم تھا کہ یہي عبادت اُن کے کام آلیگي اور اُن کے لیے اجر و ثواب کاباعث هوگي ' وہ صرف تالي بجانا اور سیٹي دینا تھي (۱)

اسلام نے اس غیر مہذب طریقہ کي اصلاح کي ' اس کو مذموم بتایا ' نماز کي ایک خاص هیئت مقرر کردي ' اور ایسي مقرر کردي جو انساني اخلاق ملکوتي کي ترقي کا بہترین ذریعہ هوسکتي ہے -

یہودیوں اور نصرانیوں میں بھي نماز کا رواج تھا - ایرانیوں میں بھي مغوں ' موبدوں ' اور پادشاهوں کي تعظیم کو نماز کہتے تھے ' مگر یہ خاص طریق خشوع کہیں نہ تھا ' اور نہ عبودیۃ الٰهي کي حقیقت سے کسي کو واقفیت نہ تھي - یہ خصوصیت اسلام کي ہے ' وہ خود نماز کے تذکرہ میں اس پر زور دیتا ہے :

فاذكروا الله كما علمكم ما لم تكونوا تعلمون (۲ : ۱۹۷)

خدا کو اُس طریق پر یاد کرو اور اُس خاص شکل سے نماز پڑھو جس کي خدا نے تمھیں تعلیم دي ہے اور جس سے پہلے تم ناواقف تھے -

(سجدہ)

(ب) نماز کا جزو اعظم سجدہ ہے جس کے اصلي معنے اهل لغت نے کمال اطاعت و انقیاد اور خضوع کے لکھے هیں - کلام عرب میں بھي یہي معني متبادر تھے - ایک مشہور مصرع ہے :

ترى الاكم فيها سجداً للحوافر

یعني گھوڑے کي سرعت رفتار کا یہ عالم تھا کہ چھوٹي چھوٹي پہاڑیاں اُس کے سموں کي مطیع نظر آتي تھیں - قران کریم کي متعدد آیتوں میں یہي معني مراد هیں ' مثلاً : والنجم و الشجر يسجدان اور كل له يسجدون ' و نحو هما -

امام رازي سجدہ کے لغوي و اصطلاحي معاني کي نسبت لکھتے هیں :

ان السجود لا شك انه في عرف الشرع عبارة عن وضع الجبهة على الارض فوجب ان يكون في اصل اللغة كذلك لان الاصل عدم التغير (۲)

کوئي شک نہیں کہ شریعت میں سجدہ کے معني زمین پر پیشانی رکھنے کے هیں ' اس سے ضروري ہے کہ اصل لغت میں بھي یہي معنے هوئے کیونکہ اصل الاصول یہي ہے کہ معني بدل نہ جائیں (۲)

هم تسلیم کرتے هیں کہ مصطلحات میں لغوي معنے کي کچھ نہ کچھ مناسبت ضرور ملحوظ رهني چاهیے مگر سجدہ کي شرعي اصطلاح میں یہ مناسبت مفقود نہیں ہے - نماز میں جس انداز سے سجدہ کرتے هیں ' اُس سے زیادہ فروتني و تذلل کي اور کیا صورت هوسکتي ہے ؟ علم اللسان کے جاننے والے جانتے هیں کہ اصل لغت کے لحاظ سے اصطلاح میں کیا کچھ تبدیلیاں نہیں هو جاتي هیں ؟ رکوع کے معني صرف جھکنے کے تھے ' اصطلاح نے ایک خاص قسم کے جھکنے کي تخصیص کردي - صلاۃ صرف دعا کو کہتے تھے - اصطلاح نے ایک مخصوص انداز دعا کا نام صلاۃ رکھدیا - جہاد کا لفظ محض سعي و کوشش کے لیے موضوع تھا ' اصطلاح نے اس میں ایک تخصیص سعي کي شان پیدا کردي - وقس على هذا القياس - عجیب بات یہ ہے کہ خود امام رازي نے " وادخلوا الباب سجداً " کي تفسیر میں سجدہ کے معني تواضع هي کے لیے هیں اور فقط اس قدر معذرت کافي سمجھي ہے کہ سجدہ کے شرعي معنے یہاں درست نہیں اُترتے ! [۱]

(اقیمو الصلوۃ)

قران کریم میں صلاۃ کا لفظ جہاں کہیں آیا ہے اقامت کے صیغوں کے ساتھ آیا ہے - [۲] عربي میں اقامت کے معني یہ هیں کہ کسي کام کو اُس کي تمام و کمال شرائط و حدود کے ساتھ انجام دیا جائے - محاورہ میں کہتے هیں : اقام القوم سوقهم ' اذا لم يعطلوها عن البيع و الشراء - ایک شاعر اپنے مخصوص قدیم انداز تفاخر میں شکایت کرتا ہے :

اقمنا لاهل العراقين سوق الـ ضراب فخاموا وولوا جميعا

روایات میں ہے :

اقامة الصلاة تمام الركوع والسجود والتلاوة والخشوع و الاقبال عليها فيها [۳]

نماز قائم کرنے کے معني رکوع و سجود اور تلاوت و خشوع کے حق سے نہایت مکمل طریق پر سبکدوش هونے اور نماز کي غایت کي جانب اچھي طرح توجہ کرنے کے هیں - [۳]

یعني ایک مسلمان کے لیے صرف نماز پڑھنا هي کافي نہیں ہے ' نماز کے اغراض و غایات کي تکمیل بھي ضروري ہے - قران کہیں بھي رسمي نماز ادا کرنے کا حکم نہیں دیتا - وہ تکمیل حدود کا خواستگار ہے اور صاف کہہ رها ہے کہ بغیر اس تکمیل کے نماز نماز هي نہیں -

(استعانت بالصبر و الصلاۃ)

قرآن کریم نے استعينوا بالصبر و الصلاة کا دو مقام پر حکم دیا ہے (استقلال و شکیبائي اور نماز کے ذریعہ مشکلات میں مدد مانگا کرو ' یعني ان چیزوں سے تم کو اعانت ملیگي ' تمھاري مشکلیں آسان هو جائینگي ' مہمات امور میں تم کو انھیں سے رجوع کرنا چاهیے) حدیث میں ہے :

كان رسول الله صلى الله عليه و سلم اذا حزبه امر فزع الى الصلاة [۴]

جب کوئي مہم پیش آتي تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نماز کي جانب رجوع کرتے - [۴]

دوسري روایت میں ہے :

انهما - اى الصبر و الصلاة - معونتان على رحمة الله [۵]

استقلال اور نماز ' یا یہ دونوں ' نزول رحمت الٰهي میں اعانت کیا کرتے هیں - [۵]

دوران تلاوت میں اس تاکیدي حکم پر بارها تمھاري نظر پڑي هوگي لیکن شاید هي کبھي یہ خیال آیا هو کہ اس کا مدعا کیا ہے ؟ صبر کے معنے یہ نہیں هیں کہ انسان کے پاس ایک چیز تھي ' جاتي رهي اور وہ چپ هو گیا کہ نہیں ہے تو نہ سہي :

کھو گیا دل کھو گیا ' هوتا تو کیا هوتا امیر ؟
جانے دو ' اک بے وفا جاتا رها جاتا رها

---

(۱) رواه ابو جعفر محمد بن محمد بن جرير قال حدثنا ابن حميد قال لنا سلمة عن ابن اسحاق وما كان صلاتهم عند البيت الا مكاء و تصدية قال ما كان صلاتهم الخ

(۲) رازي - ج ۱ ص ۲۹۸ -

(۱) رازي - ج ۱ ص

(۲) قران کریم - ۵ : ۷۰ ' ۲ : ۲۷۷ ' ۷ : ۱۶۹ ' ۹ : ۵ و ۱۱ ' ۱۳ : ۲۲ ' ۳۵ : ۱۹ و ۲۶ ' ۳۲ : ۳۶ ' ۵ : ۶۰ ' ۲ : ۹ ' ۲ : ۷۳ ' ۳۰ و ۷۷ ' ۱۰۳ ' ۳ : ۷۹ ' ۷ : ۲۸ ' ۱۰ : ۸۷ ' ۲۳ : ۵۵ ' ۲۰ : ۳۰ ' ۵۵ ' ۸ : ۶۵ ' ۲ : ۸۳ ' ۲۰ : ۲۰ الى غير ذلك من آيات كثيرة تدل على ان لا صلاة الا باقامة حدودها و شروطها -

(۳) ابو جعفر قال حدثنا عثمان بن سعيد عن بشر بن عمارة عن ابي روق عن الضحاك عن ابن عباس و يقيمون الصلاة قال اقامة الصلاة الخ -

(۴) ابو جعفر قال حدثني اسماعيل بن موسى الفزاري قال حدثنا الحسين بن رتاق الهمداني عن ابن جريج عن عكرمة بن عمار عن محمد بن عبيد بن ابى قدامة عن عبد العزيز بن اليمان عن حذيفة قال الخ -

(۵) ابو جعفر قال حدثنا القاسم قال حدثنا الحسين قال حدثني حجاج قال قال ابن جريج واستعينوا بالصبر والصلاة قال انهما الخ -

صبر کے حقیقي معني یه هیں که مافات پر غم و اندوہ کرنا بے سود ہے - انسان کو هر ایک مشکل میں مستقل مزاج رهنا چاهیے اور کوشش هوني چاهیے که جو چیز جاتی رهي ' پهر اُس کا نعم البدل مل سکے ' اور جب تک بهترین صورت میں تلافي نه هوجاے سلسلۂ سعي و تدبیر میں خلل نه آنے پاے - اسي طرح نماز سے بهي صرف ایک رسم کا پورا کردینا مقصود نهیں ہے بلکه خدا سے اپنے تعلقات کا تازہ کرنا اور موثرات دنیاوي سے کنارہ کش هو کر نفس میں ایک اعلے تصور قدسي پیدا کرنا مد نظر ہے - ظاهر ہے که یهي دونوں چیزیں انساني زندگي کو کامیاب بناسکتي هیں اور یهي کامیابي اسلام کي نظر میں ہے - (صبر کي مزید تحقیق آگے آئیگي)

(۳)

(الف) نماز کي غرض و غایت کیا ہے ؟ قرآن کریم نے خود اس کي تشریح کي ہے -

اُتل ما اُوحي الیك من الکتاب و اقم الصلاة ان الصلاة تنهى عن الفحشاء و المنکر ' و لذکر الله اکبر ' و الله یعلم ما تصنعون (۲۹ : ۴۱)

کتاب میں سے تم پر جو وحي اُتري ہے اُس کو پڑهو اور نماز کو درست طریق پر ادا کرو ' حقیقت میں نماز تمام بد اخلاقیوں اور برائي سے روکتي ہے ' اور الله کي یاد سب سے برتر ہے - الله تمهاري کاریگري کو خوب جانتا ہے -

(الفحشاء او المنکر)

(ب) فحشاء و منکر (بے حیائي اور برائي) سے کیا مراد ہے ' اور ان چیزوں سے روکنے کے کیا معنے هیں ؟ اس کي یوں تفسیر کي گئي ہے :

الفحشاء ما قبح من العمل کالزنا مثلاً و المنکر مالا یعرف فی الشریعة ' اى تمنعه عن معاصي الله و تبعده منها ' و معني نهیها عن ذلك ان فعلها یکون سببا للانتهاء عنهما (۱)

جو قبیح کام هوں جیسے حرام کاري - اُن کو فحشاء کهتے هیں ' اور قانون اسلام نے جس چیز کي اجازت نه دي هو وہ منکر ہے - آیت کا مطلب یه ہے که خدا کي نافرمانیوں سے انسان کو نماز روکتي ہے اور گناهوں سے دور کردیتي ہے ' یعني نماز کا فعل یه ہے که ان چیزوں سے باز رهنے کا وہ سبب هوا کرتي ہے (۱) -

یهي سبب ہے که هم نے فحشاء کا ترجمه بد اخلاقي سے کیا ہے که لفظ جامع ہے -

(ج) فحشاء و منکر سے روکنے کا طریق کیا ہے ؟ حافظ ابن کثیر لکهتے هیں :

قال ابو العالیة فی قوله تعالى ان الصلاة تنهى عن الفحشاء و المنکر ' قال : ان الصلاة فیها ثلاث خصال ' فکل صلاة لا یکون فیها شی من هذه الخصال فلیست بصلاة ' (۱) الاخلاص (۲) و الخشیة (۳) و ذکر الله ' فالاخلاص یامرہ بالمعروف ' و الخشیة تنها عن المنکر و ذکر الله القران یامرہ و ینهاہ (۱)

نماز فحشاء و منکر سے روکتي ہے ' اس کي تفسیر میں ابو العالیه کا قول ہے که نماز میں تین خصلتیں هیں ' ان میں سے اگر کوئي خصلت بهي کسي نماز میں نه هو تو وہ نماز هي نهیں ہے - وہ خصلتیں یه هیں (۱) خلوص (۲) خوف خدا (۳) یاد الهي - خلوص کا فعل یه ہے که وہ نماز پڑهنے والے کو نیک کام کا حکم دیتا ہے ' خوف خدا اُسے بدي سے روکتا ہے ' اور یاد الهي (یعني قرآن) کا فعل امر و نهی دونوں کي صورت میں ظاهر هوتا ہے (۱) -

(۱) دفع البیان [طبع مصر] ج ۷ ص ۱۶۱

(د) فحشاء و منکر سے نه روکنے والي نماز کس حکم میں ہے ؟ امام رازي نے اس بارے میں نهایت محققانه جواب دیا ہے :

الصلاة الصحیحة شرعاً تنهى عن الامرین مطلقاً ' وهي التي اتى بها المکلف لله ' حتى لو قصد بها الریاء لا تصح صلاته شرعاً ' و تجب علیه الاعادة (۲)

اصول شریعت کے رو سے جو نماز صحیح کهي جاسکتي ہے وہ ان دونوں امور فحشاء و منکر سے روکتي ہے - یه وهي نماز ہے جو ایک عاقل و بالغ مسلمان خدا کے لیے ادا کرے - اس باب میں یهاں تک تحدید کردي گئي ہے که اداے نماز سے اگر کسي کا مقصود نمایش و نمود هو تو وہ نماز شرعاً درست نهوگي ' اُس کو دوبارہ ادا کرنا چاهیے (۲) -

(ه) بعض مفسرین کے ذوق تدقیق نے اس موقع پر ایک بات یه بهي پیدا کي ہے که نماز انسان کو فحشاء و منکر سے باز تو رکهتي ہے تاهم حقیقت میں یه فعل نماز کا نهیں ہے - آیات قرآنیه کا ہے جنکي نماز میں تلاوت کي جاتي ہے اور پهر اسکي نسبت طول طویل بحثیں کي هیں ' لیکن ان سب کا ماحصل نزاع لفظي اور بحث مالا ینفع سے زیادہ نهیں - علامه طبري نے که فن تفسیر بالروایات کے امام هیں خوب لکها ہے :

الصواب من القول في ذلك ان الصلاة تنهي عن الفحشا و المنکر کما قال ابن عباس و ابن مسعود ' فان قال قائل و کیف تنهي الصلاة عن الفحشاء و المنکر ان لم یکن معنیا بها مایتلى فیها ؟ قیل تنهي من کان فیها فتحول بینه و بین ایتان الفواحش لان شغله بها یقطعه عن الشغل بالمنکر و لذلك قال ابن مسعود : من لم یطع صلاته لم یزدد من الله الا بعداً ' و ذلك ان طاعته لها اقامته ایاها بحدودها ' و في طاعته لها مزدجر عن الفحشاء و المنکر ...... من اتى فاحشة او عصى الله بما یفسد صلاته فلا شك انه لا صلاة له (۳)

اس باب میں درست و صحیح قول یهي ہے که فحشاء و منکر سے نماز هي روکتي ہے - ابن عباس و ابن مسعود بهي اسکے قائل هیں ' لیکن اگر کوئي یه اعتراض کرے که اگر وہ آیتیں مراد نهیں هیں جو نماز میں پڑهي جاتي هیں تو پهر نماز فحشاء و منکر سے کیونکر روک سکتي ہے ؟ جواب میں یه کها جائیگا که نماز میں جو مشغول هوگا نماز اُس کو روکیگي ' یعني اُس کے اور فحشاء کے ما بین یه نماز حائل هو جائیگي ' اس لیے که نماز کا مشغله نمازیوں کو شغل منکر سے منقطع کردیگا - ابن مسعود نے اسي بنا پر کها تها که جس شخص نے اپني نماز کي اطاعت نه کي اسے بجز اس کے اور کوئي نفع نه هوا که جناب الهي سے اُس کي جدائي اور بڑهه گئي ' اور جو کچهه تقرب تها اُس میں بهي کمي آگئي - سبب یه ہے که نماز کي اطاعت کرنے کے معني هي یه هیں که نماز کو اس طرح پڑهیں که جتنے ارکان ' حدود ' شرائط اور لوازم نماز هیں ' سب کے سب ادا هوجائیں - جب یه حالت هوگي اور اس طرح نماز کي اطاعت کي جائیگي ' تو اُس اطاعت میں لا محاله فحشاء و منکر سے باز رهنے اور باز رکهنے کي خصوصیت هوگي ...... اب اگر کسي نے فحشاء کا ارتکاب کیا یا خدا کي کوئي ایسي نافرماني کي جس سے نماز میں خلل آتا هو ' تو اس کي نماز بے شبهه نماز نهوگي (۳)

(۱) ابن کثیر علی هامش الفتح | ج ۷ ص ۲۹۰

(۲) تفسیر کبیر - ج ۵ ص ۱۶۴

(۳) ابن جریر - ج ۲۰ - ص ۹۲ و ۹۳ -

(و) نماز کیا ہے؟ خدا کے ساتھہ تعلقات بندگی کو تازہ کرنا اور اپنے قواء بہیمیہ کے خلاف اپنے قواء ملکوتیہ کو قوی رکھنے کی سعی ہے -

دنیا کی جھوٹی ہستیاں جو اپنی شان و شوکت و جبروت و جلالت سے دلوں پر ایک طرح کی مرعوبیت کا نقش بٹھاتی ہیں ' اُن سے تبری و استغفار کرکے صفحۂ قلب سے نقش باطل کو دھو ڈالنا اور انسانی زندگی کو روحانی و مادی دونوں حیثیتوں سے بہترین نمونۂ سعادت بنانے کے لیے حسن توفیق کا طلبگار ہونا - پس نماز بندے کیلیے خدا کی ایک معیت اور صحبت ہے اگر اسکے تعلق کو صحبت و معیت کے لفظ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے - یہ معیت اول سے لیکر آخر تک قائم رہتی ہے - یہی وہ مقام ہے جہاں صرف خدا ہے اور خدا کی یاد ہے ' بندے اور خدا کے ما بین کوئی چیز حائل نہیں ہوتی :

ان الصلاة اولها لفظة " الله " و آخرها لفظة " الله " في قوله " اشهد ان لا اله الا الله " ليعلم المصلى انه من اول الصلاة الى آخرها مع الله -

نماز کی ابتدا " اشهد ان لا اله الا الله " پر اور انتہا السلام عليكم و رحمة الله پر ہوتی ہے ' یعنی اول میں بھی الله ہی کا لفظ ہے اور آخر میں بھی - یہ اس لیے ہے کہ نمازی کو معلوم ہوجائے کہ نماز میں اول سے آخر تک وہ الله ہی کے ساتھہ ہے -

فان قال قائل : فقد بقى من الصلاة قوله " و اشهد ان محمدا رسول الله " والصلاة على الرسول والتسليم ' فنقول : هذه الاشياء دخلت لمعنى خارج عن ذات الصلاة ' وذلك لان الصلاة ذكر الله لا غير ' لكن العبد اذا وصل بالصلاة الى الله و حصل مع الله لا يقع في قلبه انه استقل و استبد و استغنى عن الرسول (٢)

اگر یہ اعتراض ہو کہ نماز میں اشهد ان محمداً رسول الله ' اور " اللهم صل على محمد و على آل محمد و بارک و سلم " بھی ہے ' تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ چیزیں اصل نماز کے معنی سے خارج ہیں - یہ ایک اوپری بات کے لیے داخل ہوگئی ہیں - سبب یہ ہے کہ نماز صرف خدا کی یاد کا نام ہے - اس کے علاوہ نماز اور کوئی چیز نہیں ہے لیکن نماز کے ذریعہ بندہ جب خدا تک پہونچ جا تا ہے اور خدا کی قربت اُسے حاصل ہوجاتی ہے تو اسکے دل میں یہ خطرہ نہ آنا چاہیے کہ رسول کی ہدایت سے میں آزاد ہوگیا ' مستبد بن بیٹھا ' اب میں تعلیمات رسالت سے بالکل ہی بے نیاز و مستثنی ہوگیا ہوں - [٢]

(ز) نماز کی مواظبت سے کیا بات حاصل ہوتی ہے؟ حدیث میں ہے :

جاء رجل الى النبي صلى الله عليه و سلم فقال : ان فلاناً يصلي بالليل فاذا اصبح رق ؟ فقال : لتقسفها ملول [٣]

ایک شخص نے رسول الله صلی الله علیه و سلم کی خدمت میں گذارش کی کہ فلاں شخص رات کو نمازیں پڑھا کرتا ہے اور جب تڑکا ہوتا ہے تو چوری کرتا ہے ' آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس چیز کو تم کہہ رہے ہو یعنی اداے نماز - یہی چیز اُس کو اس حرکت سے روک دیگی " [٣]

(ح) یہ بات کیونکر حاصل ہوتی ہے اور اس کا سبب کیا ہے؟ احادیث میں اس کی جو حقیقت مذکور ہے اور آثار و اخبار سے اس موضوع پر جو روشنی پڑتی ہے ' اس کا اقتباس یہ ہے :

---

(٢) تفسیر کبیر - ج ٥ - ص ١٦٥

(٣) رواه الامام احمد بن حنبل قال حدثنا وكيع ' اخبرنا الاعمش ' قال اري ابا صالح عن ابي هريرة قال جاء رجل الى النبي (صلعم) الخ -

---

في الصلاة منتهى و مزدجر عن معاصي الله (١)

نماز میں خدا کی نا فرمانیوں سے باز رکھنے اور روکنے کی صفت ہے (١)

من لم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنكر لم يزدد بصلاته من الله الا بعداً (٢)

جس شخص کو اُس کی نماز نے بے حیائی اور برائی سے نہ روکا وہ نماز پڑھکر خدا سے اور بھی دور ہوگیا (٢)

قيل لابن مسعود : ان فلانا كثير الصلاة ؟ قال : فانها لا تنفع الا من اطاعها [٣]

عبد الله بن مسعود سے ایک شخص کا تذکرہ ہوا کہ فلاں شخص بہت نمازیں پڑھا کرتا ہے - ابن مسعود نے کہا : نماز اُس شخص کو نفع دیتی ہے جو نماز کی اطاعت کرے - [٣]

من لم تامره صلاته بالمعروف و تنهه عن المنكر لم يزدد بها من الله الا بعداً [٤]

نیکی کرنے اور برائی سے روکنے کے لیے جس کی نماز حکم نہ دیتی ہو تو ایسی نماز نے خدا سے اور دوری بڑھا دی [٤]

لا صلاة لمن لم يطع الصلاة ' و طاعة الصلاة ان تنهى عن الفحشاء والمنكر ' قال قال السفيان : قالوا يا شعيب أصلاتك تامرك ؟ قال فقال سفيان ؟ اى والله تأمره و تنهاه [٥]

جو نماز کی اطاعت نہ کرے اُس کی نماز نماز ہی نہیں - نماز کی اطاعت یہ ہے کہ وہ انسان کو بد اخلاقی اور برائی سے روکے - حضرت سفیان سے سوال ہوا کہ قرآن کریم کی اس آیت سے کیا مراد ہے کہ "کفار نے کہا اے شعیب ! کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے ؟" سفیان نے جواب دیا - ہاں خدا کی قسم ' نماز حکم دیتی ہے اور منع بھی کرتی ہے [٥]

من صلى صلاة لم تنهه عن الفحشاء والمنكر لم يزدد بها من الله الا بعداً [٦]

جس نے نماز پڑھی مگر اُس نماز نے بد اخلاقی اور برائی سے اُس کو باز نہ رکھا تو جناب الہی سے قرب و تعلق کی جگہ اُسکا اور فاصلہ بڑھگیا [٦]

من لم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنكر فانه لا يزداد من الله بذلك الا بعداً [٧]

جس کی نماز اس کو بد اخلاقی اور برائی سے مانع نہ ہوئی تو بجز اس کے کہ اس نماز کی بدولت خدا سے اس کی دوری بڑھجاے ' اور کوئی فائدہ نہیں [٧]

یعنی نماز انسان کی زندگی کو پاک کرنے والی ' شریفانہ کریکٹر بنانے والی ' تہذیب نفس و تربیت ضمیر کی روح بڑھانے والی چیز ہے - یہی سبب ہے کہ اسلام نے اداے نماز پر سب سے زیادہ زور دیا ہے اور ہر جگہ اسکی اہمیت پر دنیا کو توجہ دلائی ہے - کسی قوم یا کسی فرد کی کامیاب زندگی کے لیے اُن باتوں کی جیسی کچھہ

---

(١) رواه علي قال حدثنا قال ثنى معاوية عن علي عن ابن عباس قوله ان الصلاة تنهى عن الفحشاء و المنكر يقول في الصلاة الخ -

(٢) القاسم قال حدثنا الحسين قال ثنا خالد بن عبد الله عن العلاء بن المسيب عمن ذكره - وقد نسي الراوي اسمه - عن ابن عباس في قوله الله تعالى ان الصلاة تنهي عن الفحشاء و المنكر -

(٣) القاسم قال ثنا الحسين قال ثنا خالد قال قال العلاء بن المسيب عن سمرة بن عطيه ' قال قيل لابن مسعود الخ -

(٤) الحسين قال ثناء ابو معاوية عن الاعمش عن مالك بن الحرث عن عبد الرحمن بن يزيد قال الخ -

(٥) الحسين قال ثنا علي بن هاشم بن بزيد عن جوهر عن الضحاک عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال الخ -

(٦) علي عن اسماعيل بن مسلم عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخ ' و برواية اخري عن يعقوب قال ثنا ابن علية عن يونس عن الحسن قال الخ -

(٧) بشر قال ثنا يزيد قال ثنا سعيد بن قتادة و الحسن قالا الخ -

93

ضرورت ہے ظاہر ہے - قدرت نے مسلمانوں کو ساري دنیا پر حکومت کرنے اور ہر قسم کے روحاني و مادي ترقیات کا مجموعہ بنانے کے لیے پیدا کیا تھا - ترقي کا سب سے بڑا اور سب سے موثر ذریعہ کریکٹر اور کامل زندگي ہے ' اور اسي کی بہترین محرک نماز ہے -

جس نماز کو تم ایک رسمي چیز سمجھہ رہے هو' جس کو عہد قدیم کا ایک بے کار و بے سود رواج مانتے هو' جس کے ادا کرنے میں تمھیں کیا کیا موانع پیش نہیں آتے ' جسے پڑھتے بھي هو تو:

"بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر"

کا حال هوتا ہے - وهي نماز ایسي چیز تھي که اگر اُس کي حقیقت پر تمھیں عبور هوتا تو اُس وقت تمھاري! حالت بدلي هوئي نظر آتي ' اور تم یوں مقهور و مغلوب نه هوتے - کیونکه تم میں سے هر فرد ایک ایسا اعلی اور مکمل اخلاقي کریکٹر رکھتا جو دنیا میں صرف عزت و عظمت ' هیبت و جبروت ' حکومت و فرمانروائي ' اور طاقت و طاقت فرمائي هي کیلیے ہے - اسکي مزید تشریح اور معارف صلاۃ کا انکشاف آگے چلکر ایک مستقل عنوان کے تحت میں آئیگا - یه محض ایک سرسري اشارہ تھا -

چه بودے ار بدل ایں درد هم نہاں بودے
که کار من نه چنیں بودے ار چناں بودے

غور کرو ! جو نماز تم پڑھتے هو' جس عبادت پر تمھیں ناز ہے ' جو انداز پرستش تم نے قائم کر رکھا ہے ' وہ حقیقت سے کس قدر دور ہے ؟ کیا اُس نے کبھي تمھیں فواحش و منکرات سے روکا ؟ کیا اُس کے ذریعہ تمھارا کیرکٹر پاک و بلند هوسکا ؟ کیا اُس کي مواظبت نے تم میں کوئي روحانیت پیدا کي ؟ کیا تمھاري تنزل پذیر حالت اُس کے طفیل ایک ذرا بھي بدلي ؟ کیا خدا کا تعلق اور مخلوق کا رشته تمھارے هاتھہ آسکا ؟ اگر جواب نفي میں ہے تو پھر کیا یه وهي نماز ہے جسکي نسبت حضرت فاروق اعظم نے ایک بیخودانه لہجے میں فرمایا تھا : لاحظ في الحیاۃ و قد عجزت عن اقامۃ الصلاۃ (اداے نماز هي کي استطاعت نه رهي تو پھر زندگي میں کیا لطف رها ؟) (البقیۃ تتلي)

اکسیر شفا دافع طاعون و وبا

ایک کروڑ انسان یه مرض مار چکي ہے

یهي ایک دوا ہے جس کے استعمال سے هزاروں مریض تندرست هوچکے هیں اگر وبا زدہ مقامات میں بطور حفظ ماتقدم هر روز ٥ بوند استعمال کي جائے تو پینے والا حمله مرض سے محفوظ رهتا ہے - هدایات جس سے مرض دوسرے پر حمله نہیں کرتا ' اور مفید معلومات کا رساله ایک سو صفحه کا مفت

آب حیات

کا قصه مشہور ہے اب تک کسي نے اسکي تحقیقات نہیں فرمائي محققان یورپ حکما سلف خلف کے تحقیق کردہ مسایل وغیرہ و علمي تجربات و مشاهدات اور مختلف عوارض کس طرح دور هو سکتے هیں اس کي علمي عملي ثبوت -

ایک سو ۳۲ صفحه کي کتاب

لا علاج کہنه بیماریوں - مثلاً کمزوري - هر طرح کے ضعف باہ - عقر - بواسیر - نواسیر - ذیابیطس - درد گردہ ' ضعف جگر کا شرطیه ٹھیکه پر علاج هوسکتا ہے فارم تشخیص منگواؤ -

پته حکیم غلام نبي زبدۃ الحکما مصنف رساله جواني دیواني - ذیابیطس نقرس درد گردہ ضیق النفس وغیرہ لاهور موچي دروازہ لاهور -

عالم اسلامی

از تفلیس تا بلاد چرکس

اثر : محمود رشاد بے

مسلمانوں کے موجودہ تنزل و مصائب کا سبب انکا باهمي تفرقۂ جسماني و معنوي ہے - اسلام کو اگر ایک خاندان فرض کیا جاے تو نظر آئیگا که اسکے تمام ممبر دنیا کے مختلف گوشوں میں اس طرح متفرق هوگئے هیں که ایک کو دوسرے کي خبر نہیں -

ایک نہایت اهم خدمت قلمي یه ہے که تمام موجودہ عالم اسلامی کے تفصیلي حالات اردو میں شائع کیے جائیں اور مسلمانان هند کے حالات سے دیگر ممالک کو واقف کیا جاے -

یه سلسلۂ مضامین جو گذشته نمبر سے شروع هوا ہے ' اسي مقصد پر مبنی ہے اور امید ہے که قارئین کرام دلچسپي کے ساتھہ مطالعه فرمائینگے -

سب سے زیادہ قابل غور چیز اس میں یه ہے که وسط ایشیا روس کے زیر نگین آ کر اس طرح یکایک فسق فجور کا گھر بن گیا ہے ؟

تفلیس عصر مسیحی کے اوائل میں ایک نا قابل ذکر چھوٹا سا گاؤں تھا - پانچویں صدي عیسوي میں اتفاقاً ایک بادشاہ شکار کھیلتا هوا ادھر آ نکلا - یہاں اسنے پہاڑ میں گرم پاني کا ایک چشمه دیکھا - یه چشمه کچھہ ایسا پسند آیا که اپنا دار السلطنت مشخیت سے یہاں لے آیا - مشخیت اب ایک چھوٹا سا شہر ہے جو تفلیس سے ریل میں ایک گھنٹه کي مسافت پر واقع ہے - تفلیس میں اگر یه چشمه نه هوتا تو وہ همیشه گمنامي میں پڑا رهتا اور کوئي اسکا نام بھي نه سنتا - سچ یه ہے که تفلیس کے اقبال کا سرچشمه یهي چشمه تھا !

سنه ۱۳۹۰ ع میں تیمور نے اسے فتح کرکے آگ اور تلوار کي گرم بازاري کي - مردوں کو قتل کیا ' عورتوں کو قید کیا ' اور شہر کي عمارتوں میں آگ لگا دي - تیمور کے بعد ایرانیوں کا تسلط هوا - وہ عرصه تک اس پر قابض رہے - بالآخر سنه ۱۸۰۱ میں روس کے زیر نگیں آ گیا اور اس وقت سے اس میں نئي ترقي شروع هوئي ' یہاں تک که آج وہ ترقي و تمدن کے درجه پر پہنچگیا ہے -

تفلیس کے دو حصے هیں : ایک یوروپین - دوسرا دیسي - یوروپین حصه کے تمام راستے چوڑے اور سیدھے هیں - ان راستوں میں سب سے زیادہ اهم حصه جالخازکي اور میخایلو یکي هیں - ان دونوں سڑکوں میں برقی روشني هوتي ہے - قوقاز کے گورنر کي کوٹھي ' سرکاري دفتر ' بڑا روسي کلیسا ' بڑي بڑي دکانیں ' عجائب خانه ' باغ اسکندر ' تھیٹر هال ' اور اوپیرا هاوس اسي پہلي سڑک میں هیں - یه تھیٹر بیحد خوشنما ہے - اسکو روسي زبان میں کازدلي تیاتر یعنی سرکاري تھیٹر کہتے هیں - اسکے بیروني حصه میں سب سے زیادہ خوشنما ایک ایراني انداز کي زر کار ہے - کازدلي تیاتر سے تھوڑي دور پر ایک اور بڑا تھیٹر بھي ہے -

دوسري سڑک پر زيادہ تر هوٹل ' تماشہ گاهيں ' اور آخر ميں ايک باغ هے جهاں لوگ روزانہ اور خصوصاً شام کو جوق در جوق سير و تفريح کے ليے آتے هيں - يهاں ارمنيوں کے تخت (طالغ يا چوکي) رنگا رنگ کي پوشاکيں پهنے هوے نهايت دلگداز گانے گايا کرتے هيں - انکے پاس خاص قسم کے پيانو' دف ' کمنتچان' اور آرگن هوتا هے - اسي سڑک پر اس باغ سے قريب ايک بڑا قهوہ خانہ بهي هے - اسميں گرجوں کا ايک تخت هے جسميں عورتيں اور مرد دونوں هيں - انکي پوشاکيں رنگا رنگ کي هوتي هيں جنکے حاشيے کارچوبي چهڑيوں سے آراستہ هوتے هيں - انکے پاس پيانو' دف' مندولين اور بهت سے تار والے ساز هوتے هيں' جنميں سے هر ايک کو يہ لوگ جيتارہ کهتے هيں (غالباً يہ لفظ در اصل سہ تارہ هوگا) -

ديسي حصہ ميں باغ' جامع مسجديں' اور بازار هيں جو يهاں بازار هي کهلاتے هيں - ان ميں سب سے بڑے بازار ميدان بازار' ارمن بازار' اور شيطان بازار هيں - جيسا کہ مشرقي شهروں کا قاعدہ هے اس حصہ کي سڑکيں تنگ اور اژدهوں کي طرح پيچيدہ هيں -

تفليس ميں ايک چهوٹي سي نهر هے جسکو کورا کهتے هيں - ايک اور نهر اس سے بهي چهوٹي هے اسکو فيرا کهتے هيں - پهلي نهر پر کلُي پن چکياں بهي هيں -

يهاں ايک مکان هے جسميں رات کو (بشرط فرمايش) ديسي ناچ هوتا هے - ديسي ناچ کي دو قسميں هيں : اهل مزج کے ناچ کو مزجنيکا کهتے هيں' اور کرجي ناچ کو کينڈا داري -

تفليس ميں ايک مجسمہ هے جو مجسمہ فارانسواف کے نام سے مشهور هے - فارانسوف قوقاز کا گورنر تها -

اسکے قريب هي ديسي کانوں کي ايک مشهور دکان هے جس کا نام ناد کو راديہ هے -

تفليس ميں اذان گاهيں بلند نهيں هوتيں بلکہ تونس کي طرح هوتي هيں - يهاں بهت سے هوٹل بهي هيں جنميں سب سے بڑا اور سب سے زيادہ خوشنما اورنٹيل هوٹل هے جو گورنر کي کوٹهي کے قريب هے اور يورپ کے اول درجہ کے هوٹلوں سے کسي بات ميں کم نهيں - اس هوٹل کا کهانا نهايت عمدہ هوتا هے - اسکي صفائي' ترتيب' اور انتظام کي عمدگي کي بابت اسقدر کهدينا کافي هے کہ اس کا منيجر ايک فرانسيسي هے - بخلاف دوسرے هوٹلوں کے کہ انکے منيجر کرجي هيں اور انکي وهي حالت هے جو مصر ميں يونانيوں کے هوٹلوں کي هے -

اورنٹيل هوٹل کے آگے اور گورنر کي کوٹهي کے پيچهے دو قديس داود هے - ۹ - بجے شام سے اس پهاڑ کي هوا عجيب تازگي بخش و نشاط انگيز هو جاتي هے - يهاں لوگ جوق درجوق سير و تفريح کے ليے آتے هيں - خصوصاً شب کو تو بکثرت آتے هيں اور ايک قسم کي برقي سيڑهي ميں بيٹهکر چڑهتے هيں - جاتے هوے راستہ کوئي دس منٹ کا هے' اور آنے ميں تو اس سے بهي کم هے - پهاڑ کے اس تهائي حصہ ميں جو شهر کي طرف واقع هے' قديس داود کي خانقاہ هے -

يہ پهاڑ تفليس کي بهترين نزهتگاہ هے - اسميں تمام برقي روشني هے - کهانے کي دکانيں ' قهوہ خانے ' اور گانے والوں کے تخت هيں جنکے نغمے طرب انگيز اور دلگداز هوتے هيں - ساز ميں سے انکے پاس چنگ ' بانسري' نقريہ ' (ايک قسم کا ساز جو انگليوں کي ضرب سے بجايا جاتا هے) هوا کرتے هيں -

اس پهاڑ کي چوٹي پر سے تفليس کے تمام منظر دکهائي ديتے هيں - ليکن شهر کا منظر رات کو دن سے زيادہ خوشنما هوتا هے' کيونکہ رات کو نظر خيرہ کن روشني کي جگمگاهٹ سے ايسا معلوم هونے لگتا هے گويا تمام شهر ميں ايک عجيب باقاعدہ چراغاں هو رها هے ا

تفليس هر چهار طرف سے پهاڑوں ميں محصور هے - اسليے مصر ميں جس گرمي سے آپ بهاگتے هيں اس سے يهاں زيادہ سابقہ پڑتا هے - ليکن جب هوا ميں اعتدال پيدا هوجاتا هے تو پهر يهاں کي هوا روح و جسم ميں نشاط و تازگي پيدا کرتي هے ' اور مسافر کا جي چاهتا هے کہ ضرور ٹهرے گو چند دن هي سهي -

گورنر کي کوٹهي سے تهوڑي دور پر ايک ميدان هے جو ميدان ايريفان کهلاتا هے - اسي ميدان ميں ٹريموے کي لائنيں منقسم هوتي هيں اور شهر کے مختلف اطراف ميں جاتي هيں - تفليس ميں بعض مسلمان جيسے بابا نوف اور حصانوف کروڑپتي هيں - پيرس کي ڈاک برلن' سينٹ پيٹرسبرگ ' موسکو' خارکوف ' روستوف' اور باکو هوتي هوئي تفليس ميں آٹهويں دن پهنچتي هے -

تفليس کي آبادي ۴ لاکهہ هے جسميں ۳۰ هزار روسي' ايک لاکهہ ۸۰ هزار ارمني' ايک لاکهہ کورجي' ۹۰ هزار مسلمان' اور ۵ هزار يهودي هيں -

تفليس ميں ايک عجائب خانہ هے جسميں وہ جهنڈے ابتک محفوظ هيں جو قوقاز کے سردار اور هيرو يعني شيخ شامل نے روس کے ساتهہ جنگ ميں استعمال کيے تهے - ان جهنڈوں پر " نصر من الله و فتح قريب و بشرالمومنين يا محمد " لکها هوا هے - ايک تختي هے جسميں شيخ شامل کي تصوير بني هوئي هے - ان دونوں کے علاوہ بهت سے ايسے جهنڈے بهي هيں جن پر قرآن پاک کي بعض آيات اور وسط ميں شمشير بکف شير کي تصوير (جو ايرانيوں کا نشان هے) بني هوئي هے - ان جهنڈوں کے سوا اور قسم کے جهنڈے بهي هيں -

بهت سي تصويريں هيں جنميں زيادہ تر شيخ شامل کي جنگ کے واقعات دکهائے گئے هيں - پرانے اسلحہ اور توپيں بهي هيں - توپوں پر عربي اور ترکي ميں بعض عبارتيں کندہ هيں - ايک بهت بڑي تختي هے جسميں روس کے داخلے کو دکهايا گيا هے -

بعض پراني ترکي تحريريں اور ديگر نفيس آثار بهي موجود هيں - تفليس کے نواح ميں کسود جور اور مايغليس هيں - يہ دونوں مقام آب و هوا کے اعتدال ميں مشهور هيں - حتی کہ گرميوں ميں بهي قريباً گرمي کا نام و نشان نهيں هوتا - يهاں ميدان ايريفان سے موٹرکار پر جاتے هيں -

تفليس ميں ايک موٹر کار کمپني هے جسکي گاڑياں تفليس اور بلاد قوقاز کے ما بين نهايت عمدہ راستہ سے سفر کرتي هيں - دس گهنٹہ کا راستہ هے - ان اطراف ميں ريل پر سفر کا راستہ دوسرا هے جهاں نہ مناظر هيں' نہ خوبي و جمال ' اور پهر راستہ ۲۴ گهنٹہ سے کم نهيں -

موٹر ميں سب سے عمدہ نشست اول درجہ کي هے جو چلانے والے کے پيچهے هوتي هے - جانے کا کرايہ بيس ساڑهے بيس ريال هے (يعني تقريباً پچاس روپيہ) اور واپسي کا بهي اتنا هي -

ميں چند اور سياحوں کے ساتهہ موٹر پر بيٹها اور قوقاز کے مشهور سلسلہ کوہ سے گزرا - يہ راستہ کورجيہ کا جنگي راستہ کهلاتا هے - کيونکہ روسي فوج نے جنگ کے زمانے ميں يهي راستہ اختيار کيا تها -

ان پهاڑوں کے رهنے والے اکثر کرجي عيسائي هيں - تاهم ان ميں الا نکون اور الاميتان بهي رهتے هيں' مگر يہ ياد رکهنا چاهيے کہ وہ سب مسلمان نهيں هيں -

نامورانِ غزوۂ بلقان

اسکے مناظر اسدرجه خوشنما هیں که انسان ششدر هوجاتا هے - سولیرا کے خوشنما ترین مناظر بهي اسکے مناظر کے مقابله میں هیچ هیں -

راسته میں هوٹل اور اسٹیشن پڑتے هیں - پهلا اسٹیشن قازیق هے (یه غازي بک کي معرف شکل هے) جا بجا راستے میں مسافت کے نشان نصب نظر آتے هیں -

جب هم فلاد یقاقفاز پهنچے تو دیکها که یه ایک نهایت عمده خوشنما شهر هے جو تیرک نامي نهر کے ساحل پر واقع هے - وه سطح آب سے ۸ سو میٹر بلند هے - جبکه تفلیس میں سخت گرمي پڑتي هے تو یهاں سخت سردي هوتي هے -

فلادیقا فقاز صوبه تیرسکی کا دار الحکومت هے - اس میں ایک بڑا میونسپل باغ هے جسکے ایک طرف نهر تیرسکي بهتي هے - حسن و جمال میں یه باغ قوقاز بلکه خود تفلیس کے تمام باغوں سے زیاده هے - تمام باغ میں برقي روشني هوتي هے - روزانه باجا بجتا هے جسکے سننے کے لیے بکثرت لوگ آتے هیں -

شهر میں نهر کے ساحل پر ایک عظیم الشان جامع مسجد هے جسمیں دو نهایت عمده و پر شوکت مینار هیں - ایک بهت بڑي سڑک هے جسکے بیچ میں تو لوگ چلتے هیں مگر دونوں طرف سایه دار درخت هیں - درختوں کے نیچے بنچیں پڑي هیں - چلنے والے ان پر استراحت کے لیے بیٹهه جاتے هیں -

یهاں کي آبادي ۳۵ هزار هے - اسمیں گرینڈ هوٹل اور امپیریل هوٹل وغیره بڑے بڑے اور عمده هوٹل هیں - یهاں سے شمال روس اور قوقاز کے معدني حماموں کي طرف ٹرینیں جاتي هیں - یه حمام بیاتیبعو رسک ' (جو فلا ذیقا فقاز سے چهه گهنٹه کي مسافت پر واقع هے) ایسا نترک ' کیزلو حودسک (جس سے وه آب نارزاں معدني نکلتا هے جو روس میں بکثرت پیا جا تا هے) اور جلیزلوخودسک هیں - یه حمام ایک دوسرے کے قریب هي هیں اور هر طرح سے آراسته هیں - صفائي اور آرام کے لیے یورپ کے حماموں میں جو ساز و سامان هوتے هیں ' انمیں سے ایک کي بهی یهاں کمي نهیں -

صوبه تیرسکي میں چرکسوں کا ایک قبیله رهتا هے جسکا نام قابارطاے هے - اسکي قیامگاه شهر فلاد قافقار سے ریل پر چهه گهنٹے کي مسافت پر واقع هے -

اس صوبه کا نام تیرسکي نهر تیرک کي مناسبت سے رکها گیا هے - نهر تیرک سلسله کوه قوقاز کے ایک پهاڑ قازیق (غازي بک) نامي سے نکلتی هے اور بحر خزر میں گرتي هے -

الهلال :

تفلیس کو ایران سے علحده هوے کچهه بهت زیاده زمانه نهیں گذرا هے مگر کیسے تغیرات هوگئے ؟ آج بهي ایراني تاجروں کا یه بڑا مرکز هے - کراسن تیل کے کنووں کے مالک بکثرت هیں اور اکثر لکهه پتی هیں - جن لوگوں نے رینلد کا ناول اله دین پڑها هے ' وه تفلیس کے حسن و جمال کا یوں اندازه کرلیں که یهیں رینلد کی جنت تهي !

چند قطرات اشک

شهداء ملت کي یاد میں

لقد كان في قصصهم عبرة لاولی الالباب !

شهداء طرابلس

شدیم خاک و لیکن ببوے تربت ما
تواں شناخت کزیں خاک مردمي خیزد !

آج ایک ضرورت سے الهلال کی پهلي جلد کي ورق گرداني کر رها تها که متعدد صفحات پر " نامورانِ غزوۂ طرابلس " کا عنوان نظر آیا اور اپني گذري هوئي صحبت ماتم کي خونناب فشانیاں ایک ایک کرکے سامنے آ گئیں :

حلقۂ ماتم زدن شیون هم داشتن !

الهلال کي پهلي جلد میں یه باب تقریباً هر نمبر میں هوتا تها - اسکے نیچے عموماً ان جانفروشان ملت اور مجاهدین حق کے غزوات مقدسه کی سرگذشتیں ایک مخصوص انداز میں بیان کي جاتي تهیں ' جنهوں نے غزوۂ طرابلس کے دوران میں اپني جان و مال اور محبوبات و مطلوبات کا تحفه اپنے خداے قدوس کے حضور میں پیش کیا - وه خداے نیرنگ کار و کرشمه ساز ' جسکي بارگاه محبت میں خون شهادت کي رواني اور جسم خونچکاں کي تڑپ اور بیقراري سے بڑهکر اور کوئي تحفه مقبول نهیں که " انا عند المنكسرة قلوبهم "

کو زخم عاشقانه که در جلوه گاه حسن
صد چاک دل بتار نگاهے رفو کنند

(غزوۂ طرابلس)

جنگ طرابلس کي ایک بڑي خصوصیت یه تهي که وه ایسي حالت اور ایسے لوگوں کے ساتهه شروع هوئي جو با قاعده فوجوں اور منظم سامان جنگ سے بالکل محروم تهے ' اور معدودے چند ترکوں کے سوا کوئي جماعت وهاں ایسي نه تهي جسپر سلطنت کے عسکر و سپاه هونے کا اطلاق هوسکے - پهر جنگ کي ابتدا ایک ایسے ظلم صریح اور وحشیانه اقدام سے کي گئي ' جسکي نظیر ملکوں اور بادشاهوں کي پراني وحشیانه لڑائیوں کے سوا اور کهیں نهیں ملسکتي ' اور گو یورپ کا هر حمله اور قبضه جو مشرق سے تعلق رکهتا هے ' ظلم و وحشت کي مثالوں سے لبریز هوتا هے ' تاهم اٹلي نے جو خوفناک درندگي اور بهمیت اس موقعه پر اختیار کي تهي ' وه مشرق اور مغرب کے تعلقات کي جدید تاریخ میں بهي همیشه بے نظیر یقین کی جالیگي -

ان اسباب نے اس جنگ کي حالت یکایک منقلب کردي اور اسکو بادشاهوں اور ملکوں کی اُن لڑائیوں سے بالکل مختلف

شہداے طرابلس کا ایک گروہ شہادت سے پہلے

کردیا جن میں بیش قرار تنخواهیں لینے والے جنرل اور تنخواهوں کے ذریعہ طیار کي هوئي فوجیں حریف کے مقابلے میں بڑھتی هیں -

دشمن نے ساحل پر قبضہ کرلیا تھا اور خشکي کا دروازہ گو دشمن کے قبضے میں نہ تھا مگر دشمن کے ایک ایسے حامي کے زیر تسلط تھا ' جو پس پردہ رهکر تماشا دیکھنا چاهتا تھا - پس نہ تو فوج باهر سے آسکتي تھي اور نہ هي سامان جنگ میسر آسکتا تھا - یہ ممکن تھا کہ ایسي حالت میں کوئي نئي فوج بھرتي کي جاتي اور انھي کو تعلیم دیکر جنگ میں بھیجا جاتا ' مگر اسکے لیے روپیہ کي ضرورت تھي اور سونے کے سکے ریگستان کے ذروں سے بن نہیں سکتے تھے -

پس اندرون طرابلس میں وہ تمام وسائل و ذرایع نابود تھے جنکے ذریعہ خود غرض اور بندۂ احتیاج انسان کو لڑنے اور جان دینے پر آمادہ کیا جاسکتا ھے - نشأت بے کے پاس اسقدر روپیہ بھي نہ تھا جسکے ذریعہ وہ اپنی اور اپنے ساتھي ترکوں کي ضروریات کي طرف سے مطمئن هوتا - وہ چاندي سونے کے خزانے کہاں سے لاتا جن سے تنخواهیں دیکر اور انعامات کي طمع دلاکر کوئي نئي فوج طیار کي جاتي ؟

* * *

اس مایوسي اور لاعلاج حالت کا لازمي نتیجہ یہ نکلا کہ عالم مادي سے قطع نظر کرکے عالم قلب و جذبات کي طرف متوجہ هونا پڑا اور جبکہ دنیا کے سامانوں نے جواب دیدیا تو خدا کے دروازے پر بیکسوں کے سر جھک گئے - سب سے پہلے غازي انور بے نے جہاد مقدس اور حفظ وطن و ملت کي دعوت قبائل میں شروع کي ' اور اُنکے بعد یکے بعد دیگرے چند اور داعیان حق بھي مشغول تبلیغ هوگئے - انھوں نے وقت کي مصیبت سے عرب بادیہ کو خبر دار کیا ' اور سمجھایا کہ سر زمین اسلام عنقریب پامال کفر و شرک هونے والا ھے - پس اُنکے مخفي و مستور جذبات حریت و دیني یکایک اس صداے جہاد سے حرکت میں آگئے اور ایک بہت بڑي جماعت اپنے زنگ آلود اور فرسودہ حربے لیکر دشمنوں کي توپوں اور بندوقوں کے سامنے کھڑي هوگئی تا کہ اُس سر زمین کو غیروں کے تسلط سے ملوث نہ هونے دے ' جسکے ایک ایک چپے کو اسلاف کرام نے اپني صدها لاشیں دیکر خریدا ھے -

یہ ایک سچا مجاهد گروہ تھا جسکے جذبات خالص اور جسکي نیتیں مقدس تھیں - وہ کوئي ایسي جنگي جماعت نہ تھي جسے پادشاهتیں اور حکومتیں تنخواهیں دیکر طیار کرتي هیں اور وہ دشمنوں سے لڑتي هیں تاکہ حق نمک ادا کریں - بلکہ وہ خدا پرستي کا ایک پاک مجمع ' محبت ملي کي ایک خود فروش برادري ' وطن پرستي کا ایک حلقۂ فدا کار ' ظلم و سفا کي کے مدافعین ' اور اسلام و سر زمین اسلام کے محافظین صادقین کي اولو العزم جماعت تھي ' اور اپنے تنخواہ دینے والوں کے لیے نہیں ' اپنے پرورش کرنے والوں کے لیے نہیں ' اپنے پادشاہ کیلیے نہیں ' اپني شجاعت اور بہادري کي روایات کی خاطر بھی نہیں ' بلکہ صرف اُس خداے حق و صداقت کي رضاء و محبت کیلیے اپنے تئیں فدا کرنا چاهتي تھی ' جسکی نسبت اسکو یقین تھا کہ وہ اپنے دین مبین اور ملۃ قویم کی حفاظت کیلیے جان دینے والوں کو دوست رکھتا اور انسے خوش هوتا ھے :

و من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ - و اللہ رؤف بالعباد (٢ : ٢٠٧)	اور اللہ کے ایسے بندے بھي هیں جو صرف اسکي رضا اور خوشنودي حاصل کرنے کیلیے اپني جانوں کو فدا کردیتے هیں اور اللہ اپنے بندوں پر بہت هي شفیق ھے -

فی الحقیقت یہي معني هیں " جہاد دیني " کے کہ دشمنان حق و عدالۃ کے مقابلے میں کسي دنیوي غرض و حاجت سے نہیں بلکہ صرف حق و صداقت اور ملک و ملت کي حفاظت کیلیے اٹھہ کھڑا هونا ' اور اس راہ میں اللہ کے تعلق اور اسکي رضا کو اپنا مقصود سمجھکر وہ سب کچھہ کر گذرنا جو باهمي جنگ و قتال میں کوئي ملازم فوج یا جنگي جماعت کیا کرتي ھے -

* * *

غزوۂ طرابلس میں مجاهد عورتوں کي شرکت

صدیوں سے مسلمانوں پر جو انحطاط قواء و جذبات طاري ھے اُس نے ان جذبات مقدسہ سے تقریباً اُنھیں محروم کردیا ھے - اسلام پرستي و ملت خواهي کے وہ جذبات جنھوں نے بدر و حنین سے لیکر جنگ صلیبي تک مسلمانوں کي قوت و حقانیت کو همیشہ برقرار رکھا اور فتنۂ تاتار جیسي مہیب بربادیوں کے بعد بھي ممالک اسلامیہ کے طول و عرض کو سمٹنے نہ دیا ' اب صرف تاریخ عالم کي سرگذشتوں کا ایک حصہ بنکر رهگئے هیں ' اور صدیوں سے حفظ ملت و دفاع اعداء اسلام کا فرض افراد و اقوام کي جگہ صرف حکومتوں اور انکي فوجوں کي روبہ تنزل قوت کے اعتماد پر چھوڑ دیا گیا ھے - حالانکہ اسلام کے نظام اجتماع کي سب سے بڑي خصوصیت یہ ھے کہ اُس نے حفظ ملت کے فرض کو هر فرد ملت پر فرض کردیا تھا اور اُسي کو دین قویم کا ایک بہت بڑا فرض باسم " جہاد " قرار دیا تھا - اگر امۃ مرحومہ کوئي جسم واحد ھے تو اسکي ریڑھہ کي هڈي یہي اصول دیني تھا ' پر افسوس کہ دست تغیر نے سب سے پہلے اسي کو زخمي کیا اور اسکي تفصیل کا یہ موقع نہیں -

لیکن اسکا سبب یہ نہیں ھے کہ جذبات معدوم هوگئے هیں اور طبیعۃ اسلامیۃ اب اپنے خواص فطریہ کو بالکل کھو چکي ھے -

مجاهدین طرابلس کا ایک گروہ - مشہور موسی بک کے زیر قیادت

دين الهي كي پيدا كي هوئي قوتيں افسرده هوسكتي هيں مگر نابود نهيں هوسكتيں - اگر اسـلام كي قوت تعليمي ايسي هي ضعيف و كمزور اثر هوتي تو وه اتني عمر نه پاتا ' جتني عمر كے ساتهه باوجود صدها صدمات مهلكه كے آج موجود هے -

اصل يه هے كه انسان اپنے تمام جذبات و قوى كے ظهور كيليے خارجي محركات و موثرات كا محتاج هے ' اور يهي احتياج طبيعي هے جس كو قران كريم نے تقدير اور " اذن الهي " سے تعبير كيا هے - اسكے بغير دنيـا كا ايک ذره بهي متحرک نهيں هوسكتا - اسلام پر چهه سات صديوں سے عالمگير تنزل قلبي و دماغي طاري هے ' اور وه تمام محركات و موثرات اور اسباب گرد و پيش مفقود هوگئے هيں جو طبيعة اسلاميه كے اصلي خواص كو نماياں كرتے ' اور حيات مسلم و مومن كے الهي و قدسي جوهروں كو چمكا تے تهے - ان قوتوں كے ظهور و حركت كيليے سنين اولى كے سے حالات و اسباب پچهلي صديوں ميں بهي اگر ميسر آجاتے ' اور اسلام كا حقيقي نظام اجتماعي و ديني قائم رهتا تو يقين كيجيے كه آج بهي اسكي سرزمين وه لعل و جواهر اگل سكتي تهي جنكي درخشندگي سے چشم عالم خيره هے :

فيض روح القدس ار باز مدد فرمـايد
ديگران هم بكنند انچه مسيحا مي كرد !

* * *

اسلام نے اپنے پيروؤں كو سب سے بڑي چيز جو دي هے وه راه حق و عدالة ميں جان فروشي كا سبق هے - اسلام كا پهلا پيكـر قدسي جو خطاب " مسلم " سے متصف هوا ' وه تها ' جس سے كها گيا كه " اسلم ! " (مسلمان هوجاؤ) تو اس نے جواب ميں سرجهكا ديا كه :

اسلمت لرب العالمين (٦ : ٥٦)

ميں " مسلم " هوا تمـام جهانوں كے پروردگار كے نام پر !

پس اُس نے اپنے هاتهه ميں چهري لي ' اور ايک پكے جلاد كي طرح اُسے پتهر كي چٹان پر تيز كرنے لگا ' تا اپني اُس محبت ما سوى الله كي جو اسكے دل ميں فرزند محبوب كي هے ' اور اُس فرزند عزيز كي جسكا عشق حقيقة اسلاميه كي راه ميں آزمائش بن گيا هے ' الله كے نام پر قرباني كردے :

واذ ابتلى ابراهيـــم ربه بكلمات فاتمهن (٢ : ١٣٢)

اور جبكه ابراهيم كو انكے پروردگار نے چند باتوں ميں آزمايا اور انهوں نے انهيں پورا كر دكهايا [١]

جب ايسا هوا تو حقيقة اسلاميه درجهٔ تكميل تک پهنچ گئي اور حضرت ابراهيم و اسماعيل اس منصب رفيع و جليل تک مرتفع هوے جو اسـلام كا اولين نتيجه هے - يعني دنيا ميں خـدا كي مـادي و معنوي خلافت و نيابت ' اور اسكے بندوں كي پيشوائي و امامت :

قال اني جاعلك للناس امـامـا - قال و مـن ذريتي ؟ قـال لا ينـال عهدي الظالمين !

جب حضرة ابراهيم نے اسلام كي حقيقت كو اپنے اوپر طاري كرليا تو خدا نے فرمايا كه اے ابراهيم ! هم تم كو انسانوں كا امام و مقتدا بنانے والے هيں - اسپر انهوں نے عرض كيا : " اور ميري اولاد اور پيروؤں ميں سے ؟ " فرمايا كه " هاں ' مگر همارے اس اقرار ميں وه داخل نهيں جو نا فرمان هوں ' اور اسلام كي قرباني سے انكار كريں "

پهر يهي سبق تها جو جبل بو قبيس كي مخفي صحبتوں ميں دهرايا گيا ' اور فتح بدر و تسخير مكه كے كشور كشايانه مجمعوں ميں جسكے نتائج نظر آئے -

قل ان كان آباؤكم و ابناؤكم و اخوانكـــم و ازواجكـــم و عشيـــرتكـم و امـــوال اقترفتموها ' و تجارة تخشون كسادها ' و مساكن ترضونها ' احب اليكـم مــن اللـــه ورسوله و جهاد في سبيله ' فتربصـوا حتى ياتي الله بامره و الله لا يهدي القوم الفـاسقين (٩ : ٢٤)

اے مسلمانو ! اگر تمهارے باپ ' تمهارے بيٹے ' تمهارے بهائي ' تمهاري بيوياں ' تمهارا خاندان ' تمهاري دولت جو تم نے كمائي هے ' وه كاروبار دنيوي جسكے نقصان كا تم كو هر وقت انديشه رهتا هے ' اور وه مكان و جائداد جو تمهيں مطلوب و محبوب هيں ' اگر يه تمام چيزيں تمهيں الله ' اسكے رسول ' اور اُسكي راه ميں صرف جان و مال كرنے سے زياده محبوب و عزيز هيں ' تو دين الهي كو چهوڑ دو - خدا تمهارا محتاج نهيں هے - يهاں تک كه الله كو جو كچهه كرنا هے وه كرگذرے - الله كي هدايت انكے ليے نهيں هے جنكے دل ميں حقيقة اسلاميه كي جگه فسق و نفاق بهرا هے ! "

يه سبق مومنين اولين اور مسلمين قانتين كے آگے اسلامي قرباني و الهي تفاني كے ايک اسوهٔ حسنه كے ساتهه پيش كيا گيا اور راستباز روحوں نے اسے قبول كيا - صديق اكـبر نے اپنا تمام مال لٹا ديا ' امير مرتضى نے اپني جان گرامي هتيلي پر ركهي - مهاجرين نے اپنے وطن محبوب اور تمام عزيز و اقربا سے رشته كاٹا تا خدا اور اسكي صداقت سے انكا رشته جڑ جاے - انصار نے اپنے مهاجر بهائيوں كو اپني دولت كے نصف حصے كا مالک سمجها ' تا انكا خدا انكو اپني پوري محبت و خوشنودي كا مالک بنادے - مدينه كي گليوں سے ايک عورت نكلي جس نے اپنا شوهر اور اپني اولاد ايک ايک كركے حفظ اسلام كيليے كٹوا دي ' اور اُحد كے دامن ميں ايک مومنهٔ محصنه نے اپنے سينے كو ڈهال بنا كر تيروں كي بارش كو روكا تا كه خدا كے داعي برحق كے جسم مطهر كو كوئي گزند نه پهنچے !

ان الله اشترى من المومنين انفسهـم و امـوالهـم بان لهـم الجنه ' يقاتلون في سبيل الله فيقتلون و يقتلون و عداً عليه حقـا في التـوراة والانجيـل والقـران - و من اوفي بعهـده من الله ' فاستبشروا ببيعكـم الـذي بايعتم بـه و ذلك هو الفـوز العظيـم (٩ : ١١٣)

بيشک الله نے مـومنوں كي جانوں كو اور انكے مال و متاع كو خريد ليا هے تا كه انهيں بهشت كي دائمي زندگي بخشے - وه مومن و مخلص جو الله كي راه ميں لـڑتے هيں اور كبهي مارتے هيں اور كبهي خود مرتے هيں - تمام اسماني كتابوں ميں اسكا سچا وعده كيا گيا هے - اسكا پورا كرنا خدا نے اپنے اوپر لازم كرليا هے اور خدا سے بڑهكر اپنے وعدے كا سچا اور كون هوسكتا هے ؟ پس اے مسلمانو ! اپنے اس خريد فروخت كي جو تم ميں اور تمهارے خدا ميں هوئي هے خوشياں مناؤ كه اسميں تمهارے ليے بڑي هي كاميابي هے "

آں بيع را كه روز ازل با تو كرده ايم
اصلا درآں حديث اقاله نمي رود !

يه تو اسلام كے بازار جاں فروشي كي ابتدائي خريد و فروخت تهي آگے چلكر يه حالت قائم نه رهي ' ليكن تاهم صديوں تک اسكے شواهد و مناظر ملتے هيں - حتى كه اگر صليبي جنگوں كے زمانے كے حالات

[١] حضرات مفسرين نے اسپر بحث كي هے كه اس آيت ميں جن آزمائش كي باتوں كي طرف اشاره كيا هے وه كيا تهيں ؟ اور پهر يه راے قائم كي هے كه اس سے مقصود بعض احكام طهارت وغيره هيں ' مثلا ختنه وغيره - ليكن درحقيقت ايسا سمجهنا آزمائش الهي كي صريح تحقير كرنا هے - يهاں كلمات سے مراد في الحقيقت وه آزمائشيں هيں جو حقيقة اسلاميه كے ظهور كيليے مختلف جسمي و قلبي قربانيوں اور امتحانوں كي صورت ميں حضرة خليل كو پيش آئيں اور جنكا ذكر قران كريم ميں موجود هے -

بیان کیے جائیں' تو انکے بے شمار واقعات پڑھکر تمھیں تعجب ہو گا کہ کس طرح اسلام کي تاریخ ہمیشه بدر اور اُحد کي جانفروشیوں کو دہراتي رہی ہے ؟

لیکن رفتہ رفتہ تخم فساد نے برگ و بار پیدا کیے اور اسلام کا نظام ملي بکلی درہم برہم ہوگیا - اب صرف حکومتوں کے اعتماد پر بلاد اسلامیه کی حفاظت چھوڑ دي گئي - صرف گورنمنٹوں کي فوجیں دشمنوں کے سامنے نکلنے لگیں - جہاد کي جانفروش صدائیں غفلت و بے حسي کي خموشي سے بدل گئیں' اور مسلمانوں کے خود فروشانه عزائم کے ظہور کیلیے کوئي میدان باقي نه رہا - یہاں تک که وہ زمانه آگیا جب ایک ملک کے مسلمانوں کو دوسرے ملک کے مسلمانوں کی تباہي اس سے زیادہ محسوس نه ہوئي جتني دنیا کے عام حوادث و انقلابات قدرتاً ہر انسان کیلیے ہوا کرتے ہیں - و لـو انا کتبنا علیهم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم ' ما فعلوه الا قلیل منهـم ' ولو انهـم فعلوا ما یوعظـون بـه ' لـکان خیـرا لهم و اشـد تثبیتـا (۴ : ۶۹)

ترجمه: اور اگر ہم ان مدعیان خدا پرستي کو حکم دیتے که حق کیلیے اپني جانونکو قربان کرو یا اپنا گھر بار چھوڑ کر نکل جاو تو ان میں چند آدمیوں کے سوا کوئي بھي ایسا نه کرتا - حالانکه جو کچھه انکو سمجھا دیا گیا ہے اگر وہ اسکي تعمیـل کرتے تو انکے حق میں بہتـر ہوتا' اور اس جہاد في سبیل الله کي وجه سے وہ اپني قوت پر نہـایت مضبـوطـی سے ثابت و محکم رہتے !

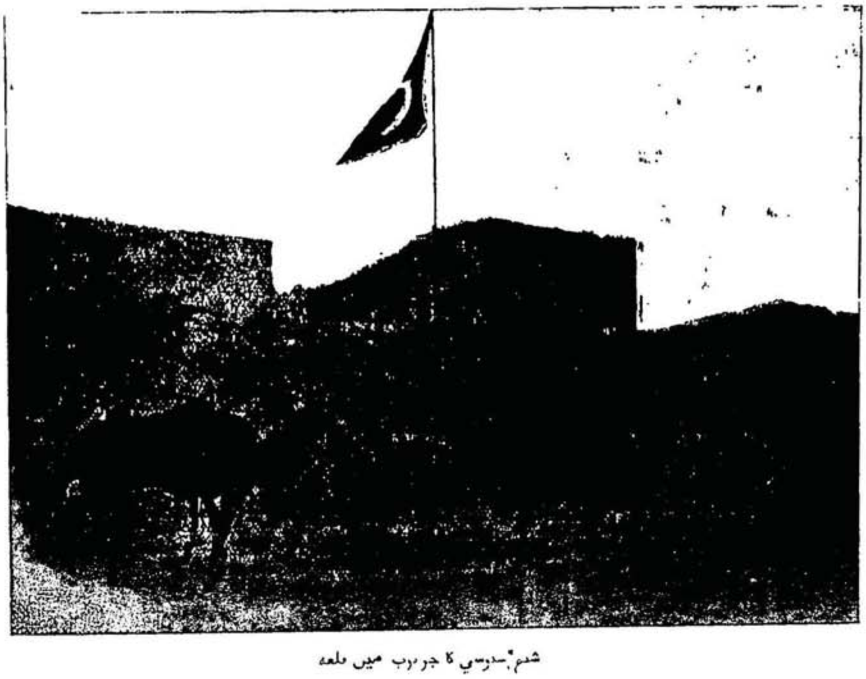
شیخ سنوسي کا جغبوب میں قلعه

*   *   *

جنـگ طرابلس اس بیان کی صداقت کیلیے ایک بہترین مثـال ہے - عرصے کے بعد یه ایـک ایسي جنگ ہوئی جسکي بے سروسامانیوں نے دولة عثمانیه کو بالکل مجبور کردیا که صداء جہـاد بلنـد کرے' اور اندرون طرابلس کے عرب قبائل کو اپنی جانفروشیوں کے اظہار کا موقع دے - چونکه یه اسلام کي ودیعت و خواص کے ظہور کیلیے ایک محرک و موثر موقعه تها اسلیے یکایک مخفي جوہر اُبھرنے اور خوابیده قوتیں بیدار ہونے لگیں' اور جہاد في سبیل الله' و ابتغاء مرضات الله' و پرستاري ملت' و عشق و شیفتگی وطن و حریت کے ایسے ایسے امثال مقدسه دنیا کے سامنے آگئے' جنکے لیے تاریخ اسلامیة صدیوں سے تشنهٔ و بیقرار ہے !!

واقعهٔ طرابلس کي یہي خصوصیت ہے جس نے اُسے قرون اخیره کي تمام جنگوں سے الگ کردیا ہے اور یہي وجه ہے که ابتدائے اشاعت سے " الہلال " نے اس واقعه کو عام لفظ جنـگ سے نہیں بلکه " غزوه " کي اصطلاح مخصوص سے تعبیر کیا' اور ہمیشه اسے حفظ ملـک و دیانة کا ایک مقدس جہاد قرار دیا - ابتـاً تمام عالم مطبوعات میں الہلال هي ایک رساله ہے جس نے اس حیثیت سے اس واقعه پر نظر ڈالي ہے -

*   *   *

یه کیسي عجیب بات ہے که قومي دفاع خاک طرابلس کي ہمیشه خصوصیت رہی ہے ! کارتھیج کا دفـاع دنیا کا سب سے بڑا دفاع تسلیم کیا گیا ہے' جسمیں اہل کارتھیج نے بے رحم رومیوں کے مقابلے میں آخر تک ثابت قدمي دکھلائي اور باوجود ہر طرح کی بے سروساماني اور محصور و مقہور ہوجانے کے غارتگران حریت کے آگے سر عبودیت خم نه کیا -

لیکن شاید آپکو معلوم نہیں که جس کارتھیج کے دفاع کي داستـان آپ الہـلال کي دوسري جلد میں پڑھچکے ہیں' جس کارتھیج کے دفاع ملي کو تاریخ عالم نے آجتـک عظمت و جبروت کے اعتراف کے ساتھه یاد رکھا ہے' جسکي خاک نے جنرل هنے بال جیسے جانفروش و اولوالعزم مدافع پیدا کیے' جسکي مٹي سے هسدروبال کي تمثال صداقت و حریت پیوري کا جسم عالي بنا' اور جس نے اپنے اور اپنے وطـن عزیز کو آگ کے شعلـوں کي نذر کردیا پر ظالم حمله آوروں کي اطاعت قبول نه کي' در اصل وہ اسی خاک زار مقـدس پر آباد تها جسے آج "طرابلس الغرب" کہتے ہیں' اور پچھلے غـزوۂ طـرابلس میں جو کچھه ہوا' یه گـویا تـاریخ کا ایـک نمـایاں اعاده تها جس نے اپنے گذرے ہوے اوراق پھر ایـک بار سامنے کردیے !!

اطـــــلاع

امسال وقف کمیٹي آل انڈیا شیعه کانفرنس لکھنو نے یه اراده کیا ہے که فہرست اوقاف شیعان هندوستان طبع کراے لہذا همدردان اوقاف سے یه خواهش کیجاتي ہے که اپني اپني ضلع کے اوقاف کي فہرست مع نقل وقف نامه و دیگر ضروري حالات انریري سکریٹري وقف کے پاس ارسال فرمالیں تا که وہ درج فہرست ہوکر ایک تاریخی کتاب کے حیثیت سے طبع ہو جاے' اور وہ اینده ضروریات قومي کو پورا کرے' اور حسب موقع صیغه وقف شیعه کانفرنس منشاے واقف کے موافق وقف کے چلانے کے کوشش کرتی رہے -

ایزاد حسین خان

آنریري سکریٹري سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹي

آل انڈیا شیعه کانفرنس لـکھنو

201

جـزائر فيلي پـائن (امـريـكا)

اور تبـليغ و دعـوة اسـلام

حضرت شيخ الاسلام كا مـراسلہ

مولانا - السلام عليكم و رحمة الله و بركاته - بعنايـة تعالـے بديار فيلپين رسيدم - بوقت رسيدن ستون كشتي با لواے حشمت نماے عثماني مزين بود - والي سابق زامبوانگا كه در سال گذشته باستانبول آمده بود در كنار دريا منتظر من بود' و برابر او هزارها اهل اسلام استاده بودند - كنار دريا سر تا پا با لواے عثماني آراسته بود - وقتيكه از كشتي بيرون آمـدم' نشان ذي شان عثماني بر سينۂ نا چيز آويخته بود' با كمال عزت بخانۂ والي مذكور رسيديم' و زياده تر مسلمانان را قبول كرديم - كرنيل فنلي كه والي گذشته است' مرا بحضار مجلس بطور شيخ الاسلام و وكيل خليـفۂ اعظم تقديم كـرد' و بعد از رسيدن مراسم استقبال بختام' نطقي مناسب حال و مقام ايراد كردم و وظائف اهل اسلام كه مناسب حال و وقت است با افادۂ ساده ايضاح كردم - حكومت امريكا اين داعي جناب را بطور رئيس مسلمانان و لقب شيخ الاسلام قبول كرد - و بوكالت من از جانب خليفۂ اعظم در امر اقامۂ ستون دين مبين ابراز حرمت كرد - و امور مذهبيۂ سكان مورو را بدين بمن حواله كرد' تا باكنون بسيار بلده هاے اسلامي را زيارت كرده ام - و در نتيجه تدقيق فهميدم كه مسلمانان اين ديار بسيار جاهل و وحشي و فقيرند' و براے تاسيس مساجد و مدارس دينيه از جانب حكومت مدد ندارند - معيشت اينان علي الاكثر بصيد ماهي منحصر است - از نابودن مساجد بعض اعداے دين مبين اين مومنان جاهل را به بے ديني گرفتار خواهند كرد' واين امر در اخبار امريكه هم نوشته اند - بنا برين بسيار مبشرين مسيحيت (مشنري) بجزائر مورو آمده اند كه درميان ايشان يک راهبۂ مليوندار هم هست - اكنون بر مسلمانان چار اقطار عالم واجب است كه بامـداد اين اخوان شتاب كنند' و از جناب مولانا نيازم آنست كه از ارباب جود و سخاء اسلام در هند اعانۂ كافي جمع بفرمايند' و بر جنـاح شتابي بنام اين عاجز بفرستند كه في الحال بتاسيس مـدارس دينيۂ لازمه آغاز بكنم - و بتخليص اين اخوان از دندان آز مسيحيين با صرف نقود و تعليم علوم كوشش بعمل آيد - والله ولي التوفيق - اعانه هاے آينده را بر صحائف اخـبار عالم اعلان خواهم كرد - و در انجام هر سال خلاصۂ اعمال ناچيز را بعالم اسلام خواهم تعريف كرد - والسلام عليكم -

شيخ الاسـلام در جـزائر مورو :
محمد وجيه الجيلاني

الهـــلال :

منـدرجۂ بالا تحرير حضرة الفاضل المحترم' السيد محمد وجيهہ النابلسي شيـخ الاسلام جزائر فيلي پـالن كي هے جو انهـوں نے ايڈيٹر الهلال كے نام جزيرۂ مورو واقع فيلي پالن سے روانہ كي هے - سيد موصوف كا تذكرہ الهـلال ميں هوچكا هے - آگرہ ميں جب آنسے ملاقات هوئي تو ميں نے عرض كيا تها كه جزائر ميں پهنچكر محض اپنے سركاري وظيفه پر هي قناعت نه كرليں' بلكه ايک داعي اسلام كي حيثيت سے وهاں كے حالات كا مطالعه كريں' اور وهاں كے مسلمانوں كي اصلاح ديني و تعليمي كي اور على الخصوص ديسي آبادي ميں تبليغ اسلام كي سعي بليغ كريں -

چنانچه وه اس فارسي مراسله ميں لكهتے هيں :

" ميں جب فيلي پالن پهنچا تو ميرے جهاز كے مستولوں پر عثماني علم لهرا رهے تهے - ساحل پر مسٹر فنلي گورنر جزائر مع ايک جم غفير كے استقبال كيليے موجود تهے - راسته عثماني بيرقوں اور جهنڈوں سے مزين تها - ميں نے سب سے زياده توجه اپنے شكسته حال اخوان مسلمين پر كي - ساحل سے گورنر كي كوٹهي پر گئے - وهاں ايک بڑي مجلس منعقد هوئي اور گورنر نے به حيثيت شـيخ الاسلام جـزائر و نائب حضرة خليفـة المومنين مجهے پيش كيا - جسكے بعد ميں نے مناسب وقت تقرير كي -

حكومۃ امريكا نے مجهے يہاں كے مذهبي امور بكلي سپرد كردے هيں اور ميں مشغول تحقيق و تفتيش هوں - يہاں كے مسلمانوں كي حالت بہت افسوس ناک هے - جهل اور فقر' دونوں ميں مبتلا هيں - انكي معيشت مچهلي كے شكار پر هے' اور يهي خزانۂ سمندر انكا راس المال هے - نتيجه يـہ هے كه مسيحي مشنري پهنچ گئے هيں' جنكے ساتهه ايک كروڑ پتي كيتهولک نن بهي هے اور لوگوں كو ترک دين كي دعوت دے رهے هيں - امريكا كے اخبارات ميں بهي يہاں كي مشن كي نسبت مذاكرات شائع هوے هيں -

مسٹر فنلي سابق گورنر فلي پائن

ايسي حالت ميں همين تبليغ اسلام اور اصلاح حال مسلمين جزائر ميں نهايت جلدي كرني چاهيے - ميں آپسے التجا كرتا هوں كه هندوستـان كے اهل خير كو اس طرف توجه دلائيے كه مجهے مالي مدد ديں' تاكه ميں يہاں باقاعده تعليم و تبليغ كا كام كرسكوں' اور چند ديني مكاتب جاري كردوں - مجهے جسقدر اعانت عالم اسلامي سے ملےگي' آپكے اخبارات ميں نام بنام شائع كرتا رهونگا "

يقيناً حضرة شيخ كي صداء طلب مستحق صد توجه و اعتنا هے' اور يه الله كے هاتهه ميں هے كه جس كام كيليے چاهے لوگوں كے دلوں كو كهول دے - يه تمام كام در اصل اب اس اسلامي مشن كے ماتحت هونے چاهئيں جسكے قائم كرنے كا آخري وقت گذر رها هے -

شيخ موصوف كا پته يه هے - ٹكٹ ۲ - آنے كا لگانا چاهيے :

H. A. Asseyed Mahammad Wajih Sheikh-ul-Eslam in the
Moro Province Zomboonga.
Mindanao
(Philippine)

الهـــلال كي ايجنسي

هندوستان كے تمام اردو' بنگله' گجراتي' اور مرهٹي هفته وار سالوں ميں الهلال پهلا رساله هے' جو باوجود هفته وار هونے كے روزانه اخبارات كي طرح بكثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور كامياب تجارت كے متلاشي هيں تو ايجنسي كي درخواست بهيجيے -